مارک نے رسیور رکھا تو اس کا چہرہ غصے اور ندامت کے ملے جلے تاثرات کی آماجگاہ بن چکا تھا۔

"باس نے مجھے ڈانٹ پلائی ہے۔ مجھے۔ مارک کو۔ جس کی پوری زندگی مشینری میں گزری ہے۔ وہ ہارڈی جو صرف لانچ چلانا جانتا ہے۔ وہ مجھ سے زیادہ قابل ہے"...... مارک نے انتہائی غصیلے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ کرسی سے اٹھا اور اس نے ایک سائیڈ پر موجود مشینری کو چیک کرنا شروع کر دیا۔ کافی دیر تک وہ اسے چیک کرتا رہا۔

"یہ تو بالکل ٹھیک ہے۔ ہارڈی لازماً ہلاک ہو چکا ہے۔ پھر باس نے کیسے ہارڈی سے بات کر لی ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ ہلاک شدہ انسان ٹرانسمیٹر پر بات کرے۔ باس بھی غلط نہیں کہہ سکتا۔ وہ ویسے ہی وہمی آدمی ہے۔ یقیناً کوئی خاص گڑبڑ ہے اور مجھے اس گڑبڑ کا پتہ

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

چلانا ہے"...... یہ خیال آتے ہی اس کے چہرے پر موجود غصے اور جھنجھلاہٹ کے تاثرات غائب ہو گئے۔ اس نے ایک اور مشین کی طرف ہاتھ بڑھایا اور اس کے نیچے موجود چند بٹن پریس کرنے کے بعد ایک اور بٹن پریس کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی سکرین پر جھماکے سے ہونے لگے اور پھر اس پر سمندر کا منظر ابھر آیا۔ پوری سکرین پر سمندر ہی چھایا ہوا تھا۔ اس نے ایک ناب کو گھمانا شروع کر دیا اور دوسرے لمحے ایک لانچ سکرین پر نظر آنے لگی تو اس نے ایک اور ناب گھما کر اسے بڑا کیا۔ لانچ اب راناتھ جزیرے کے قریب پہنچ چکی تھی۔ اس نے ایک اور مشین کے ساتھ اس مشین کو لنک کیا اور پھر اس مشین کو آن کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی کلک کی آواز سنائی دی اور سکرین پر ایک جھماکے سے منظر بدل گیا۔ اب سکرین پر لانچ کا عرشہ نظر آ رہا تھا اور عرشے پر انجن کے سامنے موجود آدمی کو دیکھ کر مارک بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ وہ ہارڈی تھا۔

"اوہ۔ اوہ یہاں ہارڈی تو واقعی زندہ ہے۔ لیکن یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔ مشین بھی درست ریڈکاشن دے رہی تھی اور یہ زندہ بھی ہے۔ یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے"...... مارک نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اسے ایک خیال آیا تو اس نے چونک کر ایک اور بٹن پریس کر دیا اور اس کے ساتھ ہی سکرین پر ہلکا سبز رنگ سا پھیل گیا اور مارک بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا کیونکہ اب سکرین پر جو آدمی موجود تھا اس کا چہرہ ہارڈی جیسا نہ تھا بلکہ وہ کوئی ایشیائی تھا۔

"اوہ، اوہ تو یہ بات ہے۔ یہ میک اپ میں ہے"...... مارک نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ پھر رک گیا۔ اس نے اب نیچے کیبن کی چیکنگ شروع کر دی۔ چند لمحوں بعد سکرین پر لانچ کے نچلے کیبن کا منظر ابھر کر سامنے آگیا تھا اور مارک نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے کیونکہ کیبن میں تین افراد موجود تھے۔ دو قوی ہیکل حبشی اور ایک مقامی آدمی۔

"اوہ، تو سردار نے غداری کی ہے۔ یہ لوگ تو زندہ ہیں اور انہوں نے ہارڈی کو ہلاک کر کے لانچ پر قبضہ کر لیا ہے اور اب یہ راستہ پر قبضہ کرنے آرہے ہیں۔ ویری بیڈ۔ مجھے انہیں فوری ختم کرنا ہوگا"...... مارک نے بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن اس کے ساتھ ہی وہ چونک پڑا۔ کیونکہ لانچ اب خفیہ گھاٹ میں داخل ہو چکی تھی۔ انجن پر موجود آدمی سب کچھ جانتا تھا ورنہ عام آدمی تو کسی صورت لانچ کو آگے نہ بڑھا سکتا تھا۔

"اس کا مطلب ہے کہ اس نے ہارڈی سے سب کچھ معلوم کر کے اسے ہلاک کر دیا ہے لیکن اگر میں نے انہیں ہلاک کر دیا تو باس یہی سمجھے گا کہ ہارڈی یہ لاشیں لے کر آرہا تھا اور میں نے کوئی گڑبڑ کی ہے۔ اس لئے مجھے انہیں صرف بے ہوش کرنا ہوگا تاکہ میں باس کو بتا سکوں کہ میں غلطی پر نہ تھا اور نہ میری مشینری خراب تھی"۔ چنانچہ اس نے تیزی سے اٹھ کر ایک سائیڈ پر موجود ایک مشین پر ڈالا گیا سرخ رنگ کا کپڑا کھینچ کر علیحدہ کیا اور پھر تیزی سے مشین کو آپریٹ کرنا

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

شروع کر دیا۔ پھر اس نے اسے ایڈجسٹ کیا اور واپس آکر پہلے والی مشین کو دیکھنے لگا۔ اب لانچ زیرو فائیو میں پہنچ کر رک گئی تھی اور لانچ میں سے چاروں آدمی اتر کر بڑے محتاط انداز میں آگے بڑھ رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد وہ جیسے ہی ایک کمرے میں داخل ہوئے مارک نے ایک بٹن پریس کر دیا اور کمرے میں یکلخت تیز سرخ رنگ کی روشنی کا دھارا سا پڑا اور اس کے ساتھ ہی وہ چاروں آدمی اس طرح نیچے گرے جیسے حشرات الارض زہریلے سپرے سے نیچے گرتے ہیں اور نیچے گر کر وہ ٹیڑھے میڑھے انداز میں ساکت پڑے رہ گئے۔

مارک نے جلدی سے اٹھ کر دوسری مشین آف کی۔ نیچے پڑا ہوا سرخ رنگ کا کپڑا اٹھا کر اس کو دوبارہ ڈھانپ دیا اور پھر اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"براؤن بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ سخت سی آواز سنائی دی۔

"مارک بول رہا ہوں براؤن۔ اپنے آدمیوں کو ساتھ لے کر زیرو فائیو پہنچو۔ وہاں روم نمبر تھری میں چار آدمی بے ہوش پڑے ہیں۔ ان کی تلاشی لو اور تمام چیزیں ان سے علیحدہ کر کے انہیں اٹھوا کر بلیو روم میں پہنچا دو اور پھر ایکس چیئرز پر انہیں ڈال کر تمام چیئرز کے بٹن آن کر دو"...... مارک نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"چار افراد زیرو فائیو میں۔ یہ کون ہیں اور کیسے وہاں پہنچ گئے"۔ دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے انداز میں کہا گیا۔

"یہ واجل جزیرے سے آئے ہیں۔ انہوں نے ہارڈی کو ہلاک کر دیا ہے۔ ان میں سے ایک آدمی ہارڈی کے میک اپ میں ہے۔ اچھا ہوا تم نے بات کر لی ورنہ مجھے تو خیال ہی نہ آیا تھا کہ ان میں سے ایک ہارڈی کے میک اپ میں ہے اور تم اسے اصل ہارڈی سمجھ کر اگر ہوش میں لے آتے تو مسئلہ بن جاتا۔ میں نے انہیں ریڈ ریز اٹیک سے بے ہوش کر دیا ہے۔ اب یہ بغیر اینٹی انجکشن کے ہوش میں نہیں آسکتے لیکن چونکہ یہ انتہائی خطرناک سیکرٹ ایجنٹ ہیں اس لئے ہر قسم کے خطرے سے بچنے کے لئے انہیں بلیو روم میں ایلکس چیئرز پر ڈالنا زیادہ بہتر رہے گا۔ اس طرح ہر قسم کا خطرہ خود بخود دور ہو جائے گا"...... مارک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر یہ لوگ اتنے ہی خطرناک ہیں تو کیوں نہ انہیں ہلاک کر دیا جائے"...... دوسری طرف سے براؤن نے کہا۔

"نہیں، انہیں زندہ رکھنا اس لئے ضروری ہے کہ چیف سمجھ رہا ہے کہ یہ لوگ ہلاک ہو چکے ہیں۔ اگر ان کی لاشیں سامنے لائی گئیں تو وہ اس بات پر کبھی یقین نہیں کرے گا کہ یہ لوگ زندہ راتھ میں داخل ہو گئے ہیں"...... مارک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے، میں ابھی کارروائی کرتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور مارک نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"اب چیف کو معلوم ہو گا کہ مارک کی مشینری میں خرابی تھی یا نہیں"...... مارک نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تقریباً پون گھنٹے بعد

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

فون کی گھنٹی بج اٹھی تو مارک نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ مارک بول رہا ہوں"...... مارک نے کہا۔

"براؤن بول رہا ہوں۔ تمہاری ہدایات کے مطابق تمام کام مکمل ہو گیا ہے"...... دوسری طرف سے براؤن کی آواز سنائی دی۔

"ٹھیک ہے۔ کوئی مسئلہ تو نہیں ہوا"...... مارک نے ویسے ہی روٹین میں پوچھ لیا۔

"نہیں، کیسا مسئلہ۔ وہ وہاں بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ نہ بھی ہوتے تب بھی ہمارے لئے کیا مسئلہ بننا تھا۔ لیکن مارک یہ لوگ ہیں کون اور کس طرح یہاں تک پہنچے ہیں۔ ان کی لانچ کو تو راستے میں ہی تباہ ہو جانا چاہئے تھا"...... براؤن نے کہا۔

"یہ پہلے واجل جزیرے پر پہنچے ہیں۔ وہاں سے یہ لوگ ہارڈی کی لانچ میں یہاں پہنچے ہیں۔ تفصیل کا مجھے علم نہیں ہے چیف کو علم ہے"...... مارک نے دانستہ ساری تفصیل بتانے سے گریز کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ، بہرحال اب تو یہ کینچوے بن چکے ہیں"...... براؤن نے کہا۔

"ہاں، میں نے اسی لئے انہیں ایلکس چیئرز پر ڈلوایا ہے تاکہ ان کا باقی ماندہ زہر بھی ختم ہو جائے۔ او کے"...... مارک نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے سامنے موجود مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد سکرین پر جھماکا سا ہوا اور ایک منظر ابھر آیا۔ یہ ایک

خاصا بڑا کمرہ تھا جس میں دیواروں کے ساتھ نیلے رنگ کے کسی میٹریل سے بنی ہوئی کرسیاں موجود تھیں جن پر چار افراد بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے جسموں کے گرد نیلے رنگ کی دھات سے بنے ہوئے راڈز موجود تھے۔ ایک راڈ ان کی ٹانگوں کے گرد اور ایک سینے کے گرد موجود تھا۔ ان چاروں کی گردنیں لٹکی ہوئی تھیں۔ مارک کافی دیر تک انہیں غور سے دیکھتا رہا پھر اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے مشین آف کر دی اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... دوسری طرف سے چیف کی قدرے چیختی ہوئی کرخت اور ناگوار سی آواز سنائی دی۔

"مارک بول رہا ہوں باس"...... مارک نے ہلکے سے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"اب کیا ہو گیا ہے"...... چیف نے اسی طرح جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"چیف۔ وہ چاروں افراد زندہ حالت میں اب بلیو روم میں آپ کے منتظر ہیں"...... مارک نے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم نشے میں ہو یا تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے"...... چیف نے یکلخت غصے کی شدت سے چیختے ہوئے کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں چیف اور اسی لئے میں نے انہیں ہلاک نہیں کیا اور صرف ریز اٹیک سے بے ہوش کیا ہے ورنہ شاید آپ کو

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

میری بات کا کبھی یقین نہ آتا"...... مارک نے جواب دیا۔

"کیا۔ کیا واقعی تم درست کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ ہارڈی کی مجھ سے بات ہوئی ہے"...... چیف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"چیف۔ لانچ میں تو ہارڈی کی لاش تک موجود نہیں ہے۔ البتہ ان میں سے ایک نے ہارڈی کا بڑا کامیاب میک اپ کیا ہوا ہے اور میں بھی سکرین پر اسے دیکھ کر پریشان ہو گیا تھا لیکن پھر میں نے گرین راڈ سکرین لگائی تو میک اپ کے نیچے سے اس کا اصل چہرہ سامنے آگیا۔ اس کے بعد میں نے انہیں ریڈ ریز سے بے ہوش کیا اور پھر براؤن اور اس کے آدمیوں کے ذریعے انہیں بلیو روم میں پہنچا دیا۔ اب آپ بے شک اپنے ہاتھوں سے انہیں ہلاک کر دیں"...... مارک نے قدرے فاتحانہ لہجے میں کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ہمیں مسلسل دھوکہ دیا جاتا رہا ہے۔ میں اب ان دھوکہ بازوں کو آسانی سے نہیں مرنے دوں گا۔ میں ان کا عبرتناک حشر کروں گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس چیف۔ وہ واقعی اس قابل ہیں"...... مارک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم بلیو روم میں پہنچو۔ میں بھی وہیں آ رہا ہوں"...... چیف نے غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو مارک نے رسیور رکھ کر اپنے سامنے موجود مشین کو آف کیا اور پھر اٹھ کر وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

عمران کے جسم میں درد کی تیز لہریں دوڑیں تو اس کے ذہن پر چھائی ہوئی تاریکی مدہم پڑنے لگ گئی اور پھر جیسے جیسے درد کی لہریں تیز ہوتی چلی گئیں اس کا ذہن بھی روشن ہوتا چلا گیا اور پھر جیسے ہی اس کا ذہن پوری طرح روشن ہوا اس کے ذہن میں بے ہوش ہونے سے پہلے کا منظر یکلخت گھومنے لگا۔ وہ ہارڈی کی لانچ میں اپنے ساتھیوں سمیت راناتھ جزیرے کے خفیہ گھاٹ میں داخل ہو کر زیرو فائیو تک پہنچ جانے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ ہارڈی کی لاش کے ساتھ سردار تاگوئی کی لاش کو بھی انہوں نے لوہے کا بھاری ٹکڑا باندھ کر سمندر میں پھینک دیا تھا تاکہ ان کی لاشیں اوپر کنارے تک نہ آ سکیں۔ ہارڈی سے چونکہ عمران تفصیل سے سب کچھ معلوم کر چکا تھا اس لئے جب اسے پہلے اس سیٹلائٹ فون پر جو اس نے سردار تاگوئی سے حاصل کیا تھا گریٹ مین کی کال آئی تو اس نے سردار کی آواز اور

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

لہجے میں اس سے بات کی تھی اور اسے مطمئن کر دیا تھا کہ ہارڈی چاروں ایجنٹوں کی لاشیں لے کر چلا گیا ہے۔ اس کے بعد لانچ کے مخصوص ٹرانسمیٹر پر گریٹ مین کی کال آ گئی تو گو اسے سردار تاگوئی کے لئے آنے والی کال سے ہی معلوم ہو گیا تھا کہ ہارڈی کے جسم میں ایسا آلہ موجود تھا جو ہارڈی کی موت پر راناتھ جزیرے کی مشین کو ریڈ کاشن دیتا تھا اور بقول گریٹ مین ہارڈی کا ریڈ کاشن مشینری کو مل رہا تھا لیکن عمران نے ہارڈی کی آواز اور لہجے میں اس کی نفی کر دی اور ہارڈی سے ہی اسے معلوم ہوا تھا کہ مشینری کا انچارج مارک نامی آدمی ہے۔ اس لئے اس نے جان بوجھ کر مارک کا نام لے کر مشینری کی خرابی کا عندیہ دیا تھا اور جس انداز میں گریٹ مین اس کی بات پر مطمئن ہوا تھا اس سے عمران سمجھ گیا تھا کہ اس کی کوشش کامیاب ثابت ہوئی ہے لیکن اس کے باوجود چونکہ اسے خطرہ تھا کہ جزیرے سے جدید ترین آلات کی مدد سے لانچ کے عرشے کو بھی سکرین پر چیک کیا جا سکتا ہے اس لئے اس نے ہارڈی کا نہ صرف اپنے چہرے پر میک اپ کر لیا تھا بلکہ اسے سمندر میں پھینکوانے سے پہلے اس کا اترا ہوا لباس بھی اس نے پہن لیا تھا کیونکہ عمران قدوقامت میں کسی حد تک ہارڈی کے برابر ہی تھا۔ لیکن زیرو فائیو پہنچ کر وہ جیسے ہی لانچ سے اتر کر ایک کمرے میں داخل ہوئے چھت سے ان پر سرخ روشنی کا دھارا پڑا اور اس کے ساتھ ہی عمران کا ذہن گہری تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا اور اب اسے ہوش آیا تو اس نے دیکھا کہ وہ اپنے ساتھیوں سمیت نیلے رنگ

کی کسی دھات کی بنی ہوئی کرسیوں پر موجود تھے۔ ان کے جسموں کے گرد نیلے رنگ کے ہی دو راڈز موجود تھے جن میں سے ایک اس کی ٹانگوں کے گرد اور دوسرا اس کے سینے کے گرد تھا۔ کمرے کی دیواروں، فرش اور چھت کا رنگ بھی گہرا نیلا تھا۔ کمرے کی ایک دیوار کے ساتھ نارچنگ کے انتہائی جدید سامان کے ساتھ ساتھ ایک جدید ترین میک اپ واشر بھی موجود تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ عمران کو محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کا جسم بے حس ہو چکا ہے۔ حالانکہ جسم کے اندر درد کی تیز لہریں دوڑ رہی تھیں لیکن اس کے باوجود جب اس نے لاشعوری طور پر اپنے جسم کو حرکت دینے کی کوشش کی تو یہ حرکت خاصی سست تھی۔ اس کے ساتھ عمران کو ہلکی سی ٹھنڈک کا بھی احساس ہو رہا تھا۔ اس کے سامنے ایک عام سی اونچی نشست کی کرسی پر ایک چوڑے چہرے والا آدمی بیٹھا نظر آ رہا تھا۔ جس کے ساتھ دوسری کرسی پر ایک اور آدمی موجود تھا لیکن اس آدمی کو دیکھ کر ہی فوراً محسوس ہو جاتا تھا کہ یہ آدمی فیلڈ کا نہیں ہے۔ بلکہ مشینری کا کوئی ماہر ہو سکتا ہے۔ ان دونوں کے پیچھے دو قوی ہیکل آدمی جن کے سر گنجے تھے اور انہوں نے گہرے نیلے رنگ کا چست لباس پہن رکھا تھا، کھڑے تھے۔ عمران کے دائیں بازو میں بھی شدید درد تھا اور اسے محسوس ہوا کہ اس کے جسم میں درد کی دوڑتی ہوئی لہروں کا منبع بازو ہی ہے۔ اس لئے وہ فوراً سمجھ گیا کہ اس کے بازو میں کوئی انجکشن لگایا گیا ہے جس کی وجہ سے درد کی تیز لہریں اس کے جسم میں دوڑ رہی ہیں اور

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

اسی درد کی وجہ سے اسے ہوش آیا ہے۔ اس نے گردن گھما کر اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھا تو وہ سب بھی ہوش میں آنے کے مراحل سے ہی گزر رہے تھے اور ان کے چہروں پر لاشعوری طور پر ابھر آنے والی تکلیف کے تاثرات بتا رہے تھے کہ ان کے جسموں میں بھی درد کی تیز لہریں دوڑ رہی ہیں۔ فوری طور پر عمران کے ذہن میں جس خطرے نے گھنٹی بجائی تھی وہ اس کے جسم کی حرکت کا سست ہونا تھا۔ ایک بار تو اسے خیال آیا کہ شاید جسم کو بے حس کرنے کا کوئی انجکشن لگایا گیا ہے لیکن دوسرے لمحے اس نے یہ خیال مسترد کر دیا کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو پھر اس کے جسم میں درد کی تیز لہریں نہ دوڑ سکتی تھیں۔ وہ ابھی سوچنے لگا کہ ایسا کیوں اور کس وجہ سے ہو سکتا ہے۔ پھر چند لمحوں بعد ہی اس کے ذہن میں جھماکا سا ہوا اور بات اس کی سمجھ میں آ گئی۔ اسے یاد آ گیا تھا کہ اس نے کافی عرصہ پہلے نیلے رنگ کی خصوصی دھات ایکس کے بارے میں پڑھا تھا کہ اس دھات کی خاصیت یہ ہے کہ یہ انسانی جسم کو بے حس کر دیتی ہے۔ اس کے ساتھ ہی اسے یاد آ گیا کہ اس کا فوری توڑ بھی لکھا گیا تھا اور وہ توڑ تھا سادہ پانی۔ لیکن عمران نے اس وقت اس پوائنٹ پر سوچا تھا کہ اگر اس دھات کی وجہ سے اس کا جسم بے حس ہو جائے اور پانی بھی میسر نہ ہو تو پھر اس سے کیسے نجات حاصل کی جا سکتی ہے اور عمران کے ذہن میں اس کا یہی توڑ آیا تھا کہ وہ مسلسل لعاب دہن کو نگلتا رہے تو کسی حد تک پانی کی کمی کو پورا کیا جا سکتا ہے۔

"تم نقلی بارڈی بنے ہوئے تھے۔ تمہارا نام کیا ہے"...... اچانک سامنے بیٹھے ہوئے چوڑے چہرے والے آدمی نے کہا تو عمران اس کی آواز سنتے ہی سمجھ گیا کہ وہ واقعی گریٹ مین ہے۔ سانگر کا چیف۔

"میرا نام علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"کیا، کیا مطلب۔ کیا تم سائنسدان ہو"...... گریٹ مین نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں، ڈگریاں سن لینے کے باوجود بھی تمہیں شک کیوں ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم جو بھی ہو۔ بہرحال اب تمہیں ہر حالت میں مرنا ہوگا اپنے ساتھیوں سمیت"...... گریٹ مین نے یکلخت غصیلے لہجے میں کہا۔ اس کا انداز ایسے تھا جیسے کسی عدالت کا جج ملزم کو سزائے موت کا فیصلہ سنا رہا ہو۔

"موت تو برحق ہے گریٹ مین اور سب کو آنی ہے۔ ہمیں بھی اور تمہیں بھی اور تم نے اگر ہمارے بارے میں کوئی فیصلہ کر لیا ہے تو پھر دھمکیاں دینے کی کیا ضرورت ہے۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ ہم ویسے ہی احمقوں کی طرح منہ اٹھائے تمہارے اس ہیڈ کوارٹر میں گھس آئے ہیں"...... عمران کے لہجے میں سنجیدگی کے ساتھ ساتھ ہلکا سا طنز بھی شامل تھا۔

"ہم نے تمہاری تلاشی لی ہے۔ تمہارا سارا سامان بھی ہمارے

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

قبضے میں ہے اور تم اس وقت جن کرسیوں پر موجود ہو یہ کرسیاں انسان کو حرکت کرنے سے معذور کر دیتی ہیں۔ اس کے باوجود تم راڈز میں جکڑے ہوئے ہو۔ اس لئے تم چاہے کتنے ہی خطرناک کیوں نہ ہو اس وقت حقیر کیچوے سے بھی بدتر ہو"...... گریٹ مین نے بڑے حقارت بھرے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ تم نے اپنی طرف سے تمام طریقے آزما رکھے ہیں لیکن جب تک ہماری موت کا وقت نہیں آئے گا اس وقت تک تمہارا کوئی بھی طریقہ ہماری موت نہیں بن سکے گا۔ مجھے معلوم ہے یہ ایلکس دھات کیا ہوتی ہے اور کس طرح کام کرتی ہے۔ ہم مسلمان ہیں اور مسلمان تو ہر لمحے موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر زندہ رہتا ہے اور الٹا موت ہماری اس وقت تک حفاظت کرتی ہے جب تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے وقت مقررہ نہیں آ جاتا۔ تم مجھے صرف یہ بتا دو کہ تم نے شوگران سائنسدان چیانگ کے بیٹے شوکائی کو اغوا کر کے کہاں رکھا ہے۔ تمہارے بارڈی سے میں نے پوچھا تھا لیکن اسے معلوم ہی نہ تھا"...... عمران نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"شوکائی جہاں ہے وہاں تمہارا تصور بھی نہیں جا سکتا"۔ گریٹ مین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تو پھر اب تمہارا کیا فیصلہ ہے۔ تم شوکائی کو ہمارے حوالے کرنے کے لئے تیار ہو یا ہم از خود اسے تلاش کر کے

جائیں۔ لیکن ایسی صورت میں تم اور سانگر کا ہیڈ کوارٹر سب کچھ تباہ ہو جائے گا۔ بولو آخری فیصلہ کرو تاکہ میرے ساتھی جس اقدام کا شدت سے انتظار کر رہے ہیں وہ اقدام عمل میں لایا جائے"۔ عمران نے کہا تو گریٹ مین بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر شدید الجھن کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"مارک، یہ لوگ جس طرح مطمئن ہیں اس سے مجھے خطرہ محسوس ہو رہا ہے"...... گریٹ مین نے اس بار ساتھ بیٹھے ہوئے آدمی سے مخاطب ہو کر کہا اور عمران سمجھ گیا کہ ہارڈی نے جس مشینری انچارج مارک کے بارے میں بتایا تھا یہ وہی آدمی ہے اور یقیناً اس نے انہیں بے ہوش کر کے یہاں ڈلوایا ہے۔

"باس، یہ لوگ بے حد تربیت یافتہ ہیں۔ اس لئے یہ ایسی باتیں کر کے اور ایسے انداز اختیار کر کے دوسرے کو پریشان کر دیتے ہیں۔ آپ قطعی بے فکر رہیں۔ نہ یہ حرکت کر سکتے ہیں اور نہ ہی یہ راڈز سے نجات حاصل کر سکتے ہیں۔ ویسے انہیں زیادہ وقت دینا بھی نہیں چاہئے۔ آپ ایک لمحے میں ان کا خاتمہ کر دیں"...... مارک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم فیلڈ کے آدمی نہیں ہو مارک۔ تمہارا تعلق ساری عمر صرف مشینری سے رہا ہے۔ اس لئے تمہارا تمام تر انحصار مشینری پر ہی رہتا ہے لیکن مشینری کو دو دھاری تلوار کہا جاتا ہے جو بعض اوقات اپنوں کا گلا بھی کاٹ دیتی ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

"ٹھیک ہے۔ انہیں مزید وقت دینا حماقت ہی ہے"...... گریٹ مین نے یکلخت اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اس کے اٹھتے ہی مارک بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"روکی اور ہیرو"...... گریٹ مین نے مڑ کر دونوں گنجوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"...... دونوں گنجوں نے بیک زبان ہو کر کہا۔ دونوں کا لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

"ان سب کو گولیوں سے اڑا دو اور پھر ان کی لاشیں سمندر میں بہا دینا"...... گریٹ مین نے ان دونوں سے مخاطب ہو کر تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ ابھی لو"...... دونوں نے ہی بڑے پھرتیلے سے لہجے میں کہا اور ہاتھوں میں موجود مشین گنیں اوپر کر لیں۔

"ایک منٹ رک جاؤ"...... اچانک عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو گریٹ مین نے ہاتھ کے اشارے سے انہیں روکا اور پھر واپس مڑ کر عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف دیکھنے لگا۔

"کیا تم رحم کی اپیل کرو گے۔ لیکن میرے پاس دشمنوں کے لئے رحم کی کوئی گنجائش نہیں ہوتی"...... گریٹ مین نے کہا۔

"رحم نہیں۔ صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ ہم نے تو بہرحال مارے جانا ہی ہے کیونکہ جس کھیل کے ہم کھلاڑی ہیں اس کھیل میں ہر لمحے اس کا خطرہ موجود رہتا ہے۔ میری صرف اتنی درخواست ہے کہ اپنے

آدمیوں سے کہہ دو کہ ہمیں گولیاں مارنے سے پہلے ہمیں پانی پلوا دیں اور بس"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"جب تم نے مر ہی جانا ہے تو پھر پانی پی کر مرنے اور پیاسا مرنے میں کیا فرق پڑتا ہے"...... گریٹ مین نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"جس دین کے ہم ماننے والے ہیں اس میں فرق پڑتا ہے اور تمہیں اس سے کیا خطرہ ہے۔ ہم تو اس بار واقعی بے بس ہوئے بیٹھے ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"باس، یہ لوگ کوئی نہ کوئی چکر چلانا چاہتے ہیں"...... مارک نے کہا تو گریٹ مین بے اختیار چونک پڑا۔

"چکر چلانا چاہتے ہیں۔ کیا مطلب۔ کیا یہ پانی پی کر راڈز کھول لیں گے یا ان کے پاس اسلحہ آجائے گا۔ کیا چکر چلا سکتے ہیں یہ"۔ گریٹ مین نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"نہیں باس۔ یہ نہ ہی راڈز کھول سکتے ہیں اور نہ ہی حرکت کر سکتے ہیں"...... مارک نے قدرے پریشان سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہیرو"...... گریٹ مین نے کہا۔

"لیس باس"...... ایک گنجے نے کہا۔

"آگے جا کر راڈز چیک کرو"...... گریٹ مین نے دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"لیس باس"...... ایک گنجے نے کہا اور تیزی سے عمران اور اس

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

کے ساتھیوں کی طرف بڑھنے لگا۔ پھر اس نے باری باری سب کے راڈز چیک کئے۔

"یہ او کے ہیں باس"...... ہیرو نے واپس مڑتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے انہیں پانی پلاؤ اور پھر انہیں گولیوں سے اڑا دو"۔ گریٹ مین نے کہا۔

"لیس باس"...... ہیرو اور روکی دونوں نے کہا اور پھر کونے میں موجود ایک الماری کی طرف بڑھ گیا۔

"بیٹھ جاؤ مارک۔ میں اب دیکھنا چاہتا ہوں کہ یہ کیا چکر چلا سکتے ہیں"...... گریٹ مین نے مارک سے مخاطب ہو کر کہا۔

"باس۔ یقین کریں کہ یہ کوئی چکر نہیں چلا سکتے"...... مارک نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"پھر تم نے پہلے ایسی غلط بات کیوں کی"...... گریٹ مین نے اس پر چڑھائی کرتے ہوئے کہا۔

"سوری باس۔ بس ایسے ہی منہ سے نکل گیا تھا"...... مارک نے فوراً ہی معذرت کرتے ہوئے کہا۔

"میں تمہیں لاسٹ وارننگ دے رہا ہوں۔ آئندہ سوچ سمجھ کر بات منہ سے نکالا کرو"...... گریٹ مین نے سرد لہجے میں کہا۔

"لیس باس"...... مارک نے دھیمے لہجے میں جواب دیا۔ اس دوران دونوں گنجوں نے الماری کے قریب ہی اپنی مشین گنیں رکھیں اور دونوں ہاتھوں میں پانی کی بوتلیں اٹھا کر واپس مڑے۔

ایک عمران کی طرف آیا جو قطار کے ایک کنارے پر تھا اور دوسرا گنجا جوزف کی طرف بڑھا جو قطار کی دوسری طرف آخر میں تھا۔ ایک بوتل نیچے رکھ کر دوسری بوتل کھولی گئی اور پھر اس کا دہانہ عمران کے منہ میں ڈال دیا گیا۔ عمران اس طرح پانی پینے لگا جیسے پیاسا اونٹ پانی پیتا ہے۔ پوری بوتل پی لینے کے بعد اس گنجے نے بوتل ایک طرف پھینکی اور نیچے پڑی ہوئی دوسری بوتل اٹھا کر وہ ٹائیگر کی طرف بڑھ گیا جبکہ دوسرا گنجا جوزف کے بعد اب اس کے قریب بیٹھے جوانا کو پانی پلا رہا تھا۔ پانی پیتے ہی عمران کے جسم میں حرکت فوراً ہی معمول پر آ گئی اور اس نے آہستہ آہستہ اپنی ٹانگ سائیڈ پر موڑی۔ گریٹ مین اور مارک دونوں ہی اب ٹائیگر اور جوانا کی طرف دیکھ رہے تھے جنہیں پانی پلایا جا رہا تھا۔ اسی لئے وہ عمران کی طرف متوجہ ہی نہ تھے۔ عمران کی ٹانگ مڑ کر کرسی کے عقبی پائے کے پیچھے پہنچ گئی اور چند لمحوں بعد ہی عمران کا پیر اس بٹن پر پہنچ گیا جسے آپریٹ کرنے سے راڈز کھل سکتے تھے۔ چونکہ جس دھات سے یہ کرسیاں بنائی گئی تھیں اس دھات کے اثرات ایسے تھے کہ اس پر بیٹھنے والے کا جسم آہستہ آہستہ بالکل ہی بے حس و حرکت ہو جاتا تھا اس لئے اس بٹن کو کرسی پر بیٹھے ہوئے شخص کی طرف سے کسی طرح بھی آپریٹ نہ کیا جا سکتا تھا۔ اس لئے اسے عام انداز میں بنایا گیا تھا۔ دونوں گنجے عمران اور اس کے ساتھیوں کو پانی پلا کر مڑے اور پھر وہ کونے میں موجود الماری کی طرف بڑھنے لگے۔ اسی لمحے عمران نے پیر پر دباؤ ڈالا اور اس کے ساتھ

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

ہی کٹاک کٹاک کی مخصوص آوازیں کمرے میں کسی بم کی طرح گونجیں اور وہ دونوں گنجے رک کر تیزی سے مڑے جبکہ گریٹ مین اور مارک دونوں بجلی کی سی تیزی سے اٹھ کر کھڑے ہوئے ہی تھے کہ عمران کسی بھوکے عقاب کی طرح اڑتا ہوا ان دونوں سے جا ٹکرایا اور وہ دونوں چیختے ہوئے کرسیوں سمیت پشت کے بل نیچے گرے۔ جبکہ عمران قلابازی کھا کر سیدھا ہوا ہی تھا کہ ریٹ ریٹ کی تیز آوازوں سے کمرہ گونج اٹھا لیکن عمران کسی پارے کی طرح تڑپا اور گنجے کی طرف سے چلائی گئی مشین پسٹل کی گولیاں اس کے قریب سے نکلتی چلی گئی تھیں کہ یکلخت کٹاک کٹاک کی تیز آوازیں دوبارہ سنائی دیں اور اس کے ساتھ ہی جوانا نے یکلخت کرسی پر بیٹھے بیٹھے قلابازی کھائی اور پھر اسی لمحے اس گنجے نے جو عمران پر فائر کر رہا تھا، تیزی سے گردن موڑی ہی تھی کہ عمران پارے کی طرح تڑپا اور دوسرے لمحے دوسرا گنجا جو گھوم کر اپنی سائیڈ پاکٹ سے مشین پسٹل نکال کر گھومتے ہوئے عمران پر فائر کھولنا چاہتا تھا چیختا ہوا، ہوا میں اچھلا اور دوسرے لمحے گریٹ مین اور مارک دونوں سے کسی توپ کے گولے کی طرح جا ٹکرایا۔ عمران نے ایک لمحے میں پوزیشن کو سمجھ لیا تھا۔ وہ خالی ہاتھ تھا جبکہ دونوں گنجے مشین پسٹلز سے مسلح تھے اور اس کے ساتھ یقیناً مارک نہیں تو گریٹ مین لازماً مشین پسٹل سے مسلح ہو گا۔ اس لئے اگر انہیں فوری کور نہ کیا جاتا تو عمران تین مختلف [illegible] موجود مشین پسٹلز سے سنگ آرٹ کے باوجود نہ بچ سکتا۔ [illegible]

نے قلابازی کھائی تو وہ گنجا جو عمران پر فائر کھول چکا تھا کے جسم کا رخ تیزی سے جوانا کی طرف مڑا ہی تھا کہ دوسرے لمحے کمرہ ایک خوفناک دھماکے اور انسانی چیخ سے گونج اٹھا۔ جوانا نے بجلی سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے قلابازی کھاتے ہوئے دونوں ٹانگیں پوری قوت سے اس گنجے کے سینے پر مار دی تھیں اور اس کی ٹانگوں کی ضرب سے وہ قوی ہیکل گنجا توپ سے نکلنے والے گولے کی طرح اڑتا ہوا عقبی دیوار سے ایک خوفناک دھماکے سے ٹکرایا اور پھر کسی گٹھڑی کی طرح نیچے گر کر ساکت ہو گیا تھا جبکہ اچانک ضرب لگنے سے اس کے ہاتھ میں موجود مشین پسٹل اچھل کر سائیڈ پر گرنے ہی والا تھا کہ ضرب لگا کر قوس کی صورت میں غوطہ کھا کر سیدھے ہوتے ہوئے جوانا نے ہوا میں ہی اس مشین پسٹل کو جھپٹ لیا اور پلک جھپکنے سے بھی کم عرصے میں ریٹ ریٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی دوسرا گنجا چیختا ہوا نیچے گرا اور تڑپنے لگا اور اس کے ساتھ ہی گریٹ مین اور مارک دونوں نے جو اٹھنے کی کوشش کر رہے تھے، بے اختیار دونوں ہاتھ اپنے سروں پر رکھ لئے۔ دونوں کا رنگ زرد پڑ چکا تھا۔

"ان دونوں کو ہلاک مت کرنا"...... عمران نے جوانا سے کہا۔

"مجھے معلوم ہے ماسٹر۔ اس لئے تو یہ اب تک زندہ نظر آ رہے ہیں"...... جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے آگے بڑھ کر دوسرے گنجے کے ہاتھ سے نکل کر ایک طرف گرا ہوا مشین پسٹل اٹھا لیا۔

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

"اگر تم دونوں کوئی غلط حرکت نہیں کرو گے تو زندہ رہو گے ورنہ"۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"ہم، ہم معاف کر دو۔ ہم تمہیں یہاں سے خود باہر بھجوا دیتے ہیں"...... گریٹ مین نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم دونوں فی الحال کرسیوں پر بیٹھ جاؤ۔ چلو آگے بڑھو ورنہ"۔ عمران نے کہا۔

"ہم۔ ہم۔ معاف کر دو"...... مارک نے آگے بڑھنے کی بجائے وہیں کھڑے کھڑے کہا لیکن دوسرے لمحے ریٹ ریٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی وہ چیختا ہوا نیچے گرا اور بری طرح تڑپنے لگا۔ یہ فائرنگ عمران نے کی تھی۔

"جو میری بات نہیں مانتا اسے زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں ہے اور تم ابھی وہیں کھڑے ہو۔ چلو کرسی پر بیٹھو"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا تو گریٹ مین جس کی وہیں کھڑے کھڑے ٹانگیں کانپ رہی تھیں لڑکھڑاتے ہوئے انداز میں آگے بڑھا لیکن کرسی کے قریب پہنچتے ہی وہ یکلخت بجلی کی سی تیزی سے مڑا اور دوسرے لمحے عمران اچھل کر ایک دھماکے سے پشت کے بل نیچے گرا لیکن اسی لمحے ریٹ ریٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی عمران کو ضرب لگا کر ہوا میں قلابازی کھا کر جوانا کی طرف پلٹنے والا گریٹ مین فضا میں ہی چیختا ہوا ایک دھماکے سے فرش پر جا گرا۔ اس کے گرنے کا انداز بالکل ایسا تھا جیسے چھت سے کوئی چھپکلی نیچے آ گرتی ہے۔ گولیاں اس کے گوشت اور

نے قلابازی کھائی تو وہ گنجا جو عمران پر فائر کھول چکا تھا کے جسم کا رخ تیزی سے جوانا کی طرف مڑا ہی تھا کہ دوسرے لمحے کمرہ ایک خوفناک دھماکے اور انسانی چیخ سے گونج اٹھا۔ جوانا نے بجلی سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے قلابازی کھاتے ہوئے دونوں ٹانگیں پوری قوت سے اس گنجے کے سینے پر ماردی تھیں اور اس کی ٹانگوں کی ضرب سے وہ قوی ہیکل گنجا توپ سے نکلنے والے گولے کی طرح اڑتا ہوا عقبی دیوار سے ایک خوفناک دھماکے سے ٹکرایا اور پھر کسی گٹھڑی کی طرح نیچے گر کر ساکت ہو گیا تھا جبکہ اچانک ضرب لگنے سے اس کے ہاتھ میں موجود مشین پسٹل اچھل کر سائیڈ پر گرنے ہی والا تھا کہ ضرب لگا کر قوس کی صورت میں غوطہ کھا کر سیدھے ہوتے ہوئے جوانا نے ہوا میں ہی اس مشین پسٹل کو جھپٹ لیا اور پلک جھپکنے سے بھی کم عرصے میں ریٹ ریٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی دوسرا گنجا چیختا ہوا نیچے گرا اور تڑپنے لگا اور اس کے ساتھ ہی گریٹ مین اور مارک دونوں نے جو اٹھنے کی کوشش کر رہے تھے، بے اختیار دونوں ہاتھ اپنے سروں پر رکھ لئے۔ دونوں کا رنگ زرد پڑ چکا تھا۔

"ان دونوں کو ہلاک مت کرنا"...... عمران نے جوانا سے کہا۔

"مجھے معلوم ہے ماسٹر۔ اس لئے تو یہ اب تک زندہ نظر آ رہے ہیں"...... جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے آگے بڑھ کر دوسرے گنجے کے ہاتھ سے نکل کر ایک طرف گرا ہوا مشین پسٹل اٹھا لیا۔

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

"اگر تم دونوں کوئی غلط حرکت نہیں کرو گے تو زندہ رہو گے ورنہ"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"م، مم معاف کر دو۔ ہم تمہیں یہاں سے خود باہر بھجوا دیتے ہیں"...... گریٹ مین نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم دونوں فی الحال کرسیوں پر بیٹھ جاؤ۔ چلو آگے بڑھو ورنہ"...... عمران نے کہا۔

"م، مم۔ معاف کر دو"...... مارک نے آگے بڑھنے کی بجائے وہیں کھڑے کھڑے کہا لیکن دوسرے لمحے ریٹ ریٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی وہ چیختا ہوا نیچے گرا اور بری طرح تڑپنے لگا۔ یہ فائرنگ عمران نے کی تھی۔

"جو میری بات نہیں مانتا اسے زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں ہے اور تم ابھی یہیں کھڑے ہو۔ چلو کرسی پر بیٹھو"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا تو گریٹ مین جس کی وہیں کھڑے کھڑے ٹانگیں کانپ رہی تھیں لڑکھڑاتے ہوئے انداز میں آگے بڑھا لیکن کرسی کے قریب پہنچتے ہی وہ یکلخت بجلی کی سی تیزی سے مڑا اور دوسرے لمحے عمران اچھل کر ایک دھماکے سے پشت کے بل نیچے گرا لیکن اسی لمحے ریٹ ریٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی عمران کو ضرب لگا کر ہوا میں قلابازی کھا کر جوانا کی طرف پلٹنے والا گریٹ مین فضا میں ہی چیختا ہوا ایک دھماکے سے فرش پر جا گرا۔ اس کے گرنے کا انداز بالکل ایسا تھا جیسے چھت سے کوئی چھپکلی نیچے آ گرتی ہے۔ گویاں اس کے گولے اور

ٹانگوں پر پڑی تھیں۔ اس نے ایک بار پھر اٹھنے کی کوشش کی لیکن پھر نیچے گر کر ساکت ہو گیا۔

"گڈ شو۔ اس میں واقعی پھرتی تھی"...... عمران نے جو اس دوران اٹھ کر کھڑا ہو چکا تھا تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"ماسٹر، یہ شخص واقعی دھوکہ دینے کا ماہر تھا۔ میں سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ کانپتا اور لڑکھڑا کر چلتا ہوا یہ آدمی اس قدر تیزی اور پھرتی کا مظاہرہ کر سکتا ہے"...... جوانا نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"الماری میں میڈیکل باکس موجود ہوگا۔ وہ نکالو تاکہ اس کے زخموں سے خون کا اخراج روکا جا سکے۔ ورنہ یہ بغیر بتائے ہی ہلاک ہو جائے گا"...... عمران نے کہا اور فوراً آگے بڑھ کر اس نے پہلے ٹائیگر کی کرسی کے عقب میں جا کر راڈز کھولے اور پھر وہ جوزف کی طرف بڑھ گیا۔

"جوانا نے راڈ توڑ لیا تھا لیکن تم اسے نہیں توڑ سکے۔ کیوں"۔ عمران نے جوزف کی کرسی کے عقب میں جا کر راڈ کھولنے والے بٹن کو پریس کرتے ہوئے سرد لہجے میں کہا۔

"میں نے دانستہ ایسی کوشش نہیں کی باس۔ کیونکہ فادر جوشوا کا کہنا ہے کہ لڑنے والوں کی زیادہ بھیڑ ایک دوسرے کے لئے نقصان دہ ہو سکتی ہے"...... جوزف نے اٹھتے ہوئے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

تھوڑی دیر بعد جب گریٹ مین کے زخموں کی بینڈیج کر دی گئی تو

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

عمران کی ہدایت پر جوانا نے اسے اٹھا کر ایک کرسی پر ڈال دیا اور ٹائیگر نے کرسی کے عقب میں جا کر بٹن پریس کیا تو راڈز اس کے جسم کے گرد نمودار ہو گئے۔

"اب میں اس سے معلومات حاصل کرتا ہوں۔ تم مشین گنیں اور مشین پسٹل لے کر جاؤ اور جزیرے پر موجود تمام افراد کا خاتمہ کر دو اور ٹائیگر تمہیں لیڈ کرے گا"...... عمران نے کہا اور تینوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"ٹائیگر، ہارڈی سے جزیرے کے بارے میں جو معلومات میں نے حاصل کی تھیں وہ تم نے بھی سنی تھیں۔ اس لئے پہلے جا کر یہاں کا مشین روم تباہ کر دو۔ اس کے بعد باقی شکار آسان ہو جائے گا"۔ عمران نے کہا۔

"یس باس"...... ٹائیگر نے جواب دیا اور چند لمحوں بعد ہی وہ تینوں اسلحہ لے کر کمرے کا دروازہ کھول کر باہر نکل گئے۔

براؤن اپنے آفس میں بیٹھا ان اجنبیوں کے بارے میں سوچ رہا تھا جنہیں اس نے اپنے ساتھیوں کی مدد سے زیرو فائیو سے اٹھا کر بلیو روم میں پہنچایا تھا۔ گو اس نے مارک سے ان کے بارے میں پوچھنے کی کوشش کی تھی لیکن مارک نے اسے مختصر سا جواب دے کر ٹال دیا تھا۔ مارک کے مطابق یہ پاکیشیائی ایجنٹ تھے جو شوگرانی سائنسدان کے اغوا شدہ بیٹے کی رہائی کے لئے یہاں آئے تھے اور انہوں نے ہارڈی کو ہلاک کر کے لانچ پر قبضہ کر لیا تھا لیکن اس مختصر سی بات کے پیچھے جو بھیانک پس منظر موجود تھا اس نے براؤن کو تشویش میں مبتلا کر رکھا تھا۔ وہ یہاں راتھ آئی لینڈ پر واقع سانگر کے ہیڈ کوارٹر کا سکیورٹی انچارج تھا اور مارک چونکہ مشینری انچارج تھا۔ اس لئے عہدے کے لحاظ سے مارک کی اہمیت براؤن سے زیادہ تھی لیکن اس کے باوجود براؤن چونکہ فیلڈ کا آدمی تھا اور اس کی پوری زندگی لڑتے بھڑتے ہوئے

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

گزری تھی اس لئے بے شمار ایسے سوالات اس کے ذہن میں موجود تھے جن کے جواب اسے نہ مل رہے تھے۔ کچھ سوچ کر اس نے یہی فیصلہ کیا کہ وہ مارک سے ان سوالوں کے جواب معلوم کرے کیونکہ چیف سے تو ایسی بات کرنا اپنی موت کو خود دعوت دینے کے مترادف تھا۔ اس لئے اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"براؤن بول رہا ہوں۔ مارک سے بات کرائیں"...... براؤن نے اپنے لہجے کو دانستہ رعب دار بناتے ہوئے کہا۔

"میں مارکو بول رہا ہوں۔ مارک کا اسسٹنٹ۔ باس چیف سمیت اس وقت بلیو روم میں ہیں"...... دوسری طرف سے قدرے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا گیا۔

"کب گئے ہیں"...... براؤن نے پوچھا۔

"تقریباً نصف گھنٹہ ہو گیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"وہ لوگ جنہیں ہم نے بلیو روم میں پہنچایا تھا کیا ابھی زندہ ہیں"...... براؤن نے غیر ارادی طور پر سوال کیا۔

"یس سر۔ ان سے تو پوچھ گچھ ہو رہی ہے"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"اچھا، جب مارک واپس آئے تو ان سے کہنا کہ مجھے فون کر لیں"...... براؤن نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور براؤن نے رسیور رکھ

دیا۔

"کاش، میں بھی اس پوچھ گچھ میں شامل ہوتا"...... براؤن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اچانک اس کے ذہن میں ایک خیال آیا تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اسے خیال آیا تھا کہ دشمنوں کے پاس جو سامان تھا وہ تو یہاں وہ اپنے ساتھ لے آیا تھا اور اگر چیف نے اس سامان کو دیکھنا چاہا تو لامحالہ وہ اسے کال کر کے سامان سمیت بلیو روم میں بلوائے گا چنانچہ وہ کافی حد تک مطمئن ہو کر بیٹھ گیا۔ سیکورٹی سٹاف میں اس کے ماتحت آٹھ تربیت یافتہ افراد تھے۔ ان کا کام ہیڈ کوارٹر میں موجود منشیات کے بڑے بڑے سٹورز کی حفاظت کرنا تھا کیونکہ دیگر مافیا اور تنظیمیں اکثر ایک دوسرے کے سٹورز پر چھاپے مار کر کروڑوں ڈالر مالیت کی منشیات اڑا لے جاتی تھیں۔ گو سانگر مافیا اس قدر مضبوط اور طاقتور تھی کہ آج تک کسی کو بھی یہاں چھاپہ مارنے کی جرأت نہ ہو سکی تھی لیکن اس کے باوجود وہ انتہائی مستعدی اور ہوشیاری سے منشیات کے سٹورز کی مسلسل نگرانی اور حفاظت کرتے رہتے تھے۔ براؤن کا باقاعدہ آفس تھا جبکہ اس کے ماتحت علیحدہ بڑے کمرے میں بیٹھے تھے جسے سیکورٹی ہال کہا جاتا تھا۔ وہ ہر آدھے گھنٹے بعد سٹورز کا راؤنڈ کرتے تھے۔ براؤن نے ریموٹ کنٹرول کی مدد سے اپنا ٹی وی آن کیا اور وہ اس میں مگن ہو گیا لیکن اس کا ذہن بار بار یہی سوچ رہا تھا کہ نجانے کب چیف کی طرف سے کال آ جائے لیکن نجانے کیا بات تھی کہ کافی طویل وقت گزر جانے کے باوجود بھی کوئی

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

کال نہ آ رہی تھی اور نہ ہی چیف یا مارک کو کال کر کے وہ ان سے پوچھ سکتا تھا۔ وہ ابھی ذہنی طور پر اسی ادھیڑ بن میں گم تھا کہ اچانک پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور اس نے چونک کر ہاتھ بڑھایا اور رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ براؤن بول رہا ہوں"...... براؤن نے کہا۔

"راکی بول رہا ہوں تھری ایس سے"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی تو براؤن بے اختیار چونک پڑا کیونکہ تھری ایس کے تحت جزیرے کے ایک اونچے اور گھنے درخت پر ایک چھوٹا سا کیبن بنا ہوا تھا جہاں اینٹی ایئر کرافٹ گنیں نصب تھیں جن کی مدد سے جزیرے پر سے گزرنے والے ہیلی کاپٹر یا نچلی پرواز کرتے ہوئے طیاروں کو نشانہ بنایا جا سکتا تھا۔ براؤن نے تو یہ سوچ کر رسیور اٹھایا تھا کہ چیف کی کال ہو گی اور وہ اسے بلیو روم میں بلا رہا ہو گا لیکن خلاف توقع راکی کی کال نے اسے چونکا دیا تھا۔

"کیوں کال کی ہے۔ کوئی خاص بات"...... براؤن نے بڑی مشکل سے اپنے لہجے کو نارمل کرتے ہوئے کہا۔

"فور فور میں کیا ہو رہا ہے براؤن۔ میں نے وہاں تین اجنبی افراد کو دیکھا ہے"...... راکی نے کہا۔

"اجنبی افراد اور فور فور میں۔ یہ کیا کہہ رہے ہو"...... براؤن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ فور فور وہ شعبہ تھا جس میں سیکورٹی سیکشن بھی آتا تھا۔ یہ جزیرے میں اوپن جگہ پر تھا تا کہ بیرونی اور

اندرونی دونوں اطراف کی سیکورٹی کو کور کیا جاسکے۔ وہاں اس کے دو آدمی مستقل رہتے تھے۔

"میں نے خود دوربین سے دیکھا ہے۔ دو قوی ہیکل حبشی اور ایک مقامی آدمی تھا۔ یہ تینوں انتہائی چوکنا انداز میں آگے بڑھ رہے تھے"...... راکی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ابھی تک مجھے تو کوئی اطلاع نہیں ملی۔ میں معلوم کرتا ہوں"...... براؤن نے تیز لہجے میں کہا اور کریڈل دبا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ وہ اب مارکو کو کال کرنا چاہتا تھا کیونکہ جس جگہ کے بارے میں راکی بتا رہا تھا وہاں سے مشین روم قریب تھا۔ دوسری طرف سے گھنٹی بجی اور پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

"یس"...... ایک آواز سنائی دی۔

"براؤن بول رہا ہوں"...... براؤن نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس۔ مارکو بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"مشین روم میں کوئی گڑبڑ تو نہیں ہے"...... براؤن نے پوچھا۔

"گڑبڑ۔ کیسی گڑبڑ"...... مارکو نے چونک کر کہا۔

"راکی نے ابھی مجھے بتایا ہے کہ تین اجنبی افراد کو مشین روم کے قریب فور فور میں دیکھا گیا ہے اور یہ ان چار میں سے تین افراد ہیں جنہیں بے ہوشی کے عالم میں بلیو روم میں پہنچایا گیا تھا"...... براؤن نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"راکی کو دھوکہ ہوا ہوگا۔ بلیو روم میں سے کوئی کیسے نکل سکتا

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

ہے۔ ویسے بھی مارک اور چیف کے ساتھ ساتھ وہاں دونوں گنجے روکی اور بہ... موجود ہیں۔ اس لئے ایسا تو سوچنا ہی حماقت ہے"۔ دوسری طرف سے مارکو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... براؤن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ مارکو کی بات ٹھیک تھی۔ اس لئے وہ مزید کچھ بھی کیا سکتا تھا۔ البتہ اس نے میز کے کنارے پر موجود ایک بٹن پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے آفس کا دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور ورزشی جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔

"شیراڈ۔ راکی نے اطلاع دی ہے کہ فور فور میں تین اجنبی افراد دیکھے گئے ہیں۔ جبکہ مشین روم والے اس سے انکار کر رہے ہیں۔ تم ہیری کو ساتھ لے کر فور فور جاؤ اور چیک کرو اور اگر کوئی اجنبی افراد وہاں موجود ہوں تو انہیں مار گراؤ"...... براؤن نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... شیراڈ نے جواب دیا اور واپس مڑ گیا۔ براؤن نے ٹی وی بند کر دیا تھا۔ اس کے ذہن میں مسلسل راکی کی بات چبھ رہی تھی لیکن یہاں بیٹھے بیٹھے وہ کوئی فیصلہ بھی نہ کر سکتا تھا۔ اس لئے اس نے آخر یہی فیصلہ کیا کہ اسے بلیو روم میں چیف سے خود بات کرنی چاہئے۔ اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... دوسری طرف سے چیف کی تیز آواز سنائی دی۔

"براؤن بول رہا ہوں چیف۔ سیکورٹی آفس سے"...... براؤن نے

مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس، کیوں کال کی ہے"...... دوسری طرف سے لہجہ مزید سرد ہو گیا تھا۔

"چیف، اینٹی ایئر کرافٹ گن انچارج راکی نے اطلاع دی ہے کہ تین اجنبی افراد جن میں سے ایک مقامی اور دو قوی ہیکل حبشی ہیں فور فور میں دیکھے گئے ہیں۔ میں نے وہاں مشین روم میں کال کیا تو مارکو نے بتایا ہے کہ وہاں کوئی آدمی موجود نہیں ہے۔ اس کے باوجود میں نے اپنی سیکورٹی کے دو افراد کو وہاں بھیج دیا ہے۔ پھر میں نے سوچا کہ آپ سے بات کر لوں"...... براؤن نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ایسا کچھ نہیں ہے۔ راکی کو اب دن میں خواب آنے لگ گئے ہیں۔ اس کی آنکھیں نکالنا پڑیں گی"...... دوسری طرف سے غراتے ہوئے لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو براؤن نے رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

اپنے ساتھیوں کے جانے کے بعد عمران نے کرسی پر موجود گریٹ مین کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو عمران پیچھے ہٹ گیا اور پھر اس نے کچھ فاصلے پر اوندھی پڑی ہوئی کرسی اٹھا کر اسے گریٹ مین کی راڈز والی کرسی کے قریب رکھ دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ مڑا اور اس نے جا کر دروازے کو اندر سے لاک کر دیا کیونکہ اسے خدشہ تھا کہ کسی بھی وقت کوئی بھی آدمی اچانک دروازہ کھول کر اس کی پشت پر فائر کر سکتا تھا۔ دروازہ لاک کر کے وہ واپس مڑا اور آ کر گریٹ مین کے سامنے رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد گریٹ مین نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ آنکھیں کھلتے ہی اس کے چہرے پر یکلخت شدید تکلیف کے تاثرات ابھر آئے۔

"تم نہ صرف اچھے اداکار ہو بلکہ اچھے لڑاکے بھی ہو۔ بڑے طویل

عرصے بعد میں نے تمہارے ہاتھوں شکست کھائی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کاش میں تمہیں شکست دے سکتا۔ نجانے تم نے کیا کیا ہے۔ ان کرسیوں پر بیٹھنے والا تو صرف سانس لے سکتا ہے، بول سکتا ہے لیکن حرکت کر ہی نہیں سکتا۔ لیکن تم شاید انسان ہی نہیں ہو۔ تم نے نہ صرف راڈز کھول لئے بلکہ مجھ پر حملہ بھی کر دیا اور تمہارا ساتھی اس نے تو اس قدر مضبوط راڈ کو توڑ دیا ہے"...... گریٹ مین نے رک رک کر کہا۔

"تم نے جس انداز میں مجھ پر حملہ کیا اور مجھے نیچے گرانے میں کامیاب ہوگئے۔ میں اسے اپنی شکست تسلیم کرتا ہوں اور میرے دل میں تمہاری قدر میں اضافہ ہو گیا ہے۔ اس لئے میں نہیں چاہتا کہ تمہیں ہلاک کروں اور تمہارا یہ ہیڈ کوارٹر تباہ کروں کیونکہ تمہارے اس مافیا اور منشیات بزنس سے پاکیشیا کا کوئی تعلق نہیں ہے اور یہ بھی مجھے معلوم ہے کہ تم نے سائنسدان کے بیٹے کا اغوا صرف اپنے دوست بلیک شیڈو کے جان وکٹر کے کہنے پر کیا ہے جبکہ یہ تمہارا دھندہ بھی نہیں ہے اور اب میرے پاس زیادہ وقت بھی نہیں ہے۔ اس لئے تم مجھے وہ جگہ بتا دو جہاں مغوی شوکائی موجود ہے۔ میں اسے ساتھ لے کر خاموشی سے چلا جاؤں گا"...... عمران نے کہا۔

"تم میرے ساتھ جو چاہے کرو لیکن تم یہاں سے زندہ واپس نہیں جا سکتے کیونکہ جزیرے میں ہر طرف میرے آدمی موجود ہیں البتہ اگر تم

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

مجھے چھوڑ دو اور وعدہ کرو کہ تم دوبارہ یہاں نہیں آؤ گے تو میں تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو یہاں سے زندہ سلامت باہر بھجوا دوں گا"...... گریٹ مین نے اس بار بڑے سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوکے، میں نے تمہیں ایک چانس دیا تھا لیکن تم نے یہ چانس ضائع کر دیا ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹ کی اندرونی خفیہ جیب سے ایک تیز دھار استرے نما خنجر نکال لیا۔

"میں اب تین تک گنوں گا اس کے بعد تمہاری ایک آنکھ نکال دوں گا۔ پھر تین تک گنوں گا پھر دوسری آنکھ بھی۔ پھر تین تک گنوں گا اور تمہاری ناک کاٹ دوں گا۔ اس طرح باری باری میں تمہارے جسم کا ایک ایک حصہ کاٹتا چلا جاؤں گا البتہ جہاں تم بتا دو گے وہاں میرا ہاتھ رک جائے گا"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ گریٹ مین کوئی جواب دیتا۔ عمران کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور گریٹ مین کا ایک نتھنا آدھے سے زیادہ کٹ گیا۔ گریٹ مین کے حلق سے چیخ سی نکلی لیکن ابھی اس کی چیخ مکمل نہ ہوئی تھی کہ عمران کا ہاتھ دوبارہ حرکت میں آیا اور گریٹ مین کا دوسرا نتھنا بھی کٹ گیا۔

"مجھے معلوم تھا کہ تم ذہن کو بلینک کر سکتے ہو۔ اس لئے میں نے تمہیں اندھا ہونے کے خوف میں مبتلا کر کے تمہارے نتھنے کاٹ دیئے ہیں۔ اب تم ذہن کو بلینک کرنے کے قابل ہی نہیں رہے ہو۔ اب

سب کچھ تم خود ہی بتا دو گے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے گریٹ مین کی پیشانی پر ابھر آنے والی رگ پر خنجر کا دستہ مار دیا۔ گریٹ مین کے حلق سے گھٹی گھٹی چیخ نکلی اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم بری طرح لرزنے لگا۔ عمران نے دوسری ضرب لگائی اور گریٹ مین کی آنکھیں مخصوص انداز میں پھیلتی چلی گئیں جس سے عمران سمجھ گیا کہ اب اس کا شعور ہمیشہ کے لئے ختم ہو چکا ہے اور اب وہ لاشعور کے تحت زندہ ہے۔ عمران نے فوراً اس سے پوچھ گچھ شروع کر دی۔ گریٹ مین اب اس انداز میں جواب دے رہا تھا جیسے ٹرانس میں آیا ہوا ہپناٹزم کا معمول جواب دیتا ہے۔ عمران نے تفصیل سے ساری معلومات حاصل کر کے آخر کار خنجر گریٹ مین کی شہ رگ میں اتار دیا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ خنجر واپس کھینچتا پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔ گریٹ مین ختم ہو چکا تھا۔ اس کی آنکھیں بے نور ہو گئی تھیں۔ اس لئے اس کی طرف سے اب کسی مداخلت کا امکان باقی نہ رہا تھا۔

"یس ...... عمران نے گریٹ مین کے لہجے اور آواز میں کہا تو دوسری طرف سے بولنے والے نے بتایا کہ وہ سیکورٹی چیف براؤن ہے اور اسے کسی راکی نے بتایا ہے کہ تین اجنبی افراد وہاں دیکھے گئے ہیں۔ عمران نے گو اس کی تسلی کرا دی تھی اور پھر رسیور رکھ دیا لیکن اب اسے اپنے ساتھیوں کی فکر لگ گئی تھی۔ اس نے بجلی کی سی تیزی

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

سے خنجر واپس کھینچا۔ اسے گریٹ مین کے لباس سے صاف کر کے واپس اپنی مخصوص جیب میں ڈالا اور پھر تیزی سے مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے ذہن میں سنسناہٹ سی ہو رہی تھی کیونکہ جو تفصیل اس نے گریٹ مین سے معلوم کی تھی اور پھر اس براؤن نے جو کچھ بتایا تھا اس سے تو یہی ظاہر ہوتا تھا کہ ٹائیگر اور اس کے ساتھی شدید خطرے میں ہیں اور کسی بھی لمحے کسی بھی طرف سے آنے والی گولیاں انہیں یقینی طور پر چاٹ سکتی ہیں۔ اس لئے عمران تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ گو اس کے پاس کوئی اسلحہ نہ تھا کیونکہ اسلحہ اس کے ساتھی لے جا چکے تھے لیکن پھر بھی وہ جلد از جلد اپنے ساتھیوں تک پہنچنا چاہتا تھا۔ دروازے سے باہر آ کر وہ ایک تنگ سی راہداری میں دوڑتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا اور پھر راہداری کا اختتام جیسے ہی ایک دروازے پر ہوا۔ وہ دروازے کے اندر جانے کی بجائے تیزی سے دائیں طرف کو مڑا اور چند لمحوں بعد وہ نیچے جاتی ہوئی سیڑھیاں اترتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ وہاں راستے میں ابھی تک اس کا ٹکراؤ کسی سے نہ ہوا تھا لیکن جیسے ہی وہ سیڑھیوں کے اختتام پر ایک اور تنگ راہداری میں پہنچا تو بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے کانوں میں فائرنگ کی آوازوں کے ساتھ ساتھ ایک کربناک انسانی چیخ پڑی تھی اور اسے یوں محسوس ہوا تھا جیسے یہ چیخ ٹائیگر کی ہے۔ اس لئے وہ یکلخت کسی مشین کی طرح دوڑتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔

ٹائیگر، جوزف اور جوانا اس بلیو روم سے نکل کر تنگ سی راہداری میں چلتے ہوئے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔

"ہمیں سب سے پہلے مشین روم کو تلاش کرنا ہے کیونکہ یہاں ایسے آلات نصب ہیں کہ کسی بھی وقت چھت سے کوئی ریز نکل کر ہمیں بے ہوش یا ہلاک کر سکتی ہیں"...... ٹائیگر نے آہستہ سے کہا۔

"تم نے باس سے معلوم کیا ہے کہ مشین روم کہاں ہے"۔ جوزف نے پوچھا۔

"مجھے پوچھنے کی ضرورت ہی نہیں ہے کیونکہ میں اس وقت باس کے ساتھ ہی تھا جب انہوں نے ہارڈی سے پوچھ گچھ کی تھی اور ہارڈی صرف اپنے سیکشن تک جاتا تھا۔ اس سے آگے جانے کی اسے اجازت ہی نہیں تھی۔ اس لئے ظاہر ہے عمران صاحب کو بھی اس بارے میں کوئی علم نہیں ہو گا"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ تھوڑی

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

دیر بعد وہ رک گئے کیونکہ راہداری کا اختتام ایک دروازے پر ہوا تھا جو بند تھا۔ ٹائیگر نے پہلے دروازے سے کان لگایا اور دوسری طرف سے آنے والی آوازیں سننے کی کوشش کی۔

"اندر کوئی نہیں ہے"...... جوزف نے بڑے یقین بھرے لہجے میں کہا تو ٹائیگر نے بھی اثبات میں سر ہلاتے ہوئے دروازے پر دباؤ ڈالا۔ دروازہ اندر سے بند نہ تھا۔ اس لئے کھلتا چلا گیا۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا لیکن اس میں صرف کاٹھ کباڑ پڑا ہوا تھا۔ بڑی بڑی پیٹیاں تھیں جو خالی تھیں۔ ایسی پیٹیاں جن میں مشینری پیک کر کے لائی جاتی ہے۔ وہ کمرے کے اندر کھڑے غور سے اس کمرے کو دیکھ ہی رہے تھے کہ یکلخت انہیں چھت پر سے ایسی آواز سنائی دی جیسے کسی کرسی کو فرش پر گھسیٹا گیا ہو۔ پھر قدموں کی بھی ہلکی سی آواز سنائی دی۔

"ہمیں اوپر جانا ہو گا۔ آؤ"...... ٹائیگر نے کہا اور تیزی سے مڑا اور دروازے سے باہر آ کر وہ دائیں ہاتھ پر اوپر جاتی ہوئی سیڑھیوں پر چڑھتا چلا گیا۔ جوزف اور جوانا اس کے پیچھے تھے۔ سیڑھیوں کے اختتام پر ایک دروازہ تھا جو بند تھا لیکن وہ بھی لاکڈ نہ تھا۔ ٹائیگر نے دروازہ کھولا تو دوسری طرف ایک کھلی ٹیرس تھی جس کے باہر آہنی جنگلا لگا ہوا تھا اور یہ ٹیرس گھوم کر دوسری طرف جا رہی تھی۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتے اس ٹیرس پر چلتے ہوئے آگے بڑھنے لگے۔ اس ٹیرس سے دور تک پھیلا ہوا جنگل صاف دکھائی دے رہا تھا۔ ہیڈ کوارٹر جزیرے کے اوپر بنا ہوا تھا اور یہ ٹیرس دوسری منزل پر تھی۔ ٹیرس گھوم کر ایک

دروازے پر ختم ہو گئی۔ یہ دروازہ بھی بند تھا۔ ٹائیگر نے دروازے کو دبایا تو یہ بھی کھلتا چلا گیا۔ ظاہر ہے یہاں کسی قسم کا کوئی خطرہ نہ تھا۔ اس لئے کسی دروازے کو اندر سے لاک کرنے کی ضرورت ہی محسوس نہ کی گئی تھی۔ یہ کمرہ نہ تھا بلکہ تنگ سی راہداری تھی۔ وہ آگے بڑھتے چلے گئے اور پھر ایک دروازے کے قریب پہنچ کر وہ رک گئے۔ اندر سے ایسی آوازیں سنائی دے رہی تھیں جیسے بھاری مشینری چل رہی ہو۔ ٹائیگر نے آہستہ سے دروازے کو دبایا تو دروازہ تھوڑا سا کھل گیا۔ ٹائیگر نے سر آگے کر کے جھری میں سے جھانکا اور پھر سر پیچھے کر لیا۔ اسی لمحے اندر سے فون کی گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی۔ پھر کسی نے رسیور اٹھا لیا۔ بولنے والا مارکو تھا اور چونکہ ان کے کانوں میں صرف مارکو کی آواز ہی آ رہی تھی اس لئے جو کچھ مارکو نے کہا تھا انہوں نے سن لیا تو وہ سب بری طرح چونک پڑے کیونکہ مارکو نے جو جواب دیئے تھے اس سے معلوم تھا کہ انہیں کہیں سے چیک کیا گیا ہے۔ ٹائیگر سمجھ گیا کہ جب وہ ٹیرس سے گزر رہے تھے تو انہیں کسی اور سنٹر یا جگہ سے چیک کر لیا گیا ہے۔ لیکن چونکہ وہ ابھی یہاں پہنچے تھے اس لئے اندر موجود مارکو فون کرنے والے کو بتا رہا تھا کہ ایسا ممکن ہی نہیں ہے۔

"ہمیں فل ایکشن کرنا ہو گا۔ یہ مشین روم ہے"...... ٹائیگر نے آہستہ سے اپنے ساتھ موجود جوزف اور جوانا سے کہا اور ان دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

"تم یہیں رکو گے جوزف۔ ورنہ کوئی بھی عقب سے آ سکتا ہے"۔ ٹائیگر نے جوزف سے کہا اور جوزف نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر جیسے ہی رسیور رکھے جانے کی آواز سنائی دی ٹائیگر جس کے ہاتھ میں مشین گن تھی تیزی سے دروازے کو دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا۔ یہ ایک وسیع ہال نما کمرہ تھا جس میں چاروں طرف مشینری تھی۔ ہر بڑی مشین کے سامنے سٹول پر ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا جبکہ کمرے کے درمیان میں ایک بڑی سی میز پر ایک مستطیل شکل کی مشین رکھی ہوئی تھی جس کے سامنے ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ میز پر فون بھی نظر آ رہا تھا۔

"خبردار"...... ٹائیگر نے چیخ کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی مشین گن نے گولیاں اگلنا شروع کر دیں۔ جوانا نے بھی اپنی مشین گن کا ٹریگر دبا دیا اور چند ہی لمحوں بعد وہاں موجود چھ آدمی بھی ہلاک ہو چکے تھے اور وہاں موجود تمام چھوٹی بڑی مشینری بھی پرزوں کی صورت میں کمرے میں بکھر چکی تھی۔ یوں دکھائی دینے لگا تھا جیسے یہ کمرہ صدیوں کا کباڑ خانہ ہو۔ ٹائیگر نے ٹریگر پر سے ہاتھ ہٹایا اور آگے بڑھ کر اس نے اس کمرے کے آخری کونوں کو چیک کرنا شروع کر دیا۔ اسے خدشہ تھا کہ کہیں اس میں سے کسی اور کمرے کا راستہ نہ ہو یا کوئی دوسرا کمرہ بھی نہ ہو۔ چند لمحوں کی کوشش کے بعد وہ ایک اور دروازہ تلاش کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ ابھی وہ دروازہ کھولنے ہی والا تھا کہ بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ کمرے کے باہر سے مشین پسٹل چلنے اور

کربناک انسانی چیخ سنائی دی تھی۔ جوانا اور ٹائیگر دونوں تیزی سے دوڑتے ہوئے کمرے سے باہر گئے تو وہاں بیرونی دروازے کے قریب ہی ایک آدمی کی لاش پڑی ہوئی تھی۔ اسے جوزف نے گولی ماری تھی۔

"اس کے ساتھ ایک اور آدمی بھی تھا جو واپس بھاگ گیا ہے"۔ جوزف نے کہا۔

"تم اندر سے دروازہ بند کر دو۔ اس مشین روم کے اندر ایک اور کمرہ ہے۔ اس سے ہم آگے بڑھیں گے۔ ورنہ تو واپس وہیں پہنچ جائیں گے جہاں سے چلے تھے"...... ٹائیگر نے کہا تو جوزف نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے آگے بڑھ کر دروازہ اندر سے لاک کر دیا تاکہ باہر سے کوئی اندر نہ آسکے اور پھر وہ تینوں ہی تیزی سے دوبارہ مشین روم میں داخل ہوئے اور اس دروازے کی طرف بڑھ گئے جسے ٹائیگر پہلے ہی چیک کر چکا تھا۔ اس دروازے کی دوسری طرف بھی ایک بند راہداری تھی جو گھوم کر آگے چلی گئی تھی۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے لیکن جیسے ہی وہ راہداری میں گھوم کر آگے بڑھے تینوں ہی یکلخت ٹھٹھک کر رک گئے کیونکہ آگے ایک دروازہ تھا جو کھلا ہوا تھا اور دروازے کی دوسری طرف ایک کمرہ تھا جس کا صرف ایک حصہ انہیں نظر آرہا تھا لیکن وہاں خاموشی تھی۔ یوں لگتا تھا کہ یہ کمرہ بھی خالی ہے۔ وہاں کوئی آدمی موجود نہیں ہے۔ ٹائیگر آگے بڑھا اور چند لمحے دروازے کے قریب رک کر سن گن لینے کے بعد اس نے

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

مڑ کر جوزف اور جوانا کو آگے آنے کا اشارہ کیا اور پھر وہ تینوں ہی یکے بعد دیگرے تیزی سے اندر داخل ہوئے ہی تھے کہ یکلخت تیز فائرنگ کی آوازوں سے ماحول گونج اٹھا اور اس کے ساتھ ہی ٹائیگر کے حلق سے ایک کربناک چیخ نکلی اور وہ ایک دھماکے سے فرش پر گرا تھا کہ کمرے میں یکلخت زلزلہ سا آگیا۔ جوزف اور جوانا یکلخت بھوکے عقابوں کی طرح اڑتے ہوئے ان دو آدمیوں پر جا پڑے تھے جو سائیڈ دیوار سے لگے کھڑے تھے اور جن کی فائرنگ سے ٹائیگر کربناک چیخ مار کر نیچے گرا تھا۔ جوزف اور جوانا چونکہ چند لمحے بعد کمرے میں داخل ہوئے تھے اس لئے وہ فائرنگ کی زد میں آنے سے بچ گئے تھے۔ پلک جھپکنے کے عرصے میں ہی وہ دونوں آدمی چیختے ہوئے کسی تیز رفتار گیند کی طرح سامنے والی دیوار سے ایک دھماکے سے ٹکرائے اور پھر مردہ چھپکلیوں کی طرح نیچے گر کر ساکت ہو گئے۔ جوزف اور جوانا ان دونوں کو اچھال کر تیزی سے مڑے اور اس کے ساتھ ہی وہ فرش پر پڑے ٹائیگر پر جھکے لیکن دوسرے لمحے ان دونوں کے جسموں کو ایک زوردار جھٹکا لگا اور ان کی آنکھیں خوف سے پھیلتی چلی گئیں۔

براؤن اپنے آفس میں بیٹھا ایک بار پھر ٹی وی دیکھنے میں مصروف تھا۔ چیف سے بات ہونے کے بعد راکی کی دی ہوئی اطلاع کہ تین آدمیوں کو فور فور میں دیکھا گیا ہے کو اس نے اس کا وہم سمجھ لیا تھا۔ گو اس نے شیراڈ کو چیکنگ کے لئے بھیجا تھا لیکن شیراڈ ابھی واپس نہ آیا تھا حالانکہ اسے گئے ہوئے کافی دیر ہو گئی تھی۔ وہ یہی سمجھ کر مطمئن رہا کہ شیراڈ کو پورے ہیڈ کوارٹر کو چیک کرنے میں بہرحال کافی وقت لگ جائے گا۔ اس کی نظریں ٹی وی پر جمی ہوئی تھیں کہ اچانک اس کے کانوں میں دروازے کے باہر سے کسی کے دوڑتے ہوئے قدموں کی آواز سنائی دی تو وہ بے اختیار چونک کر دروازے کی طرف دیکھنے لگا۔ دوسرے لمحے دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور جو شخص اچھل کر اندر داخل ہوا وہ شیراڈ کا ساتھی ہیری تھا لیکن ہیری کے پیچھے جو آدمی تھا اسے دیکھ کر براؤن بے اختیار اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

بجلی کی سی تیزی سے جیب سے مشین پسٹل نکالا ہی تھا کہ اس کی میز کے قریب کھڑا ہیری یکلخت کسی گیند کی طرح اچھل کر میز کے اوپر سے ہوتا ہوا براہ راست براؤن سے آٹکرایا اور وہ دونوں ہی ریوالونگ کرسی کے گھومنے سے ایک دوسرے سے لپٹے ہوئے نیچے گرے اور براؤن نے اپنے اوپر پڑے ہوئے ہیری کو سائیڈ پر اچھالنے کی کوشش کی اور کچھ دیر کی جدوجہد کے بعد وہ ایسا کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے اٹھا ہی تھا کہ اچانک اسے یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے اس کی گردن کو کسی آہنی شکنجے میں جکڑ دیا ہو اور اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے بے اختیار ایک گھٹی گھٹی سی چیخ نکلی اور پھر اس کے ذہن پر جیسے کسی نے گہرے سیاہ رنگ کا کمبل ڈال دیا ہو۔ پھر یہ سیاہ کمبل آہستہ آہستہ سرکنے لگا اور پھر جیسے ہی اس کا شعور جاگا تو وہ یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ وہ اپنے آفس کی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا لیکن اس کے جسم کو کرسی کے ساتھ رسی سے باندھ دیا گیا تھا لیکن کمرہ خالی تھا۔ اس میں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ اس نے نظریں نیچے قالین پر ڈالیں تو وہ بے اختیار چونک پڑا کیونکہ اس کے قدموں میں ہیری کی لاش پڑی ہوئی تھی۔ وہ پہلو کے بل پڑا ہوا تھا لیکن اس کا چہرہ اوپر کی طرف مڑا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر موت کے بعد بھی شدید ترین تکلیف کے تاثرات موجود تھے۔ البتہ آنکھیں بے نور تھیں۔ اس کی گردن جس انداز میں مڑی ہوئی تھی اسے دیکھ کر ہی براؤن سمجھ گیا کہ اس کی گردن توڑ دی گئی ہے۔ براؤن نے ایک طویل سانس لیا اور پھر

اپنی رسیوں کو چیک کرنا شروع کر دیا۔ جو آدمی ہیری کے پیچھے اندر داخل ہوا تھا اسے دیکھ کر ہی وہ سمجھ گیا تھا کہ راکی کی اطلاع درست تھی۔ لیکن اسے یہ سمجھ نہ آرہی تھی کہ چیف نے پھر کیوں غلط بیانی کی تھی۔ یہ سب سوچنے کے بعد جب اسے اپنے کسی سوال کا جواب نہ ملا تو اس نے ان خیالات کو جھٹک دیا۔ سب سے پہلے وہ ان رسیوں سے نجات حاصل کرنا چاہتا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اسے باندھنے والے کسی بھی وقت آسکتے ہیں۔ اب وہ نجانے اسے باندھ کر کیوں چھوڑ گئے ہیں جبکہ وہ ہیری کی طرح اس کی گردن بھی آسانی سے توڑ سکتے تھے۔ اسے زندہ رکھنے اور کرسی پر باندھنے کا مطلب تو یہ تھا کہ وہ اس سے معلومات حاصل کرنا چاہتے تھے اور پھر جیسے بجلی کا کوندا آسمان پر لپکتا ہے اس طرح اس کے ذہن میں جھماکا ہوا۔ اسے معلوم تھا کہ یہ گروپ شوگرانی سائنسدان چیانگ کے اغوا شدہ بیٹے کی تلاش میں یہاں آیا ہے اور یہ بات صرف اسے معلوم تھی کہ شوکائی کہاں ہے کیونکہ شوکائی کو اغوا کے بعد یہاں نہ لایا گیا تھا بلکہ چیف کے حکم پر وہ خود یہاں سے لوپاک گیا تھا اور اس نے وہیں سے وہ تابوت سانگر کے آدمیوں سے وصول کیا تھا جس میں وہ لڑکا بے ہوشی کے عالم میں موجود تھا لیکن اس کا میک اپ ایسا کیا گیا تھا کہ وہ مردہ نظر آتا تھا اور یہ کہہ کر اسے یہاں لایا گیا تھا کہ وہ لوپاکی ہے اور اس کو یہاں لوپاک میں ہی دفن ہونا ہے۔ چیف نے اسے کہا تھا کہ اس تابوت کو لوپاک کی قدیم کالونی جسے سرہی کالونی کہا جاتا تھا، کی کوٹھی

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

نمبر آٹھ میں پہنچانا تھا۔ وہاں ایک بوڑھا آدمی ڈاکٹر اینڈریو اسے وصول کرے گا اور وہ خود وہاں سے واپس آجائے گا لیکن ہوا یہ کہ جب براؤن تابوت لے کر سرہی کالونی کی کوٹھی نمبر آٹھ میں پہنچا تو وہاں پہلے سے پولیس اور دوسرے افراد موجود تھے۔ براؤن کو پتہ چلا کہ بوڑھے ڈاکٹر اینڈریو کو رات کسی نے گولی مار کر ہلاک کر دیا ہے جس پر براؤن اپنی سٹیشن ویگن جس میں تابوت موجود تھا لے کر واپس آگیا۔ اب وہ پریشان تھا کہ اسے کہاں پہنچائے۔ اس نے سوچا کہ وہ فون کر کے چیف سے بات کرے۔ چنانچہ ایک فون بوتھ سے اس نے ایسا ہی کیا تو چیف نے اسے کہا کہ وہ اسے بندرگاہ پر ایک کلب جس کا نام نائٹ سی کلب ہے کے جنرل مینجر رالف کو پہنچا دے۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا اور پھر واپس آگیا تھا۔ اس کے بعد اس کا رابطہ نہ رالف سے ہوا تھا اور نہ ہی وہ یہاں سے پھر لوپاک گیا تھا۔ ابھی وہ بیٹھا یہی سب کچھ سوچ رہا تھا کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور وہی آدمی اندر داخل ہوا جس نے اس پر حملہ کیا تھا۔

"تمہیں ہوش آگیا براؤن"...... آنے والے نے سرد لہجے میں کہا۔

"تمہیں میرا نام کیسے معلوم ہوا اور تم یہاں آزادی سے کیسے گھوم پھر رہے ہو"...... براؤن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسے واقعی بے حد حیرت تھی کہ یہاں ہر طرف انتہائی حساس سائنسی آلات نصب ہیں جو اجنبی افراد کو بے ہوش کر دیتے ہیں لیکن یہ آدمی اس طرح یہاں گھوم پھر رہا ہے جیسے وہ ان کا ہی ساتھی ہو اور اس کے

بارے میں باقاعدہ پہلے سے آلات میں فیڈنگ موجود ہو۔

"یہاں کا مشین روم تباہ کر دیا گیا ہے۔ مارک اور اس کے سب ساتھیوں کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور یہ بھی سن لو کہ تمہارا چیف گریٹ مین بھی ہلاک ہو چکا ہے"...... آنے والے نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے سپاٹ لہجے میں کہا تو براؤن بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں تربیت یافتہ آدمی ہوں اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ تم ایسی بات کر کے میرا حوصلہ توڑنے کی کوشش کر رہے ہو۔ میں نے خود ایسے کھیل بے شمار بار کھیلے ہیں"...... براؤن نے کہا۔ اس کے ذہن میں واقعی یہی خیال آیا تھا کیونکہ جو کچھ یہ اجنبی بتا رہا تھا وہ ناقابل یقین تھا۔ ایسا ہونا ممکن ہی نہیں تھا۔

"تمہاری مرضی۔ نہ یقین کرو تم۔ اس سے میری صحت پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ ویسے تمہاری سہولت کے لئے بتا دوں کہ میرا نام علی عمران ہے اور میرا تعلق پاکیشیا سے ہے۔ میرا ایک ساتھی شدید زخمی ہو گیا ہے۔ مجھے اس کی اطلاع اس وقت ملی جب میں تمہیں اس کرسی پر باندھ چکا تھا اس لئے میں اپنے ساتھی کو چیک کرنے چلا گیا۔ اس کی حالت واقعی بے حد خراب تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے کرم کر دیا۔ یہاں ایک میڈیکل باکس مل گیا جس کی مدد سے میں نے اس کا آپریشن کر کے گولیاں نکال دیں اور اس کی جان بچ گئی۔ اب اس کی حالت بہتر ہوئی ہے تو میں یہاں آیا ہوں"...... اس آدمی جس نے اپنا نام علی عمران بتایا تھا نے سادہ سے لہجے میں خود ہی تفصیل بتاتے ہوئے

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

کہا۔

"میری سمجھ میں یہ بات نہیں آ رہی کہ تم یہاں اس طرح اطمینان سے کیوں بیٹھے ہوئے ہو۔ آخر یہاں کیا ہو رہا ہے"...... براؤن نے اس بار انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا کیونکہ اسے اچانک خیال آیا تھا کہ یہ شخص جس طرح مطمئن نظر آ رہا تھا۔ ایسا ہونا تو نہیں چاہئے تھا۔ اس لئے اس نے یہ بات کر دی تھی۔

"براؤن۔ میری تمہارے چیف سے تفصیلی بات چیت ہوئی ہے۔ اس نے مجھے بتایا ہے کہ مغوی شوکائی کو تم نے لوپاک میں وصول کیا تھا۔ اسے ایک تابوت میں ڈالا گیا تھا۔ اسے مردہ ظاہر کیا گیا تھا جبکہ وہ صرف بے ہوش تھا۔ شوکائی کو رکھنے کے لئے سرسی کالونی کی کوٹھی نمبر آٹھ میں رہنے والے بوڑھے ڈاکٹر اینڈریو کا انتخاب کیا گیا تھا کیونکہ ڈاکٹر اینڈریو کو ایسے معاملات کا ماہر سمجھا جاتا تھا لیکن جب تم ڈاکٹر اینڈریو تک پہنچے تو وہاں پولیس وغیرہ موجود تھی اور ڈاکٹر اینڈریو کو رات کسی نے گولی مار کر ہلاک کر دیا تھا۔ بہرحال تم نے گریٹ مین کو فون کر کے بتایا تو اس نے تابوت کو نائٹ سی کلب کے مالک اور مینجر رالف کے سپرد کرنے کا حکم دے دیا اور پھر تم تابوت کو رالف کے حوالے کر کے یہاں واپس آ گئے۔ کیا یہ بات درست ہے"...... اس شخص نے کہا تو براؤن واقعی اس کی باتیں سن کر حیران رہ گیا کیونکہ جتنی تفصیل اس آدمی نے بتائی تھی اتنی تفصیل سوائے براؤن اور چیف کے اور کسی سے معلوم نہ کر سکتا تھا

سے تو اس کی بات اب ہو رہی تھی لیکن اسے اس بات پر یقین نہ آ رہا تھا کہ چیف اسے یہ تفصیل بتا سکتا ہے۔ اس لئے اسے حیرت ہو رہی تھی کہ آخر اس آدمی نے یہ تفصیل کہاں سے معلوم کی ہو گی۔

"یہ، یہ سب تمہیں کیسے معلوم ہوا ہے"...... براؤن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے تمہیں بتایا تو ہے کہ یہ سب کچھ مجھے تمہارے چیف گریٹ مین نے بتایا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"میں تمہاری یہ بات تسلیم ہی نہیں کر سکتا۔ یہ کسی طرح ممکن ہی نہیں ہے"...... براؤن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ ویسے اسے پورا یقین تھا کہ یہ سب کچھ بلف ہے۔

"میں تم سے صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب تم نے شوکائی کو نائٹ سی کلب کے مالک رالف کے حوالے کیا تھا تو اس وقت کیا واقعی شوکائی زندہ تھا یا نہیں"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے سرد لہجے سے ہی براؤن کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم میں سردی کی تیز لہر سی دوڑتی چلی گئی۔

"ظاہر ہے زندہ ہونا چاہئے ورنہ ہم نے اس کی لاش کا کیا کرنا ہے"۔ براؤن نے بے ساختہ اور نہ چاہتے ہوئے بھی جواب دیا۔

"کیا تم نے تابوت کھول کر چیک کیا تھا"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں، میں نے اسے نہ کھولا تھا اور نہ ہی چیک کیا تھا"۔ براؤن نے جواب دیا۔

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

"نائٹ سی کلب لوپاک میں کہاں موجود ہے"...... عمران نے کہا۔

"بندرگاہ پر مشہور کلب ہے"...... براؤن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم نے اس کے بعد کبھی رالف سے رابطہ کیا ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"نہیں میرا اس سے کوئی رابطہ کیسے ہو سکتا ہے۔ جو رابطہ ہو گا چیف کا ہی ہو گا"...... براؤن نے جواب دیا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک قوی ہیکل حبشی اندر داخل ہوا۔

"کیا رزلٹ رہا جوانا"...... عمران نے اس قوی ہیکل حبشی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہیڈ کوارٹر سے باہر ایک درخت پر باقاعدہ کیبن بنا ہوا تھا جس پر اینٹی ایئر کرافٹ گنیں اور چاروں اطراف میں انتہائی طاقتور دوربینیں نصب تھیں اور وہاں پانچ افراد موجود تھے۔ جوزف ان کی نظروں میں آئے بغیر اس کیبن پر پہنچ گیا اور پھر ان پانچوں افراد کو بھی ہلاک کر دیا گیا ہے۔ البتہ اینٹی ایئر کرافٹ گنیں اور دوربینیں وہاں موجود ہیں۔ اب مزید کیا حکم ہے"...... آنے والے نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"انہیں وہیں رہنے دو۔ جوزف کے ساتھ مل کر پورے ہیڈ کوارٹر کا راؤنڈ لگاؤ۔ یہاں اس براؤن کے علاوہ اور کوئی آدمی زندہ نہیں رہنا چاہئے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹائیگر کی کیا پوزیشن ہے"...... عمران نے کہا۔

"وہ اوکے ہے"...... جوانا نے مڑتے ہوئے رک کر جواب دیا اور عمران کے اثبات میں سر ہلانے پر وہ مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔

"کیا، کیا واقعی تم نے جزیرے پر کنٹرول حاصل کر لیا ہے۔ کیا واقعی"...... براؤن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ جس طرح یہ حبشی اندر آیا تھا اور اس نے راگی کے بارے میں جس انداز میں جواب دیا تھا اس سے تو یہی ظاہر ہوتا تھا کہ یہ لوگ جو کچھ کہہ رہے ہیں وہ سچ ہے۔

"چھوڑو۔ یہ تمہارا دردسر نہیں ہے۔ تمہیں نائٹ سی کلب کا فون نمبر معلوم ہے"...... عمران نے بڑے بے نیازانہ لہجے میں کہا۔

"نہیں، جب میرا رابطہ ہی نہیں ہے تو پھر مجھے کیسے معلوم ہو سکتا ہے۔ چیف کو معلوم ہو گا"...... براؤن نے کہا۔

"تمہارے چیف کو بھی معلوم نہیں تھا اور دلچسپ بات یہ ہے کہ لوپاک کی انکوائری کو بھی اس فون نمبر کا علم نہیں ہے حتیٰ کہ نائٹ سی کلب کا نام بھی انہوں نے پہلی بار سنا ہے"...... اس آدمی عمران نے کہا تو براؤن بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے ذہن میں حیرت کی شدت سے جھماکے سے ہونے لگے۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ اتنا بڑا کلب تھا۔ وہ کہاں غائب ہو سکتا ہے"...... براؤن نے بے ساختہ جواب دیا۔

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

"تم نے اس پر موجود بورڈ پڑھا تھا جس پر کلب کا نام لکھا ہوا تھا"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ بورڈ نہیں بلکہ بہت بڑا نیون سائن تھا جو مسلسل جل بجھ رہا تھا"...... براؤن نے جواب دیا۔

"کتنی منزلہ تھا"...... عمران نے پوچھا۔

"دو منزلہ"...... براؤن نے جواب دیا۔

"اس کا بیرونی منظر بتاؤ"...... عمران نے کہا تو براؤن نے تفصیل بتا دی۔

"اوکے۔ اب میں اسے ڈھونڈ لوں گا۔ تم نے چونکہ تعاون کیا ہے اس لئے میں تمہیں زندہ چھوڑ کر جا رہا ہوں لیکن تمہیں رسیوں سے آزادی خود حاصل کرنا ہو گی اور یہ بھی بتا دوں کہ مجھے معلوم ہے کہ یہاں ہیڈ کوارٹر میں انتہائی حساس اور خوفناک اسلحہ کا بہت بڑا ذخیرہ موجود ہے اور ہم اس جزیرے میں وائرلیس چارجڈ بم لگا کر جائیں گے اور پھر اس پورے جزیرے کو تباہ کر دیا جائے گا۔ اگر تم اس سے پہلے یہاں سے نکل گئے تو تمہاری خوش قسمتی ہو گی ورنہ تمہیں بھی یہیں مرنا ہو گا"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"رک جاؤ۔ پلیز ایسا مت کرو۔ مجھے رہا کر دو"...... براؤن نے چیختے ہوئے کہا۔ اس کے ذہن پر اس عمران کی بات سن کر موت کی سیاہ پرچھائیاں سی چھانے لگ گئی تھیں۔

"ایک صورت ہے براؤن کہ تم اس نائٹ کلب کا اصل نام بتا دو"...... عمران نے مڑ کر انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"وہ، وہ نائٹ سی کلب ہی اس کا نام تھا۔ میں سچ کہہ رہا ہوں"...... براؤن نے چیخ کر کہا ویسے وہ واقعی سچ کہہ رہا تھا کیونکہ اس نے اس دو منزلہ عمارت پر ایک نیون سائن بھی اسی نام کا دیکھا تھا۔ یہ اور بات ہے کہ وہ شاید زندگی میں پہلی بار اس میں داخل ہوا تھا۔

"سوری براؤن۔ اس نام کا کوئی کلب لوپاک میں نہ پہلے کبھی تھا اور نہ ہی اب ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو براؤن بے اختیار چونک پڑا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا ہے۔ میں نے خود وہ نیون سائن پڑھا ہے"۔ براؤن نے اس بار لاشعوری طور پر قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں نے صرف انکوائری سے ہی معلوم نہیں کیا بلکہ لوپاک کے چیف پولیس کمشنر آفس سے بھی معلوم کیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ لوپاک کے مین پوسٹ آفس سے بھی معلوم کیا ہے اور سب نے ہی اس نام کے کسی کلب کی موجودگی سے صاف انکار کر دیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ میں نے یہاں کے سب سے قدیم ہوٹل سی ویو کے مینجر سے بھی پوچھا ہے۔ یہ مینجر گذشتہ بیس سالوں سے لوپاک کے ہوٹلوں اور کلبوں میں کام کرتا رہا ہے۔ اس نے بھی اس نام کے کلب کی موجودگی سے انکار کیا ہے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو براؤن کے ذہن میں حیرت کی شدت سے دھماکے سے ہونے لگے۔

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

"یہ۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ ایسا تو ممکن ہی نہیں ہو سکتا"۔ براؤن نے اونچی آواز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ باقاعدہ ڈاج دیا گیا ہے۔ تمہارے وہاں پہنچنے سے پہلے نائٹ سی کلب کا نیون سائن لگا دیا گیا اور پھر تمہارے واپس جانے کے بعد اسے اتار لیا گیا تاکہ اگر تم غداری بھی کرو تو نائٹ سی کلب ہی بتا سکو جس کا سرے سے کوئی وجود ہی نہیں ہے"۔ عمران نے جواب دیا۔

"لیکن چیف کو تو بہرحال اس کا اصل نام معلوم ہوگا ورنہ چیف مجھے وہاں کیوں بھیجتا"...... براؤن نے کہا۔

"ہاں، تمہاری یہ بات وضاحت طلب ہے"...... عمران نے سامنے رکھی ہوئی کرسی پر دوبارہ بیٹھتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیسی وضاحت"...... براؤن نے حیران ہو کر کہا۔

"تمہارے چیف گریٹ مین نے جس حالت میں مجھے جواب دیئے ہیں اس حالت میں وہ کسی بھی طرح جھوٹ نہیں بول سکتا تھا اور شاید تمہارے لئے بھی یہ انکشاف ہو کہ سانگر کا اصل چیف گریٹ مین نہیں تھا بلکہ اصل چیف سرسی کالونی کوٹھی نمبر آٹھ میں رہنے والا ڈاکٹر اینڈریو تھا۔ اس کے بارے میں صرف گریٹ مین کو علم تھا۔ گریٹ مین اسے سپر چیف کہتا تھا۔ سانگر کا تمام جال ڈاکٹر اینڈریو کا پھیلایا ہوا تھا۔ راقہ جزیرے پر ہیڈ کوارٹر اور داجل جزیرے میں تمام حفاظتی انتظامات اور سانگر مافیا کا منشیات کی سمگلنگ پر کنٹرول ان

سب کا اصل سربراہ ڈاکٹر اینڈریو تھا لیکن اس کی اصل حیثیت کا علم صرف گریٹ مین کو ہی تھا اور ڈاکٹر اینڈریو سب کچھ گریٹ مین کے ذریعے ہی کراتا تھا۔ شوگرانی سائنسدان کے بیٹے شوکائی کے اغوا کا کیس گو جان وکٹر نے گریٹ مین کو دیا تھا لیکن گریٹ مین نے یہ کیس ڈاکٹر اینڈریو سے اجازت لینے کے بعد ہی لیا تھا۔ پھر ڈاکٹر اینڈریو نے اس سارے کھیل کا سیٹ اپ تیار کیا اور یہ بات بھی ڈاکٹر اینڈریو نے ہی گریٹ مین کو بتائی تھی کہ وہ اپنے کسی آدمی کے ذریعے تابوت جس میں شوکائی تھا اس کی کوٹھی پر بھجوا دے تاکہ وہ اسے نائٹ سی کلب کے جنرل مینجر رالف تک پہنچا دے۔ اس نے گریٹ مین کو بتایا تھا کہ شوکائی نائٹ سی کلب میں بحفاظت رہے گا اور کسی کو شک بھی نہ پڑے گا کہ وہ وہاں بھی ہو سکتا ہے۔ چنانچہ گریٹ مین نے اس کے حکم کی تعمیل کی اور تمہیں یہ ذمہ داری سونپی۔ اس لئے کہ تم بہرحال تربیت یافتہ ہو لیکن جب تم نے اسے فون پر ڈاکٹر اینڈریو کی ہلاکت کی خبر دی تو گریٹ مین کا دل مسرت سے بھر گیا کیونکہ اب وہ ڈمی چیف نہیں بلکہ سانگر کا اصل چیف بن گیا تھا۔ کسی کو یہ معلوم ہی نہ ہو سکتا تھا کہ اصل چیف ہلاک ہو گیا ہے۔ نجانے کس نے اور کیوں ڈاکٹر اینڈریو کو ہلاک کر دیا تھا۔ بہرحال اس نے ڈاکٹر اینڈریو کی پلاننگ کے مطابق تمہیں تابوت سمیت نائٹ سی کلب بھجوا دیا اور تم وہاں تابوت رالف کے حوالے کر کے واپس آ گئے لیکن جب میں نے گریٹ مین سے اس رالف کا فون

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

نمبر معلوم کیا تو مجھے یہ سن کر بے حد حیرت ہوئی کہ اسے رالف کا فون نمبر بھی معلوم نہ تھا اور نہ ہی اس نے کبھی اس سے ملاقات کی تھی۔ اسے صرف نائٹ سی کلب اور رالف کے نام کا علم تھا اور میں نے تمہیں پہلے ہی بتایا ہے کہ گریٹ مین جس حالت میں جواب دے رہا تھا اس حالت میں وہ جھوٹ بول ہی نہ سکتا تھا۔ اس لئے میں نے یہی سمجھا کہ اسے واقعی معلوم نہیں ہو گا۔ لیکن ظاہر ہے کلب کوئی عام عمارت نہ تھی اس لئے میں نے سوچا کہ میں خود معلوم کر لوں گا چنانچہ میں نے اسے ہلاک کر دیا لیکن اس کی ہلاکت کے بعد جب میں نے اس نائٹ سی کلب کے بارے میں معلومات فون پر حاصل کرنا چاہیں تو مجھے ہر طرف سے ناکامی ہوئی۔ گریٹ مین نے چونکہ تمہارا نام بتایا تھا کہ تم نے تابوت وہاں پہنچایا تھا اس لئے میں نے سوچا کہ تم سے معلوم کروں لیکن تم بھی کچھ نہیں جانتے"...... عمران نے سپاٹ لہجے میں پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ، یہ تو واقعی عجیب بات ہے۔ لیکن ایسا کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔ میں نے خود وہاں اس نام کا نیون سائن دیکھا تھا"...... براؤن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسے واقعی اس بات پر یقین نہ آ رہا تھا۔

"اب مجھے احساس ہو رہا ہے کہ ڈاکٹر اینڈریو واقعی بے مثال ذہانت کا مالک تھا۔ اسے معلوم تھا کہ شوگرانی ایجنٹ شوکائی کی برآمدگی کی کوشش کریں گے۔ اس لئے اس نے شوکائی کی واپسی کا راستہ روکنے کے لئے عجیب شاطرانہ ذہانت سے کام لیا ہے۔ کس نے

کسی بھی عام سی عمارت پر نائٹ سی کلب کا نیون سائن لگوایا۔ اگر وہ زندہ رہتا تو وہ بھی تمہیں تابوت سمیت نائٹ سی کلب رالف کے پاس بھجواتا اور یہی بات اس نے گریٹ مین سے کر رکھی تھی اور جب تم وہاں تابوت پہنچا کر واپس چلے گئے تو یہ نیون سائن اتار لیا گیا۔ اس طرح نائٹ سی کلب ہمیشہ کے لئے غائب ہو گیا۔ زیادہ سے زیادہ تم سے پوچھا جاتا تو تم اسی کلب کا نام لیتے اور اگر گریٹ مین بھی کچھ بتانا چاہتا تو وہ بھی یہی کچھ بتا سکتا تھا"...... عمران نے کہا۔

"اوہ، اوہ حیرت انگیز۔ انتہائی حیرت انگیز۔ میں تو ایسا سوچ بھی نہ سکتا تھا"...... براؤن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اب تم بتاؤ کہ تمہیں ہلاک کر دیا جائے یا تم زندہ رہنا چاہتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"م، میں۔ میں زندہ رہنا چاہتا ہوں۔ مجھے مت مارو"...... براؤن نے بے اختیار چیخ کر کہا۔

"تو اس کی ایک صورت ہو سکتی ہے کہ تم ہمارے ساتھ مکمل تعاون کرو"...... اس آدمی عمران نے کہا۔

"میں ہر تعاون کروں گا۔ ویسے بھی سانگر ختم ہو گئی ہے۔ اب مجھے اس سے کیا ملنا ہے"...... براؤن نے کہا۔

"سوچ لو۔ اگر تم نے کوئی چالاکی دکھانے کی کوشش کی تو پھر تمہارا انجام انتہائی عبرتناک بھی ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"م، میں۔ میں تعاون کروں گا۔ تم یقین رکھو۔ میں تعاون کروں

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

گا"...... براؤن نے جلدی جلدی بولتے ہوئے کہا۔

"تمہارا تعاون یہ ہو گا کہ تم ہمارے ساتھ شہر میں گھومو اور اس عمارت کی نشاندہی کرو"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ میں یہ کام آسانی سے کر سکتا ہوں"...... براؤن نے کہا۔

"اوکے"...... عمران نے کہا اور آگے بڑھ کر وہ براؤن کے قریب آ گیا۔ براؤن نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیا کیونکہ اسے یقین آ گیا تھا کہ وہ اس کی رسیاں کھولنے والا ہے لیکن دوسرے لمحے اسے اس آدمی عمران کا بازو گھومتا نظر آیا اور اس کے ساتھ ہی اس کی کنپٹی پر جیسے قیامت ٹوٹ پڑی۔ اس کے ذہن پر یکلخت سیاہ پردہ سا پھیلتا چلا گیا۔ شاید موت کا پردہ تھا۔

عمران کے چہرے پر سنجیدگی کے ساتھ ساتھ غور و فکر کے آثار واضح طور پر نمایاں تھے۔ وہ اس وقت جوانا کے ساتھ لوپاک کی ایک رہائش گاہ میں موجود تھے۔ یہ رہائش گاہ جس میں ایک نئی کار بھی موجود تھی اس نے ایک پراپرٹی ایجنٹ کے ذریعے کیش سیکورٹی دے کر حاصل کی تھی۔ راتھ جزیرے سے وہ راتھ سے ہی حاصل کردہ لانچ کے ذریعے آسانی سے لوپاک پہنچ گئے تھے۔ ٹائیگر شدید زخمی تھا اور اس سے تیز نقل و حرکت نہ ہو سکتی تھی اور عمران اسے یہاں کسی ہسپتال میں داخل نہیں کرانا چاہتا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ سانگر کے جزیرہ راتھ کی اطلاع لامحالہ بلیک شیڈو کے جان وکٹر تک پہنچ جائے گی اور وہ یقیناً کسی بھی تنظیم کے ذریعے یہاں ان کی چیکنگ کرائے گا اور ظاہر ہے ٹائیگر ان کی نظروں میں آ جاتا تو خود ٹائیگر کے لئے اپنی حفاظت کرنا ناممکن ہو جاتا۔ اس لئے اس نے ٹائیگر کو واپس پاکیشیا

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

بھجوا دیا تھا اور اس کی دیکھ بھال اور مدد کے لئے اس نے جوزف کو بھی ساتھ ہی واپس بھجوا دیا تھا اور جوزف کو کہہ دیا تھا کہ وہ ٹائیگر کو سپیشل ہسپتال میں داخل کرا دے۔ ان دونوں کے واپس جانے کے بعد اس کے ساتھ صرف جوانا رہ گیا تھا۔ براؤن کو بھی عمران اپنے ساتھ لوپاک لے آیا تھا تاکہ وہ اس عمارت کی نشاندہی کر سکے جہاں اس نے شوکائی کو پہنچایا تھا اور براؤن نے وہ عمارت بھی ٹریس کر لی تھی۔ عمران کو اس پر یقین آگیا تھا کہ جزیرے میں رسیوں سے بندھے ہوئے براؤن نے عمارت کا جو بیرونی نقشہ بتایا تھا وہ ہو بہو اس عمارت کا تھا لیکن اس عمارت میں ایک ہوسٹل کھلا ہوا تھا اور عمران نے جب اس سلسلے میں مزید انکوائری کی تو اسے بتایا گیا کہ یہ عمارت ڈاکٹر اینڈریو کی ملکیت تھی اور اس کی زندگی میں خالی رہتی تھی۔ کبھی کبھار ڈاکٹر اینڈریو یہاں کوئی فنکشن کرتا تھا لیکن اس کے علاوہ یہ بند اور خالی رہتی تھی۔ ڈاکٹر اینڈریو کی ہلاکت کے بعد اس کی تمام جائیداد اس کی بیٹی جو واشنگٹن میں رہتی تھی کو مل گئی اور اس نے لوپاک آکر اپنے باپ کی ساری جائیدادیں فروخت کر دیں اور واپس واشنگٹن چلی گئی۔ نئے خریدار نے اسے خرید کر سٹوڈنٹ ہوسٹل بنا دیا تھا۔ اس کے باوجود عمران اس عمارت کی پوری چیکنگ کر چکا تھا لیکن اس میں کوئی تہہ خانہ یا کوئی خفیہ کمرہ موجود نہ تھا۔ عمران نے اس کے بعد براؤن کو کچھ رقم دے کر لوپاک سے بھجوا دیا تھا اور براؤن بھی واشنگٹن چلا گیا تھا۔ اب یہاں لوپاک میں عمران اور جوانا رہ گئے تھے۔

عمران اور جوانا نے پورے لوپاک شہر اور اس کے مضافاتی علاقے چھان مارے تھے کہ شاید اس بیرونی منظر کی حامل کوئی اور عمارت بھی ہو لیکن ایسی کوئی عمارت انہیں نظر نہیں آئی۔ عمران نے یہاں کے ایسے بوڑھے لوگوں کو بھی ٹٹولا تھا جن کی ساری زندگی ہوٹلوں اور کلبوں میں گزری تھی لیکن کسی نے آج تک نائٹ سی کلب کا نام تک نہ سنا تھا۔ کلبوں اور ہوٹلوں کے بوڑھے ویٹرز کے ساتھ ساتھ اس نے پولیس ریکارڈ، کارپوریشن ریکارڈ اور نجانے کون کون سے ریکارڈ چیک کرائے تھے لیکن نائٹ سی کلب کا نام و نشان کہیں سے بھی نہ مل سکا تھا اور عمران بیٹھا سوچ رہا تھا کہ اس بار واقعی ناکامی نے اسے گھیر لیا ہے۔ وہ سانگر کا تو خاتمہ کر چکا تھا لیکن اس کا مشن مکمل نہ ہو رہا تھا۔ اسے سرداور کا خیال تھا کہ جب وہ انہیں اپنی ناکامی کے بارے میں بتائے گا تو اس کے بارے میں وہ کیا سوچیں گے۔

”ماسٹر، میرا خیال ہے کہ آپ زندگی میں پہلی بار ناامید ہو گئے ہیں“...... خاموش بیٹھے ہوئے جوانا نے اچانک کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

”ناامید کا لفظ میری لغت میں نہیں ہے جوانا۔ میں تو مسلسل یہ سوچ رہا ہوں کہ ہر مشکل کا کوئی نہ کوئی حل بہرحال ہوتا ہے اور ہر دیوار میں ہی راستہ موجود ہوتا ہے۔ لیکن اس بار نہ ہی وہ حل سامنے آ رہا ہے اور نہ ہی راستہ۔ لیکن بہرحال ایسا ہو گا ضرور“۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

”ماسٹر۔ فرض کریں اگر وہ شوگرانی سائنسدان یہ فارمولا واقعی مجرموں کے حوالے کرنا چاہیں تو کس کے حوالے کریں گے۔ سانگر تو ختم ہو گئی ہے“...... جوانا نے کہا۔

”ظاہر ہے بلیک شیڈو کا چیف اسے وصول کرے گا۔ اسے بھی اطلاع مل چکی ہو گی کہ سانگر ختم ہو چکی ہے۔ ویسے بھی سانگر کے مشن کے پیچھے بلیک شیڈو ہی تھی“...... عمران نے کہا۔

”لیکن فارمولے کے عوض جب اسے شوکائی کو دینا ہو گا تو پھر وہ اسے کہاں سے لے آئے گا ماسٹر“...... جوانا نے کہا۔

”ظاہر ہے وہ نہیں لا سکے گا۔ کیونکہ مجھے یقین ہے کہ جان وکٹر کا لنک گریٹ مین کے ساتھ تھا ڈاکٹر اینڈریو کے ساتھ نہیں تھا“۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ماسٹر، ہمیں واشنگٹن جا کر ڈاکٹر اینڈریو کی بیٹی سے معلوم کرنا چاہئے۔ وہ یہاں سے اپنے باپ کا سامان لے گئی ہو گی۔ شاید اس میں سے کوئی ایسا کلیو مل جائے جس سے ہم شوکائی کو تلاش کر سکیں“...... جوانا نے کہا۔

”یہ کام بھی ہو چکا ہے۔ واشنگٹن میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے فارن ایجنٹ نے میری درخواست پر ڈاکٹر اینڈریو کی بیٹی سے ملاقات کی ہے اور اس نے بتایا کہ ڈاکٹر کا ذاتی سامان سوائے کتابوں کے اور کچھ نہ تھا اور وہ ان کتابوں کو وہیں چھوڑ آئی تھی۔ ویسے بھی ہمیں کتابوں میں سے کیا مل سکتا ہے“...... عمران نے جواب دیا۔

"ماسٹر، ہم نائٹ سی کلب کو ٹریس کرتے رہے ہیں۔ ہمیں اس رالف کو تلاش کرنا چاہئے جس نے شوکائی کو وصول کیا تھا"۔ جوانا نے کہا۔

"یہ کام بھی ہو چکا ہے۔ براؤن سے میں نے رالف کا حلیہ اور قدوقامت کی تفصیل معلوم کر لی تھی۔ اس کے بعد یہاں ایک پارٹی نے اسے تلاش کیا ہے لیکن اس قدوقامت کے ہزاروں نہیں تو سینکڑوں آدمی مل سکتے ہیں لیکن اس حلیے کا کوئی آدمی ٹریس نہیں ہو سکا۔ شاید وہ آدمی میک اپ میں تھا"...... عمران نے جواب دیا تو جوانا نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"پھر تو سوائے اس کے اب اور کیا ہو سکتا ہے ماسٹر کہ ہم واپس چلے جائیں"...... جوانا نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"ابھی تم مجھے ناامید کہہ رہے تھے اور اب خود ناامید ہو چکے ہو"...... عمران نے کہا۔

"اور ہو بھی کیا سکتا ہے ماسٹر"...... جوانا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے جواب دیا۔

"بہت کچھ ہو سکتا ہے"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ گو اس نے یہ بات تو کہہ دی تھی لیکن حقیقت یہی تھی کہ اسے خود بھی کوئی راستہ نظر نہ آ رہا تھا۔ وہ عجیب سی بے چینی محسوس کر رہا تھا۔ ایسی بے چینی جس کا اسے پہلے کبھی تجربہ نہ ہوا تھا۔ شاید بے چینی اس لئے تھی کہ اس سے پہلے کبھی اس کے ساتھ ایسا نہیں ہوا تھا

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

کہ اسے آگے بڑھنے کا ہر راستہ بند ملا ہو۔ اس نے آنکھیں بند کر لیں لیکن جب کوئی بات اس کی سمجھ میں نہ آئی تو اس نے ایک طویل سانس لے کر آنکھیں کھولیں اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"کیا ہوا ماسٹر"...... جوانا نے چونک کر کہا۔

"اماں بی کا کہنا ہے کہ جب انسان اپنی تمام کوششوں میں ناکام ہو جائے تو پھر اسے اللہ تعالیٰ سے رجوع کرنا چاہئے۔ یقیناً راستہ مل جائے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر شے پر قادر ہے۔ صرف انسان بے بس اور مجبور ہے اور میں نے اپنے طور پر تمام کوششیں کر لی ہیں۔ اس لئے اب اماں بی کے مطابق میں اللہ تعالیٰ سے رجوع کرنے جا رہا ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وضو کر لینے کے بعد وہ قالین پر ہی سجدے میں گر گیا اور گڑگڑا کر اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگنے لگا۔ کافی دیر تک وہ سجدے میں پڑا دعائیں مانگتا رہا۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرتا رہا۔ پھر اچانک اسے یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے اس کی بے چینی کو یکلخت سکون اور اطمینان میں بدل دیا ہو اور اس کے ساتھ ہی اس نے سر اٹھایا اور اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر گہرا اطمینان موجود تھا۔ اس نے سلام پھیرے اور اٹھ کر واپس آ کر کرسی پر بیٹھ گیا۔ جوانا خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

"کیا ہوا ماسٹر۔ کوئی راستہ ملا"...... جوانا نے کہا۔

"ہاں۔ اللہ تعالیٰ کا کرم ہو گیا ہے۔ وہ واقعی اپنے [illegible]

رحیم و کریم ہے۔ اس کے سامنے خلوص کے ساتھ دامن پھیلانے والا کبھی خالی ہاتھ نہیں رہتا"...... عمران نے جواب دیا۔

"کیا راستہ ہے"...... جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ابھی مجھے نہیں معلوم۔ لیکن مجھ پر اطمینان و سکون کی بارش ہوئی ہے اور یہی اس بات کی نشانی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میری دعائیں قبول کر لی ہیں۔ انشاء اللہ جلد ہی کوئی نہ کوئی راستہ بھی سامنے آ جائے گا"...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس مائیکل بول رہا ہوں"...... عمران نے اپنے نئے نام اور بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مسٹر مائیکل۔ میں براؤن بول رہا ہوں واشنگٹن سے"۔ دوسری طرف سے براؤن کی آواز سنائی دی تو عمران چونک پڑا۔

"کوئی خاص بات۔ جو فون کیا ہے"...... عمران نے کہا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ چونکہ براؤن یہاں رہ چکا تھا اس لئے اسے یہاں کے فون نمبر معلوم تھے۔

"مسٹر مائیکل۔ آپ نے جس طرح اپنے وعدے کے مطابق مجھے زندہ چھوڑ دیا اور پھر مجھے خاصی بھاری رقم دے کر واشنگٹن بھجوا دیا۔ اس سے میرے دل پر آپ کی عظمت کا نقش بے حد گہرا پڑا ہے۔ میں یہاں واشنگٹن آ کر بھی نائٹ سی کلب اور رالف کے بارے میں مسلسل سوچتا رہا ہوں لیکن کوئی نئی بات سمجھ میں نہ آ رہی تھی لیکن

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

اب سے تھوڑی دیر پہلے اچانک میرے ذہن میں ایک خیال بجلی کے کوندے کی طرح آیا ہے۔ مجھے یاد آ گیا ہے کہ جس رالف نے تابوت مجھ سے حاصل کیا تھا اس کے بائیں ہاتھ کی چھ انگلیاں تھیں۔ یہ بات میرے ذہن سے بالکل ہی نکل گئی تھی اور اس کے ساتھ ساتھ مجھے یہ بھی یاد آ گیا ہے کہ ایک بار چیف گریٹ مین نے مجھے مسرت بھرے لہجے میں بتایا تھا کہ لوپاک کا سب سے خطرناک گینگسٹر سانگر میں شامل ہو گیا ہے اور داجل جزیرے پر مجھ سے ملنے آ رہا ہے۔ میں گریٹ مین کے ساتھ داجل جزیرے پر گیا تھا۔ وہاں یہ گینگسٹر اپنے چار ساتھیوں سمیت آیا تھا۔ اس کا نام سلوان تھا اور مسٹر مائیکل اس سلوان کی بھی بائیں ہاتھ کی چھ انگلیاں تھیں۔ اس کا قد وقامت بھی وہی تھا جو رالف کا تھا البتہ اس کا چہرہ اور خدوخال دوسرے تھے۔ جیسے ہی مجھے یہ خیال آیا تو میں نے سوچا کہ آپ کو اطلاع دے دوں شاید آپ کا کام ہو جائے"...... دوسری طرف سے براؤن نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"اس کا کوئی اور اتا پتہ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"جی نہیں۔ اس سے زیادہ مجھے کچھ معلوم نہیں ہے"...... براؤن نے جواب دیا۔

"بے حد شکریہ براؤن۔ یہ سب کچھ بتا رہا ہے کہ تمہارا ضمیر مردہ نہیں ہوا ابھی زندہ ہے۔ کوشش کر کے جرائم کی دنیا سے نکل جاؤ"...... عمران نے کہا۔

"میں نے بھی یہی سوچا ہے مسٹر مائیکل۔ آپ نے جس انداز میں اپنے وعدے کی پابندی کی ہے اس نے مجھے بے حد متاثر کیا ہے۔ اس لئے میں اب جرائم کے قریب بھی نہیں جاؤں گا"...... براؤن نے کہا۔

"اوکے۔ وش یو گڈ لک"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ اس کی آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی تھی۔

"بلیو مون کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"کارل سے بات کراؤ۔ میں مائیکل بول رہا ہوں۔ لارڈ مائیکل"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ کارل بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ یہ وہی آدمی تھا جس کے ذریعے عمران نے لوپاک میں رالف کے بارے میں انکوائری کرائی تھی اور اسے اس کے عوض بھاری رقم ادا کی تھی۔

"مائیکل بول رہا ہوں لارڈ مائیکل"...... عمران نے کہا۔

"یس لارڈ۔ فرمایئے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہمیں اطلاع ملی ہے کہ یہاں ایک صاحب ہیں سلوان۔ لوپاک کے بڑے آدمی ہیں۔ کیا آپ انہیں جانتے ہیں"...... عمران نے دانستہ سلوان کو گینگسٹر کہنے کی بجائے بڑا آدمی کہا تھا کیونکہ کارل بھی اسی

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

لائن کا آدمی تھا۔

"یس لارڈ مائیکل۔ وہ تو لوپاک کے کنگ ہیں۔ لیکن وہ تو بے حد خفیہ رہتے ہیں۔ آپ تک کیسے ان کے بارے میں اطلاع پہنچ گئی ہے"۔ کارل نے کہا۔

"اوہ۔ پھر تو وہ ہمارے ڈھب کے آدمی ہیں۔ کیا ان سے ملاقات کی کوئی صورت ہو سکتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"سوری لارڈ مائیکل۔ ایسا ممکن ہی نہیں ہے۔ وہ کسی سے نہیں ملتے"...... کارل نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چلو فون پر تو ملاقات ہو سکتی ہو گی"...... عمران نے کہا۔

"ہاں شاید۔ مگر"...... کارل نے قدرے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"دیکھو مسٹر کارل۔ میں نے آپ کو مسٹر رالف کی تلاش کے لئے بھاری رقم دی جبکہ آپ مسٹر رالف کو تلاش نہیں کر سکے۔ اس کے باوجود میں نے آپ سے رقم کی واپسی کا مطالبہ نہیں کیا۔ اس لئے اب آپ صرف سلوان کا فون نمبر بتانے کا کوئی معاوضہ کلیم نہیں کریں گے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے لارڈ فون نمبر نوٹ کر لیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر فون نمبر بتا دیا گیا۔

"کیا اس نمبر پر ان سے براہ راست بات ہو سکتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"ان کی سیکرٹری بات کرے گی۔ اب یہ آپ کی قسمت کہ آپ کی

بات براہ راست کنگ سلوان سے ہو سکتی ہے یا نہیں"...... کارل نے کہا۔

"یہ فون نمبر کہاں نصب ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"یہ کسی کو بھی معلوم نہیں ہے۔ اسی لئے تو میں نے کہا تھا کہ کنگ خفیہ رہتے ہیں۔ صرف ان کا حکم اور نام چلتا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"نمبر واقعی یہی ہے یا نمبر بھی مشکوک ہے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں یہی نمبر ہے۔ اس نمبر پر وہ اپنے آدمیوں سے بات کرتا ہے لیکن صرف اپنے آدمیوں سے ورنہ بات کرنے سے ہی انکار کر دیتا ہے"۔ کارل نے جواب دیتے ہوئے کہا اور اس کے لہجے سے ہی عمران سمجھ گیا کہ وہ سچ بول رہا ہے۔

"اوکے۔ شکریہ"...... عمران نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ٹون آنے پر وہی نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد سخت اور سرد تھا۔

"میں لارڈ مائیکل بول رہا ہوں۔ کنگ سلوان سے بات کراؤ"۔ عمران نے بھی لہجے کو بھاری، سرد اور سخت بناتے ہوئے کہا۔

"تم محض ایک معمولی سے لارڈ ہو گے جبکہ وہ کنگ سلوان ہے۔ سمجھے اور اب فون نہ کرنا۔ چونکہ تم نے پہلی بار فون کیا ہے اس لئے تمہیں صرف وارننگ دی جا رہی ہے ورنہ اب تک کنگ کے جلاد

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

تمہاری گردن تک پہنچ چکے ہوتے"...... دوسری طرف سے انتہائی سخت اور تحقیر آمیز لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"چلو یہ تو طے ہو گیا کہ کنگ سلوان واقعی کوئی آدمی ہے اور یہ فون نمبر بھی اسی کا ہے"...... عمران نے کریڈل دباتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"کیا ہوا ماسٹر۔ کون ہے یہ کنگ سلوان"...... جوانا نے پوچھا جو اب تک خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ چونکہ پہلے براؤن سے اور پھر کارل سے بات کرتے ہوئے عمران نے لاؤڈر کا بٹن پریس نہیں کیا تھا۔

"اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کر دی ہے اور اس نے ایک راستہ دکھا دیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی براؤن کی بتائی ہوئی تفصیل دی۔

"اوہ، واقعی ماسٹر۔ یہ تو کمال ہو گیا ہے ورنہ ہم تو ٹکریں مار کر رہ گئے تھے"...... جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں، اماں بی کا کہنا درست ہے۔ جب انسان اپنی کوششوں میں ناکام ہو جائے تو اسے اللہ تعالیٰ سے رجوع کرنا چاہئے۔ وہ بڑا کارساز ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل کو چھوڑا اور انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"چیف پولیس کمشنر سٹاف آفس سے اسسٹنٹ پولیس کمشنر

لائل بول رہا ہوں"...... عمران نے بھاری اور سخت لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ حکم سر"...... دوسری طرف سے قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔ کیونکہ لوپاک میں اسسٹنٹ پولیس کمشنر اتنا بڑا عہدہ تھا کہ اس کا نام سن کر ہی لوگ خوف کھا جاتے تھے۔

"انتہائی اہم سرکاری معاملہ ہے۔ میں آپ کو ایک نمبر بتا رہا ہوں۔ آپ نے درست طور پر بتانا ہے کہ یہ نمبر کہاں نصب ہے۔ پوری طرح چیک کر کے بتانا کیونکہ یہ اہم ترین سرکاری معاملہ ہے"۔ عمران نے پہلے سے زیادہ بھاری لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ بتائیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے کارل کا بتایا ہوا نمبر دوہرا دیا۔

"یس سر۔ میں چیک کرتی ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"نمبر دوبارہ دوہراؤ"...... عمران نے کہا تو لڑکی نے عمران کا بتایا ہوا نمبر دوہرا دیا۔

"ٹھیک ہے۔ اب انتہائی حاضر دماغی سے اسے چیک کرنا۔ تمہاری معمولی سی غلطی انتہائی بھیانک نتائج نکال سکتی ہے"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

"ہیلو سر"...... تھوڑی دیر بعد لڑکی کی آواز سنائی دی۔

"یس"...... عمران نے جواب دیا۔

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

"سر۔ یہ نمبر کلیولینڈ کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو ایک میں نصب ہے اور ڈاکٹر ہیری کے نام پر ہے"...... لڑکی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھی طرح چیک کر لیا ہے۔ کوئی غلطی نہیں ہونی چاہئے"۔ عمران نے کہا۔

"کوئی غلطی نہیں ہے سر۔ میں نے چار بار چیک کیا ہے"۔ دوسری طرف سے اس بار بااعتماد لہجے میں کہا گیا۔

"اب یہ کہنے کی تو ضرورت نہیں کہ یہ سرکاری راز ہے"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"میں سمجھتی ہوں سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"چلو اٹھو جوانا۔ اب اس سلوان سے بھی دو دو ہاتھ کر لیں"۔ عمران نے کہا تو جوانا اثبات میں سر ہلاتا ہوا ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

سے تو اس کی بات اب ہو رہی تھی لیکن اسے اس بات پر یقین نہ آ رہا تھا کہ چیف اسے یہ تفصیل بتا سکتا ہے۔ اس لئے اسے حیرت ہو رہی تھی کہ آخر اس آدمی نے یہ تفصیل کہاں سے معلوم کی ہو گی۔

"یہ، یہ سب تمہیں کیسے معلوم ہوا ہے"...... براؤن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے تمہیں بتایا تو ہے کہ یہ سب کچھ مجھے تمہارے چیف گریٹ مین نے بتایا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"میں تمہاری یہ بات تسلیم ہی نہیں کر سکتا۔ یہ کسی طرح ممکن ہی نہیں ہے"...... براؤن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ ویسے اسے پورا یقین تھا کہ یہ سب کچھ بلف ہے۔

"میں تم سے صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب تم نے شوکائی کو نائٹ سی کلب کے مالک رالف کے حوالے کیا تھا تو اس وقت کیا واقعی شوکائی زندہ تھا یا نہیں"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے سرد لہجے سے ہی براؤن کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم میں سردی کی تیز لہر سی دوڑتی چلی گئی۔

"ظاہر ہے زندہ ہونا چاہئے ورنہ ہم نے اس کی لاش کا کیا کرنا ہے"۔ براؤن نے بے ساختہ اور نہ چاہتے ہوئے بھی جواب دیا۔

"کیا تم نے تابوت کھول کر چیک کیا تھا"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں، میں نے اسے نہ کھولا تھا اور نہ ہی چیک کیا تھا"۔ براؤن نے جواب دیا۔

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

"نائٹ سی کلب لوپاک میں کہاں موجود ہے"...... عمران نے کہا۔

"بندرگاہ پر مشہور کلب ہے"...... براؤن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم نے اس کے بعد کبھی رالف سے رابطہ کیا ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"نہیں میرا اس سے کوئی رابطہ کیسے ہو سکتا ہے۔ جو رابطہ ہو گا چیف کا ہی ہو گا"...... براؤن نے جواب دیا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک قوی ہیکل حبشی اندر داخل ہوا۔

"کیا رزلٹ رہا جوانا"...... عمران نے اس قوی ہیکل حبشی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہیڈ کوارٹر سے باہر ایک درخت پر باقاعدہ کیبن بنا ہوا تھا جس پر اینٹی ایئر کرافٹ گنیں اور چاروں اطراف میں انتہائی طاقتور دوربینیں نصب تھیں اور وہاں پانچ افراد موجود تھے۔ جوزف ان کی نظروں میں آئے بغیر اس کیبن پر پہنچ گیا اور پھر ان پانچوں افراد کو بھی ہلاک کر دیا گیا ہے۔ البتہ اینٹی ایئر کرافٹ گنیں اور دوربینیں وہاں موجود ہیں۔ اب مزید کیا حکم ہے"...... آنے والے نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"انہیں وہیں رہنے دو۔ جوزف کے ساتھ مل کر پورے ہیڈ کوارٹر کا راؤنڈ لگاؤ۔ یہاں اس براؤن کے علاوہ اور کوئی آدمی زندہ نہیں رہنا چاہئے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹائیگر کی کیا پوزیشن ہے"...... عمران نے کہا۔

"وہ اوکے ہے"...... جوانا نے مڑتے ہوئے رک کر جواب دیا اور عمران کے اثبات میں سر ہلانے پر وہ مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔

"کیا، کیا واقعی تم نے جزیرے پر کنٹرول حاصل کر لیا ہے۔ کیا واقعی"...... براؤن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ جس طرح یہ حبشی اندر آیا تھا اور اس نے راکی کے بارے میں جس انداز میں جواب دیا تھا اس سے تو یہی ظاہر ہوتا تھا کہ یہ لوگ جو کچھ کہہ رہے ہیں وہ سچ ہے۔

"چھوڑو۔ یہ تمہارا دردِ سر نہیں ہے۔ تمہیں نائٹ سی کلب کا فون نمبر معلوم ہے"...... عمران نے بڑے بے نیازانہ لہجے میں کہا۔

"نہیں، جب میرا رابطہ ہی نہیں ہے تو پھر مجھے کیسے معلوم ہو سکتا ہے۔ چیف کو معلوم ہوگا"...... براؤن نے کہا۔

"تمہارے چیف کو بھی معلوم نہیں تھا اور دلچسپ بات یہ ہے کہ لوپاک کی انکوائری کو بھی اس فون نمبر کا علم نہیں ہے حتیٰ کہ نائٹ سی کلب کا نام بھی انہوں نے پہلی بار سنا ہے"...... اس آدمی عمران نے کہا تو براؤن بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے ذہن میں حیرت کی شدت سے دھماکے سے ہونے لگے۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ اتنا بڑا کلب تھا۔ وہ کہاں غائب ہو سکتا ہے"...... براؤن نے بے ساختہ جواب دیا۔

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

"تم نے اس پر موجود بورڈ پڑھا تھا جس پر کلب کا نام لکھا ہوا تھا"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ بورڈ نہیں بلکہ بہت بڑا نیون سائن تھا جو مسلسل جل بجھ رہا تھا"...... براؤن نے جواب دیا۔

"کتنی منزلہ تھا"...... عمران نے پوچھا۔

"دو منزلہ"...... براؤن نے جواب دیا۔

"اس کا بیرونی منظر بتاؤ"...... عمران نے کہا تو براؤن نے تفصیل بتا دی۔

"اوکے۔ اب میں اسے ڈھونڈ لوں گا۔ تم نے چونکہ تعاون کیا ہے اس لئے میں تمہیں زندہ چھوڑ کر جا رہا ہوں لیکن تمہیں رسیوں سے آزادی خود حاصل کرنا ہوگی اور یہ بھی بتا دوں کہ مجھے معلوم ہے کہ یہاں ہیڈ کوارٹر میں انتہائی حساس اور خوفناک اسلحہ کا بہت بڑا ذخیرہ موجود ہے اور ہم اس جزیرے میں وائرلیس چارجڈ بم لگا کر جائیں گے اور پھر اس پورے جزیرے کو تباہ کر دیا جائے گا۔ اگر تم اس سے پہلے یہاں سے نکل گئے تو تمہاری خوش قسمتی ہوگی ورنہ تمہیں بھی یہیں مرنا ہوگا"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"رک جاؤ۔ پلیز ایسا مت کرو۔ مجھے رہا کر دو"...... براؤن نے چیختے ہوئے کہا۔ اس کے ذہن پر اس عمران کی بات سن کر موت کی سیاہ پرچھائیاں سی چھانے لگ گئی تھیں۔

"ایک صورت ہے براؤن کہ تم اس نائٹ کلب کا اصل نام بتا دو"...... عمران نے مڑ کر انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"وہ، وہ نائٹ سی کلب ہی اس کا نام تھا۔ میں سچ کہہ رہا ہوں"...... براؤن نے چیخ کر کہا ویسے وہ واقعی سچ کہہ رہا تھا کیونکہ اس نے اس دو منزلہ عمارت پر ایک نیون سائن بھی اسی نام کا دیکھا تھا۔ یہ اور بات ہے کہ وہ شاید زندگی میں پہلی بار اس میں داخل ہوا تھا۔

"سوری براؤن۔ اس نام کا کوئی کلب لوپاک میں نہ پہلے کبھی تھا اور نہ ہی اب ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو براؤن بے اختیار چونک پڑا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا ہے۔ میں نے خود وہ نیون سائن پڑھا ہے"۔ براؤن نے اس بار لاشعوری طور پر قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں نے صرف انکوائری سے ہی معلوم نہیں کیا بلکہ لوپاک کے چیف پولیس کمشنر آفس سے بھی معلوم کیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ لوپاک کے مین پوسٹ آفس سے بھی معلوم کیا ہے اور سب نے ہی اس نام کے کسی کلب کی موجودگی سے صاف انکار کر دیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ میں نے یہاں کے سب سے قدیم ہوٹل سی ویو کے مینجر سے بھی پوچھا ہے۔ یہ مینجر گذشتہ بیس سالوں سے لوپاک کے ہوٹلوں اور کلبوں میں کام کرتا رہا ہے۔ اس نے بھی اس نام کے کلب کی موجودگی سے انکار کیا ہے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو براؤن کے ذہن میں حیرت کی شدت سے دھماکے سے ہونے لگے۔

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

"یہ۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ ایسا تو ممکن ہی نہیں ہو سکتا"۔ براؤن نے اونچی آواز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ باقاعدہ ڈاج دیا گیا ہے۔ تمہارے وہاں پہنچنے سے پہلے نائٹ سی کلب کا نیون سائن لگا دیا گیا اور پھر تمہارے واپس جانے کے بعد اسے اتار لیا گیا تاکہ اگر تم غداری بھی کرو تو نائٹ سی کلب ہی بتا سکو جس کا سرے سے کوئی وجود ہی نہیں ہے"۔ عمران نے جواب دیا۔

"لیکن چیف کو تو بہرحال اس کا اصل نام معلوم ہو گا ورنہ چیف مجھے وہاں کیوں بھیجتا"...... براؤن نے کہا۔

"ہاں، تمہاری یہ بات وضاحت طلب ہے"...... عمران نے سامنے رکھی ہوئی کرسی پر دوبارہ بیٹھتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیسی وضاحت"...... براؤن نے حیران ہو کر کہا۔

"تمہارے چیف گریٹ مین نے جس حالت میں مجھے جواب دیئے ہیں اس حالت میں وہ کسی بھی طرح جھوٹ نہیں بول سکتا تھا اور شاید تمہارے لئے بھی یہ انکشاف ہو کہ سانگر کا اصل چیف گریٹ مین نہیں تھا بلکہ اصل چیف سر سی کالونی کوٹھی نمبر آٹھ میں رہنے والا ڈاکٹر اینڈریو تھا۔ اس کے بارے میں صرف گریٹ مین کو علم تھا۔ گریٹ مین اسے سپر چیف کہتا تھا۔ سانگر کا تمام جال ڈاکٹر اینڈریو کا پھیلایا ہوا تھا۔ راتھ جزیرے پر ہیڈ کوارٹر اور داجل جزیرے میں تمام حفاظتی انتظامات اور سانگر مافیا کا منشیات کی سمگلنگ پر کنٹرول ان

سب کا اصل سربراہ ڈاکٹر اینڈریو تھا لیکن اس کی اصل حیثیت کا علم صرف گریٹ مین کو ہی تھا اور ڈاکٹر اینڈریو سب کچھ گریٹ مین کے ذریعے ہی کراتا تھا۔ شوگرانی سائنسدان کے بیٹے شوکائی کے اغوا کا کیس گو جان وکٹر نے گریٹ مین کو دیا تھا لیکن گریٹ مین نے یہ کیس ڈاکٹر اینڈریو سے اجازت لینے کے بعد ہی لیا تھا۔ پھر ڈاکٹر اینڈریو نے اس سارے کھیل کا سیٹ اپ تیار کیا اور یہ بات بھی ڈاکٹر اینڈریو نے ہی گریٹ مین کو بتائی تھی کہ وہ اپنے کسی آدمی کے ذریعے تابوت جس میں شوکائی تھا اس کی کوٹھی پر بھجوا دے تاکہ وہ اسے نائٹ سی کلب کے جنرل مینجر رالف تک پہنچا دے۔ اس نے گریٹ مین کو بتایا تھا کہ شوکائی نائٹ سی کلب میں بحفاظت رہے گا اور کسی کو شک بھی نہ پڑے گا کہ وہ وہاں بھی ہو سکتا ہے۔ چنانچہ گریٹ مین نے اس کے حکم کی تعمیل کی اور تمہیں یہ ذمہ داری سونپی۔ اس لئے کہ تم بہرحال تربیت یافتہ ہو لیکن جب تم نے اسے فون پر ڈاکٹر اینڈریو کی ہلاکت کی خبر دی تو گریٹ مین کا دل مسرت سے بھر گیا کیونکہ اب وہ ڈمی چیف نہیں بلکہ سانگر کا اصل چیف بن گیا تھا۔ کسی کو یہ معلوم ہی نہ ہو سکتا تھا کہ اصل چیف ہلاک ہو گیا ہے۔ نجانے کس نے اور کیوں ڈاکٹر اینڈریو کو ہلاک کر دیا تھا۔ بہرحال اس نے ڈاکٹر اینڈریو کی پلاننگ کے مطابق تمہیں تابوت سمیت نائٹ سی کلب بھجوا دیا اور تم وہاں تابوت رالف کے حوالے کر کے واپس آ گئے لیکن جب میں نے گریٹ مین سے اس رالف کا فون

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

نمبر معلوم کیا تو مجھے یہ سن کر بے حد حیرت ہوئی کہ اسے رالف کا فون نمبر بھی معلوم نہ تھا اور نہ ہی اس نے کبھی اس سے ملاقات کی تھی۔ اسے صرف نائٹ سی کلب اور رالف کے نام کا علم تھا اور میں نے تمہیں پہلے ہی بتایا ہے کہ گریٹ مین جس حالت میں جواب دے رہا تھا اس حالت میں وہ جھوٹ بول ہی نہ سکتا تھا۔ اس لئے میں نے یہی سمجھا کہ اسے واقعی معلوم نہیں ہو گا۔ لیکن ظاہر ہے کلب کوئی عام عمارت نہ تھی اس لئے میں نے سوچا کہ میں خود معلوم کر لوں گا چنانچہ میں نے اسے ہلاک کر دیا لیکن اس کی ہلاکت کے بعد جب میں نے اس نائٹ سی کلب کے بارے میں معلومات فون پر حاصل کرنا چاہیں تو مجھے ہر طرف سے ناکامی ہوئی۔ گریٹ مین نے چونکہ تمہارا نام بتایا تھا کہ تم نے تابوت وہاں پہنچایا تھا اس لئے میں نے سوچا کہ تم سے معلوم کروں لیکن تم بھی کچھ نہیں جانتے"...... عمران نے سپاٹ لہجے میں پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ، یہ تو واقعی عجیب بات ہے۔ لیکن ایسا کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔ میں نے خود وہاں اس نام کا نیون سائن دیکھا تھا"...... براؤن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسے واقعی اس بات پر یقین نہ آ رہا تھا۔

"اب مجھے احساس ہو رہا ہے کہ ڈاکٹر اینڈریو واقعی بے مثال ذہانت کا مالک تھا۔ اسے معلوم تھا کہ شوگرانی ایجنٹ شوکائی کی برآمدگی کی کوشش کریں گے۔ اس لئے اس نے شوکائی کی واپسی کا راستہ روکنے کے لئے عجیب شاطرانہ ذہانت سے کام لیا ہے۔ اس نے

کسی بھی عام سی عمارت پر نائٹ سی کلب کا نیون سائن لگوایا۔ اگر وہ زندہ رہتا تو وہ بھی تمہیں تابوت سمیت نائٹ سی کلب رالف کے پاس بھجواتا اور یہی بات اس نے گریٹ مین سے کر رکھی تھی اور جب تم وہاں تابوت پہنچا کر واپس چلے گئے تو یہ نیون سائن اتار لیا گیا۔ اس طرح نائٹ سی کلب ہمیشہ کے لئے غائب ہو گیا۔ زیادہ سے زیادہ تم سے پوچھا جاتا تو تم اسی کلب کا نام لیتے اور اگر گریٹ مین بھی کچھ بتانا چاہتا تو وہ بھی یہی کچھ بتا سکتا تھا"...... عمران نے کہا۔

"اوہ، اوہ حیرت انگیز۔ انتہائی حیرت انگیز۔ میں تو ایسا سوچ بھی نہ سکتا تھا"...... براؤن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اب تم بتاؤ کہ تمہیں ہلاک کر دیا جائے یا تم زندہ رہنا چاہتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"مم، میں۔ میں زندہ رہنا چاہتا ہوں۔ مجھے مت مارو"...... براؤن نے بے اختیار چیخ کر کہا۔

"تو اس کی ایک صورت ہو سکتی ہے کہ تم ہمارے ساتھ مکمل تعاون کرو"...... اس آدمی عمران نے کہا۔

"میں ہر تعاون کروں گا۔ ویسے بھی سانگر ختم ہو گئی ہے۔ اب مجھے اس سے کیا ملنا ہے"...... براؤن نے کہا۔

"سوچ لو۔ اگر تم نے کوئی چالاکی دکھانے کی کوشش کی تو پھر تمہارا انجام انتہائی عبرتناک بھی ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"مم، میں۔ میں تعاون کروں گا۔ تم یقین رکھو۔ میں تعاون کروں

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

گا"...... براؤن نے جلدی جلدی بولتے ہوئے کہا۔

"تمہارا تعاون یہ ہو گا کہ تم ہمارے ساتھ شہر میں گھومو اور اس عمارت کی نشاندہی کرو"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ میں یہ کام آسانی سے کر سکتا ہوں"...... براؤن نے کہا۔

"اوکے"...... عمران نے کہا اور آگے بڑھ کر وہ براؤن کے قریب آ گیا۔ براؤن نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیا کیونکہ اسے یقین آ گیا تھا کہ وہ اس کی رسیاں کھولنے والا ہے لیکن دوسرے لمحے اسے اس آدمی عمران کا بازو گھومتا نظر آیا اور اس کے ساتھ ہی اس کی کنپٹی پر جیسے قیامت ٹوٹ پڑی۔ اس کے ذہن پر یکلخت سیاہ پردہ سا پھیلتا چلا گیا۔ شاید موت کا پردہ تھا۔

عمران کے چہرے پر سنجیدگی کے ساتھ ساتھ غور و فکر کے آثار واضح طور پر نمایاں تھے۔ وہ اس وقت جوانا کے ساتھ لوپاک کی ایک رہائش گاہ میں موجود تھے۔ یہ رہائش گاہ جس میں ایک نئی کار بھی موجود تھی اس نے ایک پراپرٹی ایجنٹ کے ذریعے کیش سیکورٹی دے کر حاصل کی تھی۔ راتھ جزیرے سے وہ راتھ سے ہی حاصل کردہ لانچ کے ذریعے آسانی سے لوپاک پہنچ گئے تھے۔ ٹائیگر شدید زخمی تھا اور اس سے تیز نقل و حرکت نہ ہو سکتی تھی اور عمران اسے یہاں کسی ہسپتال میں داخل نہیں کرانا چاہتا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ سانگر کے جزیرہ راتھ کی اطلاع لامحالہ بلیک شیڈو کے جان وکر تک پہنچ جائے گی اور وہ یقیناً کسی بھی تنظیم کے ذریعے یہاں ان کی چیکنگ کرائے گا اور ظاہر ہے ٹائیگر ان کی نظروں میں آجاتا تو خود ٹائیگر کے لئے اپنی حفاظت کرنا ناممکن ہو جاتا۔ اس لئے اس نے ٹائیگر کو واپس پاکیشیا

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

بھجوا دیا تھا اور اس کی دیکھ بھال اور مدد کے لئے اس نے جوزف کو بھی ساتھ ہی واپس بھجوا دیا تھا اور جوزف کو کہہ دیا تھا کہ وہ ٹائیگر کو سپیشل ہسپتال میں داخل کرا دے۔ ان دونوں کے واپس جانے کے بعد اس کے ساتھ صرف جوانا رہ گیا تھا۔ براؤن کو بھی عمران اپنے ساتھ لوپاک لے آیا تھا تاکہ وہ اس عمارت کی نشاندہی کر سکے جہاں اس نے شوکائی کو پہنچایا تھا اور براؤن نے وہ عمارت بھی ٹریس کر لی تھی۔ عمران کو اس پر یقین آگیا تھا کہ جزیرے میں رسیوں سے بندھے ہوئے براؤن نے عمارت کا جو بیرونی نقشہ بتایا تھا وہ ہو بہو اس عمارت کا تھا لیکن اس عمارت میں ایک ہوسٹل کھلا ہوا تھا اور عمران نے جب اس سلسلے میں مزید انکوائری کی تو اسے بتایا گیا کہ یہ عمارت ڈاکٹر اینڈریو کی ملکیت تھی اور اس کی زندگی میں خالی رہتی تھی۔ کبھی کبھار ڈاکٹر اینڈریو یہاں کوئی فنکشن کرتا تھا لیکن اس کے علاوہ یہ بند اور خالی رہتی تھی۔ ڈاکٹر اینڈریو کی ہلاکت کے بعد اس کی تمام جائیداد اس کی بیٹی جو واشنگٹن میں رہتی تھی کو مل گئی اور اس نے لوپاک آکر اپنے باپ کی ساری جائیدادیں فروخت کر دی اور واپس واشنگٹن چلی گئی۔ نئے خریدار نے اسے خرید کر سٹوڈنٹ ہوسٹل بنا دیا تھا۔ اس کے باوجود عمران اس عمارت کی پوری چیکنگ کر چکا تھا لیکن اس میں کوئی تہہ خانہ یا کوئی خفیہ کمرہ موجود نہ تھا۔ عمران نے اس کے بعد براؤن کو کچھ رقم دے کر لوپاک سے بھجوا دیا تھا اور براؤن بھی واشنگٹن چلا گیا تھا۔ اب یہاں لوپاک میں عمران اور جوانا رہ گئے تھے۔

عمران اور جوانا نے پورے لوپاک شہر اور اس کے مضافاتی علاقے چھان مارے تھے کہ شاید اس بیرونی منظر کی حامل کوئی اور عمارت بھی ہو لیکن ایسی کوئی عمارت انہیں نظر نہیں آئی۔ عمران نے یہاں کے ایسے بوڑھے لوگوں کو بھی ٹٹولا تھا جن کی ساری زندگی ہوٹلوں اور کلبوں میں گزری تھی لیکن کسی نے آج تک نائٹ سی کلب کا نام تک نہ سنا تھا۔ کلبوں اور ہوٹلوں کے بوڑھے ویٹرز کے ساتھ ساتھ اس نے پولیس ریکارڈ، کارپوریشن ریکارڈ اور نجانے کون کون سے ریکارڈ چیک کرائے تھے لیکن نائٹ سی کلب کا نام ونشان کہیں سے بھی نہ مل سکا تھا اور عمران بیٹھا سوچ رہا تھا کہ اس بار واقعی ناکامی نے اسے گھیر لیا ہے۔ وہ سانگر کا تو خاتمہ کر چکا تھا لیکن اس کا مشن مکمل نہ ہو رہا تھا۔ اسے سرداور کا خیال تھا کہ جب وہ انہیں اپنی ناکامی کے بارے میں بتائے گا تو اس کے بارے میں وہ کیا سوچیں گے۔

"ماسٹر، میرا خیال ہے کہ آپ زندگی میں پہلی بار ناامید ہو گئے ہیں"...... خاموش بیٹھے ہوئے جوانا نے اچانک کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"ناامید کا لفظ میری لغت میں نہیں ہے جوانا۔ میں تو مسلسل یہ سوچ رہا ہوں کہ ہر مشکل کا کوئی نہ کوئی حل بہرحال ہوتا ہے اور ہر دیوار میں ہی راستہ موجود ہوتا ہے۔ لیکن اس بار نہ ہی وہ حل سامنے آ رہا ہے اور نہ ہی راستہ۔ لیکن بہرحال ایسا ہوگا ضرور"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

"ماسٹر۔ فرض کریں اگر وہ شوگرانی سائنسدان یہ فارمولا واقعی مجرموں کے حوالے کرنا چاہیں تو کس کے حوالے کریں گے۔ سانگر تو ختم ہو گئی ہے"...... جوانا نے کہا۔

"ظاہر ہے بلیک شیڈو کا چیف اسے وصول کرے گا۔ اسے بھی اطلاع مل چکی ہوگی کہ سانگر ختم ہو چکی ہے۔ ویسے بھی سانگر کے مشن کے پیچھے بلیک شیڈو ہی تھی"...... عمران نے کہا۔

"لیکن فارمولے کے عوض جب اسے شوکائی کو دینا ہوگا تو پھر وہ اسے کہاں سے لے آئے گا ماسٹر"...... جوانا نے کہا۔

"ظاہر ہے وہ نہیں لا سکے گا۔ کیونکہ مجھے یقین ہے کہ جان ڈکنز کا لنک گریٹ مین کے ساتھ تھا ڈاکٹر اینڈریو کے ساتھ نہیں تھا"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر، ہمیں واشنگٹن جا کر ڈاکٹر اینڈریو کی بیٹی سے معلوم کرنا چاہئے۔ وہ یہاں سے اپنے باپ کا سامان لے گئی ہوگی۔ شاید اس میں سے کوئی ایسا کلیو مل جائے جس سے ہم شوکائی کو تلاش کر سکیں"...... جوانا نے کہا۔

"یہ کام بھی ہو چکا ہے۔ واشنگٹن میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے فارن ایجنٹ نے میری درخواست پر ڈاکٹر اینڈریو کی بیٹی سے ملاقات کی ہے اور اس نے بتایا کہ ڈاکٹر کا ذاتی سامان سوائے کتابوں کے اور کچھ نہ تھا اور وہ ان کتابوں کو وہیں چھوڑ آئی تھی۔ ویسے بھی ہمیں کتابوں میں سے کیا مل سکتا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"ماسٹر، ہم نائٹ سی کلب کو ٹریس کرتے رہے ہیں۔ ہمیں اس رالف کو تلاش کرنا چاہئے جس نے شوکائی کو وصول کیا تھا"۔ جوانا نے کہا۔

"یہ کام بھی ہو چکا ہے۔ براؤن سے میں نے رالف کا حلیہ اور قدوقامت کی تفصیل معلوم کر لی تھی۔ اس کے بعد یہاں ایک پارٹی نے اسے تلاش کیا ہے لیکن اس قدوقامت کے ہزاروں نہیں تو سینکڑوں آدمی مل سکتے ہیں لیکن اس حلئے کا کوئی آدمی ٹریس نہیں ہو سکا۔ شاید وہ آدمی میک اپ میں تھا"...... عمران نے جواب دیا تو جوانا نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"پھر تو سوائے اس کے اب اور کیا ہو سکتا ہے ماسٹر کہ ہم واپس چلے جائیں"...... جوانا نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"ابھی تم مجھے ناامید کہہ رہے تھے اور اب خود ناامید ہو چکے ہو"...... عمران نے کہا۔

"اور ہو بھی کیا سکتا ہے ماسٹر"...... جوانا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے جواب دیا۔

"بہت کچھ ہو سکتا ہے"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ گو اس نے یہ بات تو کہہ دی تھی لیکن حقیقت یہی تھی کہ اسے خود بھی کوئی راستہ نظر نہ آ رہا تھا۔ وہ عجیب سی بے چینی محسوس کر رہا تھا۔ ایسی بے چینی جس کا اسے پہلے کبھی تجربہ نہ ہوا تھا۔ شاید بے چینی اس لئے تھی کہ اس سے پہلے کبھی اس کے ساتھ ایسا نہیں ہوا تھا

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

کہ اسے آگے بڑھنے کا ہر راستہ بند ملا ہو۔ اس نے آنکھیں بند کر لیں لیکن جب کوئی بات اس کی سمجھ میں نہ آئی تو اس نے ایک طویل سانس لے کر آنکھیں کھولیں اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"کیا ہوا ماسٹر"...... جوانا نے چونک کر کہا۔

"اماں بی کا کہنا ہے کہ جب انسان اپنی تمام کوششوں میں ناکام ہو جائے تو پھر اسے اللہ تعالیٰ سے رجوع کرنا چاہئے۔ یقیناً راستہ مل جائے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر شے پر قادر ہے۔ صرف انسان بے بس اور مجبور ہے اور میں نے اپنے طور پر تمام کوششیں کر لی ہیں۔ اس لئے اب اماں بی کے مطابق میں اللہ تعالیٰ سے رجوع کرنے جا رہا ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وضو کر لینے کے بعد وہ قالین پر ہی سجدے میں گر گیا اور گڑ گڑا کر اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگنے لگا۔ کافی دیر تک وہ سجدے میں [illegible] دعائیں مانگتا رہا۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرتا رہا۔ پھر اچانک اسے [illegible] محسوس ہوا جیسے کسی نے اس کی بے چینی کو یکلخت سکون اور اطمینان میں بدل دیا ہو اور اس کے ساتھ ہی اس نے سر اٹھایا اور [illegible] گیا۔ اس کے چہرے پر گہرا اطمینان موجود تھا۔ اس نے [illegible] پھیرے اور اٹھ کر واپس آ کر کرسی پر بیٹھ گیا۔ جوانا [illegible] تھا۔

"کیا ہوا ماسٹر۔ کوئی راستہ ملا"...... جوانا نے کہا۔

"ہاں، اللہ تعالیٰ کا کرم ہو گیا ہے۔ وہ واقعی اپنے [illegible]

رحیم و کریم ہے۔ اس کے سامنے خلوص کے ساتھ دامن پھیلانے والا کبھی خالی ہاتھ نہیں رہتا"...... عمران نے جواب دیا۔

"کیا راستہ ہے"...... جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ابھی مجھے نہیں معلوم۔ لیکن مجھ پر اطمینان و سکون کی بارش ہوئی ہے اور یہی اس بات کی نشانی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میری دعائیں قبول کر لی ہیں۔ انشاء اللہ جلد ہی کوئی نہ کوئی راستہ بھی سامنے آ جائے گا"...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس مائیکل بول رہا ہوں"...... عمران نے اپنے نئے نام اور بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مسٹر مائیکل۔ میں براؤن بول رہا ہوں واشنگٹن سے"۔ دوسری طرف سے براؤن کی آواز سنائی دی تو عمران چونک پڑا۔

"کوئی خاص بات۔ جو فون کیا ہے"...... عمران نے کہا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ چونکہ براؤن یہاں رہ چکا تھا اس لئے اسے یہاں کے فون نمبر معلوم تھے۔

"مسٹر مائیکل۔ آپ نے جس طرح اپنے وعدے کے مطابق مجھے زندہ چھوڑ دیا اور پھر مجھے خاصی بھاری رقم دے کر واشنگٹن بھجوا دیا۔ اس سے میرے دل پر آپ کی عظمت کا نقش بے حد گہرا پڑا ہے۔ میں یہاں واشنگٹن آ کر بھی نائٹ سی کلب اور رالف کے بارے میں مسلسل سوچتا رہا ہوں لیکن کوئی نئی بات سمجھ میں نہ آ رہی تھی لیکن

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

اب سے تھوڑی دیر پہلے اچانک میرے ذہن میں ایک خیال بجلی کے کوندے کی طرح آیا ہے۔ مجھے یاد آ گیا ہے کہ جس رالف نے تابوت مجھ سے حاصل کیا تھا اس کے بائیں ہاتھ کی چھ انگلیاں تھیں۔ یہ بات میرے ذہن سے بالکل ہی نکل گئی تھی اور اس کے ساتھ ساتھ مجھے یہ بھی یاد آ گیا ہے کہ ایک بار چیف گریٹ مین نے مجھے مسرت بھرے لہجے میں بتایا تھا کہ لوپاک کا سب سے خطرناک گینگسٹر سانگر بھی شامل ہو گیا ہے اور داجل جزیرے پر مجھ سے ملنے آ رہا ہے۔ میں گریٹ مین کے ساتھ داجل جزیرے پر گیا تھا۔ وہاں یہ گینگسٹر اپنے چار ساتھیوں سمیت آیا تھا۔ اس کا نام سلوان تھا اور مسٹر مائیکل اس سلوان کی بھی بائیں ہاتھ کی چھ انگلیاں تھیں۔ اس کا قدوقامت بھی وہی تھا جو رالف کا تھا البتہ اس کا چہرہ اور خدوخال دوسرے تھے۔ جیسے ہی مجھے یہ خیال آیا تو میں نے سوچا کہ آپ کو اطلاع دے دوں شاید آپ کا کام ہو جائے"...... دوسری طرف سے براؤن نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"اس کا کوئی اور اتا پتہ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"جی نہیں۔ اس سے زیادہ مجھے کچھ معلوم نہیں ہے"...... براؤن نے جواب دیا۔

"بے حد شکریہ براؤن۔ یہ سب کچھ بتا رہا ہے کہ تمہارا ضمیر مردہ نہیں ہوا ابھی زندہ ہے۔ کوشش کر کے جرائم کی دنیا سے نکل جاؤ"...... عمران نے کہا۔

"میں نے بھی یہی سوچا ہے مسٹر مائیکل۔ آپ نے جس انداز میں اپنے وعدے کی پابندی کی ہے اس نے مجھے بے حد متاثر کیا ہے۔ اس لئے میں اب جرائم کے قریب بھی نہیں جاؤں گا"...... براؤن نے کہا۔

"او کے۔ وش یو گڈ لک"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ اس کی آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی تھی۔

"بلیو مون کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"کارل سے بات کراؤ۔ میں مائیکل بول رہا ہوں۔ لارڈ مائیکل"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو، کارل بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ یہ وہی آدمی تھا جس کے ذریعے عمران نے لوپاک میں رالف کے بارے میں انکوائری کرائی تھی اور اسے اس کے عوض بھاری رقم ادا کی تھی۔

"مائیکل بول رہا ہوں لارڈ مائیکل"...... عمران نے کہا۔

"یس لارڈ۔ فرمایئے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہمیں اطلاع ملی ہے کہ یہاں ایک صاحب ہیں سلوان۔ لوپاک کے بڑے آدمی ہیں۔ کیا آپ انہیں جانتے ہیں"...... عمران نے دانستہ سلوان کو گینگسٹر کہنے کی بجائے بڑا آدمی کہا تھا کیونکہ کارل بھی اسی

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

لائن کا آدمی تھا۔

"یس لارڈ مائیکل۔ وہ تو لوپاک کے کنگ ہیں۔ لیکن وہ تو بے حد خفیہ رہتے ہیں۔ آپ تک کیسے ان کے بارے میں اطلاع پہنچ گئی ہے"۔ کارل نے کہا۔

"اوہ، پھر تو وہ ہمارے ڈھب کے آدمی ہیں۔ کیا ان سے ملاقات کی کوئی صورت ہو سکتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"سوری لارڈ مائیکل۔ ایسا ممکن ہی نہیں ہے۔ وہ کسی سے نہیں ملتے"...... کارل نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چلو فون پر تو ملاقات ہو سکتی ہو گی"...... عمران نے کہا۔

"ہاں شاید۔ مگر"...... کارل نے قدرے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"دیکھو مسٹر کارل۔ میں نے آپ کو مسٹر رالف کی تلاش کے لئے بھاری رقم دی جبکہ آپ مسٹر رالف کو تلاش نہیں کر سکے۔ اس کے باوجود میں نے آپ سے رقم کی واپسی کا مطالبہ نہیں کیا۔ اس لئے اب آپ صرف سلوان کا فون نمبر بتانے کا کوئی معاوضہ کلیم نہیں کریں گے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے لارڈ فون نمبر نوٹ کر لیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر فون نمبر بتا دیا گیا۔

"کیا اس نمبر پر ان سے براہ راست بات ہو سکتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"ان کی سیکرٹری بات کرے گی۔ اب یہ آپ کی قسمت کہ آپ کی

بات براہ راست کنگ سلوان سے ہو سکتی ہے یا نہیں"...... کارل نے کہا۔

"یہ فون نمبر کہاں نصب ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"یہ کسی کو بھی معلوم نہیں ہے۔ اسی لئے تو میں نے کہا تھا کہ کنگ خفیہ رہتے ہیں۔ صرف ان کا حکم اور نام چلتا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"نمبر واقعی یہی ہے یا نمبر بھی مشکوک ہے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں، یہی نمبر ہے۔ اس نمبر پر وہ اپنے آدمیوں سے بات کرتا ہے لیکن صرف اپنے آدمیوں سے ورنہ بات کرنے سے ہی انکار کر دیتا ہے"۔ کارل نے جواب دیتے ہوئے کہا اور اس کے لہجے سے ہی عمران سمجھ گیا کہ وہ سچ بول رہا ہے۔

"اوکے، شکریہ"...... عمران نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ٹون آنے پر وہی نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد سخت اور سرد تھا۔

"میں لارڈ مائیکل بول رہا ہوں۔ کنگ سلوان سے بات کراؤ"۔ عمران نے بھی لہجے کو بھاری، سرد اور سخت بناتے ہوئے کہا۔

"تم محض ایک معمولی سے لارڈ ہو گے جبکہ وہ کنگ سلوان ہے۔ سمجھے اور اب فون نہ کرنا۔ چونکہ تم نے پہلی بار فون کیا ہے اس لئے تمہیں صرف وارننگ دی جا رہی ہے ورنہ اب تک کنگ کے جلاد

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

تمہاری گردن تک پہنچ چکے ہوتے"...... دوسری طرف سے انتہائی سخت اور تحقیر آمیز لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا

"چلو یہ تو طے ہو گیا کہ کنگ سلوان واقعی کوئی آدمی ہے اور یہ فون نمبر بھی اسی کا ہے"...... عمران نے کریڈل دباتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"کیا ہوا ماسٹر۔ کون ہے یہ کنگ سلوان"...... جوانا نے پوچھا جو اب تک خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ چونکہ پہلے براؤن سے اور پھر کارل سے بات کرتے ہوئے عمران نے لاؤڈر کا بٹن پریس نہیں کیا تھا۔

"اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کر دی ہے اور اس نے ایک راستہ دکھا دیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی براؤن کی بتائی ہوئی تفصیل دی۔

"اوہ، واقعی ماسٹر۔ یہ تو کمال ہو گیا ہے ورنہ ہم تو ٹکریں مار کر رہ گئے تھے"...... جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں، اماں بی کا کہنا درست ہے۔ جب انسان اپنی کوششوں میں ناکام ہو جائے تو اسے اللہ تعالیٰ سے رجوع کرنا چاہئے۔ وہ بڑا کارساز ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل کو چھوڑا اور انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"چیف پولیس کمشنر سٹاف آفس سے اسسٹنٹ پولیس کمشنر

لائن بول رہا ہوں"...... عمران نے بھاری اور سخت لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ حکم سر"...... دوسری طرف سے قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔ کیونکہ لوپاک میں اسسٹنٹ پولیس کمشنر اتنا بڑا عہدہ تھا کہ اس کا نام سن کر ہی لوگ خوف کھا جاتے تھے۔

"انتہائی اہم سرکاری معاملہ ہے۔ میں آپ کو ایک نمبر بتا رہا ہوں۔ آپ نے درست طور پر بتانا ہے کہ یہ نمبر کہاں نصب ہے۔ پوری طرح چیک کر کے بتانا کیونکہ یہ اہم ترین سرکاری معاملہ ہے"۔ عمران نے پہلے سے زیادہ بھاری لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ بتائیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے کارل کا بتایا ہوا نمبر دوہرا دیا۔

"یس سر۔ میں چیک کرتی ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"نمبر دوبارہ دوہراؤ"...... عمران نے کہا تو لڑکی نے عمران کا بتایا ہوا نمبر دوہرا دیا۔

"ٹھیک ہے۔ اب انتہائی حاضر دماغی سے اسے چیک کرنا۔ تمہاری معمولی سی غلطی انتہائی بھیانک نتائج نکال سکتی ہے"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

"ہیلو سر"...... تھوڑی دیر بعد لڑکی کی آواز سنائی دی۔

"یس"...... عمران نے جواب دیا۔

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

"سر۔ یہ نمبر کلیولینڈ کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو ایک میں نصب ہے اور ڈاکٹر ہیری کے نام پر ہے"...... لڑکی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھی طرح چیک کر لیا ہے۔ کوئی غلطی نہیں ہونی چاہئے"۔ عمران نے کہا۔

"کوئی غلطی نہیں ہے سر۔ میں نے چار بار چیک کیا ہے"۔ دوسری طرف سے اس بار بااعتماد لہجے میں کہا گیا۔

"اب یہ کہنے کی تو ضرورت نہیں کہ یہ سرکاری راز ہے"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"میں سمجھتی ہوں سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"چلو اٹھو جوانا۔ اب اس سلوان سے بھی دو دو ہاتھ کر لیں"۔ عمران نے کہا تو جوانا اثبات میں سر ہلاتا ہوا ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

بلیک شیڈو کا چیف جان وکٹر اپنے آفس میں بیٹھا ایک فائل کے
مطالعہ میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج
اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

"یس"...... جان وکٹر نے تیز اور سرد لہجے میں کہا۔

"لوپاک سے کنگ سلوان آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں۔"
دوسری طرف سے اس کے پرسنل سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی
اور جان وکٹر بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ اچھا۔ کراؤ بات"...... جان وکٹر نے کہا۔

"ہیلو۔ کنگ سلوان بول رہا ہوں چیف آف سانگر"...... چند
لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی اور جان وکٹر
بے اختیار اچھل پڑا۔

"چیف آف سانگر۔ کیا مطلب ہوا اس بات کا۔ کون ہو تم اور...

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

...ے ہو"...... جان وکٹر نے خاصے غصیلے لہجے میں کہا۔ اسے
...س آدمی کے بات کرنے کے انداز پر غصہ آگیا تھا۔

"مجھے معلوم ہے کہ آپ ایک بڑی سرکاری ایجنسی کے چیف ہیں
...ب کا دوست گریٹ مین سانگر کا چیف تھا"...... دوسری طرف
...سے سلوان نے کہا تو جان وکٹر ایک بار پھر اچھل پڑا۔

"تھا کا کیا مطلب ہوا"...... جان وکٹر نے بے ساختہ کہا۔

"...س لئے کہ اسے ہلاک کر دیا گیا ہے اور آپ سن لیں کہ سانگر کا
...چیف ڈاکٹر اینڈریو تھا جبکہ گریٹ مین صرف چیف تھا لیکن
...اینڈریو نے اسے آل ان آل ظاہر کیا ہوا تھا جبکہ تمام کنٹرول
...حقیقت ڈاکٹر اینڈریو کے ہاتھ میں تھا۔ گریٹ مین صرف ڈمی
...تھا اور ڈاکٹر اینڈریو کا دست راست تھا۔ ڈاکٹر اینڈریو انتہائی
...آدمی تھا۔ آپ نے جب سانگر مافیا کو شوگران کے سائنسدان
...یے ڈاکٹر شوکائی کو اغوا کر کے اس کے بدلے میں فارمولا حاصل
...ے کا مشن دیا تو گریٹ مین نے ڈاکٹر اینڈریو کی اجازت سے اس
...حامی بھر لی۔ پھر ڈاکٹر اینڈریو نے خود تمام انتظامات کئے۔ ڈاکٹر
...ریو کو معلوم تھا کہ شوگرانی ایجنٹ لامحالہ اغوا کنندہ کو واپس
...س کرنے کی کوشش کریں گے۔ ان کا راستہ روکنے کے لئے ڈاکٹر
...ڈریو نے ایک پلان ترتیب دیا۔ انہوں نے میرا نام رالف رکھا اور
...ے ایک خالی کوٹھی پر ٹائٹ سی کلب کا نیون سائن بورڈ لگانے کا حکم
...ور ساتھ ہی یہ کہا کہ جو کوئی بھی اغوا کنندہ کو لے کر میرے پاس

آئے گا۔ میں اس پر یہی ظاہر کروں گا کہ میرا نام رالف ہے اور میں نائٹ سی کلب کا جنرل مینجر اور مالک ہوں۔ انہوں نے میرے چہرے پر ایک مختلف میک اپ بھی کر دیا تھا۔ ڈاکٹر اینڈریو نے مغوی کو یہاں لانے کے جو انتظامات کئے تھے ان کے مطابق مغوی کو بے ہوش کر کے اور مردہ ظاہر کر کے تابوت میں یہاں لانا تھا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور وہ تابوت میرے پاس اس عمارت میں لایا گیا۔ میں نے بطور رالف اسے وصول کیا۔ پھر میں نے ڈاکٹر اینڈریو کے حکم پر وہ نیون سائن ہٹا دیا۔ عمارت خالی کر دی اور میں نے اپنا میک اپ بھی واش کر دیا اور اپنے خفیہ اڈے پر منتقل ہو گیا۔ پھر مجھے اطلاع ملی کہ ڈاکٹر اینڈریو کو اس کے ایک محافظ نے رات کو گولی مار کر ہلاک کر دیا ہے۔ اس طرح گریٹ مین ڈمی چیف کی بجائے اصل چیف بن گیا لیکن مغوی پھر بھی میرے پاس رہا۔ اس کے بعد اچانک مجھے اطلاع ملی کہ سانگر کا ہیڈ کوارٹر راتھ جزیرہ یکلخت انتہائی خوفناک دھماکوں سے مکمل طور پر تباہ ہو گیا ہے اور گریٹ مین سمیت وہاں موجود ہر آدمی ہلاک ہو گیا ہے۔ وہاں سانگر کے منشیات کے بڑے بڑے سٹور تھے وہ سب سٹور بھی تباہ ہو گئے ہیں اور منشیات سمندر میں غرق ہو کر بے کار ہو گئی ہے۔ جو بچی وہ حکومت نے ضبط کر لی اور یقیناً یہ تباہی شوگرانی ایجنٹوں نے ہی مچائی ہو گی اور وہ یقیناً مغوی کو واپس لے جانے کے لئے یہ سب کچھ کر رہے ہوں گے۔ لیکن ظاہر ہے جب گریٹ مین کو بھی یہ معلوم نہ تھا کہ مغوی کہاں ہے تو وہ کسی کو کیا بتا سکتا تھا۔

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

بہر حال گریٹ مین کی ہلاکت کے بعد اب سانگر کا چیف میں ہوں اور میں نے آپ کو فون اس لئے کیا ہے کہ آپ کو اطلاع دے دوں کہ مغوی میرے پاس ہے اور اب شوگرانی سائنسدان سے فارمولا آپ نے حاصل کرنا ہے۔ البتہ جب آپ کہیں گے تو میں مغوی کو بھجوا دوں گا یا آپ کے کہنے پر اسے ہلاک کر دوں گا۔ جیسے آپ کہیں۔ لیکن آپ کو مجھے چیف تسلیم کرنا ہو گا"...... کنگ سلوان نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا اور جان وکٹر کی حالت دیکھنے والی ہو رہی تھی۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ کوئی الف لیلوی کہانی سن رہا ہو۔

"اوہ، اوہ تو یہ بات ہے۔ مجھے سانگر کے اندرونی معاملات سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ گریٹ مین میرا دوست تھا اور پھر مجھے سانگر کی طاقت اور اس کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں بھی بخوبی معلوم تھا اس لئے میں نے حکومت سے خصوصی سفارش کر کے یہ مشن سانگر کو دلوایا تھا۔ اب تم چیف ہو تو ٹھیک ہے۔ تم یہ کام کرو۔ حکومت سے سانگر کو جو معاوضہ دیا جانا تھا اس کا نصف تو گریٹ مین وصول کر چکا ہے باقی نصف تمہیں دیا جائے گا"...... جان وکٹر نے جواب دیا۔

"مجھے معاوضے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ معاوضہ میری طرف سے آپ رکھ لیں۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ میری ڈیمانڈ صرف اتنی ہے کہ آپ سانگر کی سرپرستی کرتے رہیں"...... کنگ سلوان نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ایسا ہی ہوگا بے فکر رہو۔ لیکن وہ لوگ اب کہاں ہیں جنہوں نے جزیرے راچھ پر سانگر کے ہیڈ کوارٹر کو تباہ کیا ہے"۔ جان وکٹر نے کہا۔

"ان کے بارے میں ابھی تک کچھ معلوم نہیں ہو سکا۔ بہرحال وہ شوگرانی ایجنٹ ہی ہوں گے لیکن وہ مجھ تک کسی صورت نہیں پہنچ سکتے اور یہی ہمارا پلس پوائنٹ ہے"...... کنگ سلوان نے کہا۔

"ہاں، لیکن یہ سن لو کہ یہ شوگرانی ایجنٹ نہیں ہیں۔ اس شوکائی کو برآمد کرنے کے لئے پاکیشیائی ایجنٹ لوپاک میں کام کر رہے ہیں۔ یہ ہیڈ کوارٹر بھی یقیناً انہوں نے ہی تباہ کیا ہوگا لیکن جو کچھ تم نے بتایا ہے اس کے بعد میں پوری طرح مطمئن ہوں کہ وہ لوگ چاہے کچھ بھی کیوں نہ کر لیں۔ وہ تم تک نہیں پہنچ سکتے۔ اب میں شوگرانی سائنسدان سے فوری رابطہ کروں گا پھر تمہیں حتمی اطلاع دوں گا۔ تمہارا فون نمبر کیا ہے"...... جان وکٹر نے کہا تو دوسری طرف سے فون نمبر بتا دیا گیا۔

"ٹھیک ہے"...... جان وکٹر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر اس نے سامنے موجود کاغذ پر فون نمبر لکھا اور انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے یہ نمبر اور کنگ سلوان کا نام اپنے پی اے کو لکھوا دیا تھا تاکہ وہ اس کے حکم پر اس کا کنگ سلوان سے رابطہ کرا سکے۔

"یہ پاکیشیائی ایجنٹ واقعی بے حد خطرناک ہیں۔ جس طرح اس ڈاکٹر اینڈریو نے پلاننگ کی وہ واقعی لاجواب ہے۔ اب یہ پاکیشیائی

ایجنٹ لاکھ ٹکریں مار لیں۔ یہ کسی صورت مغوی تک نہیں پہنچ سکیں گے اور یہی ہماری اصل کامیابی ہوگی"...... جان وکٹر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر سامنے رکھی ہوئی فائل کی طرف متوجہ ہو گیا۔ اس کے چہرے پر اس لئے اطمینان کے تاثرات تھے کہ گریٹ مین کی ہلاکت اور سانگر کے ہیڈ کوارٹر کی تباہی کے باوجود اصل مشن ان کے حق میں ہی تھا۔

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

کار تیزی سے لوپاک کے مضافات میں واقعی کلیولینڈ کالونی میں داخل ہوئی۔ یہ خاصی قدیم کالونی تھی کیونکہ یہاں موجود کوٹھیوں کے ڈیزائن اور ان کا طرز تعمیر دیکھنے سے ہی یہ خاصی پرانی لگتی تھیں۔ البتہ سڑکیں خاصی فراخ اور بہتر حالت میں تھیں۔ کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر عمران تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر جوانا تھا۔ عمران نے اپنی رہائش گاہ سے روانہ ہونے سے قبل لوپاک کے تفصیلی نقشے کا اچھی طرح جائزہ لے لیا تھا اس لئے وہ اطمینان سے ڈرائیونگ کرتا ہوا یہاں پہنچ گیا تھا۔ کنگ سلوان کے فون کی حسیب کی جگہ کلیولینڈ کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو ایک بتائی گئی تھی۔ اس لئے عمران ادھر آیا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس نے مطلوبہ کوٹھی کو ٹریس کر لیا۔ یہ خاصی بڑی کوٹھی تھی۔ گیٹ کے ستون پر نیم پلیٹ بھی موجود تھی لیکن اس پر لکھے ہوئے حروف ابتداء زمانہ کی وجہ سے مٹ چکے تھے۔

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

"یہاں رہتا ہے یہ کنگ سلوان"...... جوانا نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے یقین نہ آرہا ہو۔

"پرانے دور کے کنگ محلوں میں رہا کرتے تھے۔ موجودہ دور کے کنگز کو ایسے ہی ٹوٹے پھوٹے مکانوں پر ہی اکتفا کرنا پڑتا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جوانا بے اختیار ہنس پڑا۔ عمران نے ایک چکر لگایا اور پھر چند لمحوں بعد اس کی کار ایک پارکنگ میں جا کر رک گئی۔ وہاں چار کاریں پہلے سے ہی موجود تھیں۔ عمران اور جوانا نیچے اترے اور پھر کار لاک کر کے وہ واپس اپنی مطلوبہ کوٹھی کی طرف بڑھ گئے۔

"یہ کنگ سلوان کا مرکز ہے تو لازماً یہاں خفیہ حفاظتی انتظامات ہوں گے"...... عمران نے کہا۔

"ہوتے رہیں ماسٹر۔ ہم نے بہرحال اندر تو جانا ہے"...... جوانا نے کہا۔

"ہم عقبی طرف سے جائیں گے اور گٹر کے راستے"...... عمران نے کہا اور سائیڈ سڑک پر مڑ گیا۔ جوانا اس کے پیچھے تھا۔ کوٹھی کے عقب میں بھی سڑک تھی اور پھر جیسے ہی وہ کوٹھی کے عقب میں پہنچے عمران کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ عقبی طرف دیوار کے ساتھ ہی ایک پرانا درخت موجود تھا جس کی شاخیں کوٹھی کی اونچی دیوار پر اندر کو پھیلی ہوئی تھیں۔

"میں اندر جا کر عقبی دروازہ کھولتا ہوں ماسٹر"...... جوانا نے کہا۔

"نہیں، تم یہیں رکو گے اور خیال رکھو گے۔ میں اندر جا کر دروازہ کھولوں گا"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک نظر ادھر ادھر دیکھا اور دوسرے لمحے وہ کسی بندر کی سی پھرتی سے درخت کے تنے پر پیر رکھتا ہوا اوپر چڑھتا چلا گیا۔ پھر اوپر پہنچ کر اس نے پیراٹروپنگ کے انداز میں اندر چھلانگ لگا دی اور جیسے ہی اس کے پیر زمین سے لگے وہ چند قدم مخصوص انداز میں دوڑنے کے بعد رک گیا۔ اس کے گرنے سے جو دھماکہ ہوا تھا وہ خاصا زوردار تھا۔ اس لئے عمران تیزی سے ایک جھاڑی کی اوٹ میں ہو گیا لیکن جب کچھ دیر تک اس دھماکے کا کوئی رد عمل ظاہر نہ ہوا تو عمران جھاڑی کی اوٹ سے نکلا اور تیز تیز قدم اٹھاتا دیوار کے کونے میں موجود دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ کھولا اور باہر جھانکا تو جوانا بھی چند لمحوں بعد اندر آ گیا۔ عمران نے دروازہ دوبارہ بند کر دیا اور پھر وہ دونوں محتاط قدموں سے چلتے ہوئے سائیڈ کی چوڑی گلی سے ہو کر فرنٹ سائیڈ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ فرنٹ پر کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ کوٹھی پر اس طرح کی خاموشی طاری تھی کہ جیسے کوٹھی خالی ہو لیکن تھوڑی دیر بعد وہ ایک کمرے کے کھلے دروازے کے قریب رک گئے۔ اندر سے ایک آدمی کے بڑبڑانے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ عمران نے سر آگے کر کے اندر جھانکا تو وہ بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ کمرے کے وسط میں موجود بیڈ پر ایک آدمی لیٹا ہوا تھا۔ بیڈ کے نیچے چار پانچ شراب کی خالی بوتلیں پڑی ہوئی تھیں اور وہ آدمی بیڈ پر لیٹا ہوا

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

مسلسل بے معنی انداز میں بڑبڑا رہا تھا۔ اس کی بڑبڑاہٹ بتا رہی تھی کہ وہ نشے میں دھت پڑا ہوا ہے۔ عمران نے جوانا کو سرگوشی میں پوری کوٹھی کی چیکنگ کے لئے کہا تو جوانا سر ہلاتا ہوا تیزی سے آگے بڑھ گیا جبکہ عمران اس کمرے میں داخل ہوا تو اس وقت تک اس آدمی کی بڑبڑاہٹ بند ہو چکی تھی۔ اس کی مشین گن بیڈ کے ساتھ ہی رکھی ہوئی تھی اور وہ آدمی اپنے لباس اور انداز سے کوٹھی کا چوکیدار لگتا تھا۔ کمرہ بھی سادہ سا تھا۔ اس میں ایک بیڈ اور ایک صوفہ سیٹ پڑا ہوا تھا اور ایک سائیڈ پر ریک تھا۔ جس میں سستی شراب کی بوتلیں کافی تعداد میں موجود تھیں۔ عمران خاموش کھڑا ہوا تھا۔ اسے جوانا کا انتظار تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد جوانا واپس آ گیا۔ اس نے اس انداز میں سر ہلایا۔ جس سے عمران سمجھ گیا کہ کوٹھی میں اس چوکیدار کے علاوہ اور کوئی آدمی موجود نہیں ہے۔

"رسی تلاش کر کے لے آؤ اسے باندھنا ہو گا"...... عمران نے کہا تو جوانا سر ہلاتا ہوا مڑا اور ایک بار پھر کمرے سے باہر چلا گیا۔ عمران نے ہونٹ بھینچے ہوئے تھے۔ اسے دراصل سچوئیشن کی سمجھ نہ آ رہی تھی کیونکہ انکوائری آپریٹر نے جس انداز میں یہاں کی نشاندہی کی تھی اس سے لگتا تھا کہ وہ درست کہہ رہی ہے لیکن یہاں کوٹھی خالی پڑی ہوئی تھی۔ تھوڑی دیر بعد جوانا واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں رسی کا ایک بنڈل موجود تھا۔ پھر عمران اور جوانا نے مل کر اس چوکیدار کو اٹھا کر ایک کرسی پر بٹھایا اور رسی سے باندھ دیا۔ چوکیدار کی گردن ڈھلکی

ہوئی تھی اور آنکھیں بند تھیں۔ وہ واقعی نشے میں دھت پڑا ہوا تھا۔

"یہاں تم نے فون دیکھا ہے کہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"یس ماسٹر۔ ساتھ ہی ایک کمرے میں موجود ہے"...... جوانا نے جواب دیا۔

"تم اسے ہوش میں لے آؤ۔ لیکن ناک اور منہ بند کر کے نہیں بلکہ ہلکے ہلکے تھپڑ مار کر۔ کیونکہ جس طرح یہ نشے میں دھت ہے اگر تم نے اس کی ناک اور منہ بند کر دیا تو یہ ہلاک ہو جائے گا۔ میں اس فون کو چیک کر کے آتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"یس ماسٹر، آپ بے فکر رہیں۔ ایسے نشے بازوں کا نشہ اتارنا مجھے آتا ہے"...... جوانا نے جواب دیا تو عمران سر ہلاتا ہوا باہر نکل گیا۔ تھوڑے سے فاصلے پر ایک کمرہ تھا جس کی میز پر فون موجود تھا۔ عمران نے آگے بڑھ کر فون کا رسیور اٹھایا تو فون میں ٹون موجود تھی۔ اس نے رسیور واپس رکھا اور فون کے نچلے حصے میں موجود نمبر کی چٹ کو غور سے دیکھا اور پھر ایک طویل سانس لیا کیونکہ نمبر وہی تھا جس پر عمران نے فون کیا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ انکوائری آپریٹر نے درست بتایا تھا۔ اسی لمحے اس کے کانوں میں دور سے چیخنے کی آواز پڑی اور وہ سمجھ گیا کہ جوانا اس چوکیدار کو ہوش میں لانے کی کارروائی میں مصروف ہے۔ فون نمبر یہی ہے۔ اب اس چوکیدار سے ہی معلوم ہو سکتا تھا کہ اصل چکر کیا ہے۔ اس لئے عمران اس کمرے سے نکل کر واپس اس کمرے میں پہنچ گیا جہاں وہ چوکیدار اور جوانا موجود تھے۔

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

چوکیدار کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں بلکہ ایک لحاظ سے پھٹی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ چہرے پر تکلیف کے تاثرات کے ساتھ ساتھ جوانا کی انگلیوں کے نشانات نمایاں تھے۔

"تم، تم کون ہو۔ یہ کیا ہے"...... اس چوکیدار نے نشے سے لڑکھڑاتے ہوئے لہجے میں کہا لیکن دوسرے لمحے اس کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے کمرہ گونج اٹھا۔ اس کا فقرہ ختم بھی نہ ہوا تھا کہ جوانا کا زوردار تھپڑ اس کے چہرے پر پڑا تھا۔

"پوری طرح ہوش میں آجاؤ۔ ورنہ"...... جوانا نے غراتے ہوئے انداز میں کہا۔

"م، میں۔ میں ہوش میں ہوں۔ ہوش میں ہوں"...... اس چوکیدار نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"کیا نام ہے تمہارا"...... عمران نے اس سے پوچھا۔

"میرا نام کوحن ہے۔ کوحن"...... چوکیدار نے جواب دیا۔ وہ واقعی اب پوری طرح ہوش میں آچکا تھا۔

"یہ کوٹھی کس کی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ڈاکٹر ہیری کی۔ ڈاکٹر ہیری واشنگٹن میں رہتا ہے۔ کبھی کبھار یہاں آتا ہے۔ میں یہاں مستقل رہتا ہوں۔ تم کون ہو۔ تم نے کیوں مجھے باندھ رکھا ہے"...... کوحن نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"یہاں جو فون موجود ہے اسے کون اٹنڈ کرتا ہے"...... عمران

نے کہا۔

"میں کرتا ہوں اور کون کر سکتا ہے"...... کوحن نے جواب دیا۔

"جوانا، تم کوٹھی سے باہر جاؤ اور کسی قریبی فون بوتھ سے یہاں کا نمبر ڈائل کرو"...... عمران نے جوانا سے کہا اور ساتھ ہی نمبر بتا دیا تو جوانا مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر چلا گیا۔

"کنگ سلوان کو جانتے ہو تم"...... عمران نے کوحن سے پوچھا۔

"صرف نام سنا ہوا ہے۔ میں یہاں آنے سے پہلے سٹار لائٹ کلب میں تھا۔ تب میں نے اس سلوان کا نام سنا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ وہ بہت بڑا بدمعاش ہے"...... کوحن نے جواب دیا۔

"تم نے کلب کی نوکری کیوں چھوڑ دی"...... عمران نے پوچھا۔

"وہاں تنخواہ کم ملتی تھی۔ ڈاکٹر ہیری وہاں آتا تھا۔ میں اسے سلام کرتا تھا تو وہ خوش ہو کر مجھے اچھی ٹپ دے دیتا تھا۔ پھر اس نے مجھے اپنی کوٹھی کی چوکیداری کی آفر کی کیونکہ وہ مستقل واشنگٹن میں شفٹ ہو رہا تھا۔ اس نے مجھے کلب سے دس گنا زیادہ تنخواہ کی آفر کی۔ ساتھ ہی کھانا پینا، شراب سب جس قدر میں چاہوں مفت تھیں۔ اس لئے میں یہاں آ گیا۔ مجھے یہاں آئے ہوئے چار سال ہو گئے ہیں"۔ کوحن نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر ہیری کا حلیہ بتاؤ"...... عمران نے پوچھا تو کوحن نے تفصیل سے حلیہ بتا دیا لیکن یہ حلیہ کنگ سلوان سے یکسر مختلف تھا۔

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

اسی لمحے نزدیکی کمرے سے فون کی گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی تو عمران تیزی سے مڑ کر اس کمرے میں داخل ہوا اور اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"جوانا بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے جوانا کی آواز سنائی دی۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ واپس آ جاؤ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے فون پیس اٹھایا اور اسے الٹ پلٹ کر دیکھنے لگا۔ لیکن وہ عام سا فون تھا۔ عمران نے اسے غور سے دیکھا اور پھر واپس میز پر رکھ دیا۔ اس کی نظریں تار کے ساتھ ساتھ دیوار میں نصب ساکٹ کی طرف جا رہی تھیں اور پھر عمران نے آگے بڑھ کر اس ساکٹ کو چیک کرنا شروع کر دیا۔ اس نے اپنے ناخنوں میں موجود مخصوص بلیڈز کو باہر نکال کر ان کی مدد سے ساکٹ کے پیچ کھولے اور پھر غور سے اس کی ساخت دیکھنے لگا لیکن وہ بھی بالکل ہی سادہ تھا۔ عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لے کر ساکٹ کو دوبارہ بند کر دیا اور پھر اٹھ کر کمرے سے باہر آ گیا۔ جوانا واپس آ چکا تھا۔

"تم یہیں رکو۔ میں اس کوٹھی کو اچھی طرح چیک کر لوں"۔ عمران نے کہا تو جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے کوٹھی کے ایک ایک حصے کی اچھی طرح چیکنگ کی لیکن یہ عام سی کوٹھی تھی۔ نہ اس میں کوئی خفیہ تہہ خانہ تھا اور نہ ہی خفیہ راستہ یا سرنگ۔ تھوڑی دیر بعد عمران واپس آ گیا۔

"اب چلیں یہاں سے۔ یہ معاملہ بھی درست ثابت نہیں ہوا۔ کچھ اور سوچتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"اس آدمی کا کیا کرنا ہے۔ گولی مار دوں"...... جوانا نے کہا۔

"ارے نہیں۔ بے قصور آدمی ہے اسے بے ہوش کر کے اس کی رسیاں کھول دو اور بس"...... عمران نے کہا اور برآمدے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد جوانا واپس آ گیا تو وہ دونوں عقبی راستے سے باہر آ گئے۔ عمران نے باہر سے دروازے کو لاک کر دیا اور پھر وہ دونوں اس پارکنگ کی طرف بڑھ گئے جہاں ان کی کار موجود تھی۔ عمران کی پیشانی پر گراموفون کے ریکارڈ کی طرح شکنوں کا جال پھیلا ہوا تھا جبکہ جوانا خاموش تھا۔ اسے احساس ہو رہا تھا کہ مشن الجھ گیا ہے کہ اب اس کا کوئی پلس پوائنٹ ہی سامنے نہیں آ رہا تھا لیکن ظاہر ہے عمران کی موجودگی میں اسے کچھ سوچنے کی ضرورت ہی نہ تھی۔ اس لئے وہ بس خاموشی سے عمران کے پیچھے چلتا ہوا آگے بڑھتا چلا جا رہا تھا۔

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

کنگ سلوان اپنے آفس میں بیٹھا فون سننے میں مصروف تھا کہ میز پر پڑے ہوئے سرخ رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کنگ سلوان نے چونک کر اس سرخ فون کی طرف دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کنگ سلوان نے غراتے ہوئے کہا۔

"تھامس بول رہا ہوں کنگ۔ ای روم سے"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کیا ہوا۔ کوئی خاص بات"...... کنگ سلوان نے اسی طرح غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔ شاید اس کے بات کرنے کا انداز ہی ایسا تھا۔

"کنگ۔ کلیولینڈ کالونی کے سپیشل سپاٹ پر دو افراد پہنچے ہیں۔ ان میں سے ایک مقامی اور دوسرا حبشی تھا۔ جیسے ہی وہ سپیشل سپاٹ

میں داخل ہوئے یہاں آلات نے ان کے بارے میں نہ صرف خبر دے دی بلکہ وہاں خفیہ کیمرے بھی آن ہو گئے۔ ان دونوں نے چوکیدار کو پکڑ لیا جو شراب کے نشہ میں دھت پڑا ہوا تھا۔ اسے مار پیٹ کر ہوش میں لایا گیا اور پھر اس سے آپ کے بارے میں پوچھا۔ پھر انہوں نے فون کو بھی چیک کیا لیکن فون آلات کے آن ہونے کی وجہ سے خود بخود آف ہو چکا تھا۔ پھر اس مقامی آدمی نے حبشی کو کوٹھی سے باہر بھیج کر اس سے اس فون نمبر پر کال کرائی۔ پھر وہ فون پیس کو چیک کرتا رہا پھر اس نے فون ساکٹ کو کھول کر چیک کیا۔ اس کے بعد چوکیدار کو بے ہوش کر کے وہ واپس چلے گئے ہیں“...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”یہ کون لوگ ہو سکتے ہیں اور انہیں سپیشل سپاٹ اور وہاں کے فون نمبر کا کیسے علم ہوا“...... کنگ سلوان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”یہ تو معلوم کرنا پڑے گا کنگ“...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ان کی تصویریں تیار کرا کر پورے لوپاک میں پہنچا دو۔ جب ان کا کوئی اتا پتہ چلے تو انہیں بے ہوش کرا کر تھری ایکس میں بھجوا دینا۔ میں تھری ایکس کے راڈل کو حکم دے دیتا ہوں کہ وہ ان کی ہڈیوں سے بھی اصل معاملات اگلوائے اور پھر ان کا خاتمہ کر دے“۔ کنگ سلوان نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

”یہ کون لوگ ہو سکتے ہیں“...... کنگ سلوان نے بڑبڑاتے

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

ہوئے کہا اور پھر ایک خیال آتے ہی وہ چونک پڑا۔

”اوہ، اوہ یہ وہ لوگ نہ ہوں جنہوں نے راتھ آئی لینڈ میں سانگر کے ہیڈ کوارٹر کو تباہ کیا ہے اور ان کا اس نمبر تک پہنچنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ اب میرے پیچھے ہیں۔ ویری بیڈ“...... کنگ سلوان نے سوچنے کے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز پر پڑے ہوئے سفید رنگ کے فون کا رسیور اٹھا کر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

”پی ایس پی سے رانیڈ بول رہا ہوں“...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”کنگ سلوان فرام دس اینڈ“...... کنگ سلوان نے اپنے مخصوص انداز میں غراتے ہوئے کہا۔

”یس کنگ۔ حکم فرمایئے“...... دوسری طرف سے پہلے سے زیادہ مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”وہ مغوی نوجوان شوکائی کیسا ہے“...... کنگ سلوان نے پوچھا۔

”اوکے کنگ“...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اس نے بھاگنے کی کوشش تو نہیں کی“...... کنگ سلوان نے غراتے ہوئے کہا۔

”نہیں کنگ۔ وہ کیسے ایسا کر سکتا ہے۔ اس کے دونوں پاؤں میں بیڑیاں ہیں اور ایک آدمی چوبیس گھنٹے اس کی نگرانی کرتا رہتا ہے۔

خفیہ کیمرے بھی آن رہتے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اسے واپس لے جانے والے آجکل لو پاک میں گھومتے پھر رہے ہیں۔ میں نے ان کے خاتمے کے احکامات دے دیئے ہیں لیکن ہو سکتا ہے کہ یہ کسی طرح بچ بچا کر پی ایس پی پہنچ جائیں۔ تم نے وہاں ریڈ الرٹ رکھنا ہے"...... کنگ نے کہا۔

"یس کنگ۔ حکم کی تعمیل ہو گی"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کنگ نے ایک جھٹکے سے رسیور رکھ دیا۔

پھر اچانک ایک خیال کے آتے ہی اس نے ایک بار پھر سفید رنگ کے فون کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے دو نمبر پریس کر دیئے۔

"یس کنگ"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"میڈرڈ سے بات کراؤ"...... کنگ نے غراتے ہوئے کہا۔

"یس کنگ"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا اور پھر لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

"میڈرڈ بول رہا ہوں کنگ"...... چند لمحوں بعد ایک اور مردانہ آواز سنائی دی۔

"تمہارا رابطہ جان وکٹر سے ہے یا نہیں"...... کنگ نے پوچھا۔

"یس ہے کنگ"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"وہ کیا کر رہا ہے شوگرانی فارمولے کے سلسلے میں۔ ہم اس مغوی کی حفاظت سے تنگ آ چکے ہیں"...... کنگ نے تیز اور غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

"جان وکٹر نے اس سے رابطہ کر لیا ہے ایک فرضی نام سے اور اس سائنسدان نے جان وکٹر کو بتایا ہے کہ وہ مسلسل فارمولے پر کام کر رہا ہے۔ زیادہ سے زیادہ ایک ہفتے کے اندر وہ اسے مکمل کر کے جان وکٹر کو بھجوا دے گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"چلو ایک ہفتہ مزید دیکھ لیتے ہیں لیکن جان وکٹر سے کہہ دو کہ اس کے بعد ہم اس مغوی کو گولی مار کر اس کی لاش گٹر میں پھینکوا دیں گے"...... کنگ نے کہا۔

"اگر ایک ہفتے بعد بھی اس سائنسدان نے فارمولا نہ دیا تو ایسا ہی ہو گا کہ اس کے بیٹے کی لاش اسے بھجوا دی جائے گی اور پھر اس کی بیٹی کو جو یونیورسٹی میں پڑھتی ہے اغوا کر لیا جائے گا"...... میڈرڈ نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس لڑکی کو ہم اپنے پاس نہیں رکھیں گے۔ جان وکٹر خود اس کا کوئی انتظام کرائے"...... کنگ نے تیز لہجے میں کہا۔

"اس کی نوبت ہی نہیں آئے گی کنگ"...... میڈرڈ نے جواب دیا۔

"اوکے"...... کنگ نے کہا اور اس نے ابھی رسیور کریڈل پر رکھا ہی تھا کہ اچانک اسے ایک خیال آیا تو اس نے سیاہ رنگ کے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"تھری ایکس سے راڈل بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بھاری اور سخت سی آواز سنائی دی۔

"کنگ سلوان بول رہا ہوں"...... کنگ نے اپنے مخصوص غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یس کنگ۔ حکم"...... دوسری طرف سے گو لہجہ نرم بنانے کی کوشش کی گئی تھی لیکن اس میں تیزی اور بھاری پن ویسے ہی موجود تھا۔

"دو آدمیوں کو تھامس ٹریس کر رہا ہے۔ ان میں سے ایک مقامی اور دوسرا حبشی ہے۔ جیسے ہی وہ ٹریس ہوئے وہ انہیں بے ہوش کر کے تھری ایکس بھجوا دے گا۔ یہ دونوں ہمارے خلاف کام کر رہے ہیں اور شاید یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے راتھ جزیرے میں سانگر کے خلاف کارروائی کی ہے۔ تم نے ان دونوں کی ہڈیاں توڑ کر ان سے سب کچھ اگلوانا ہے۔ لیکن خیال رکھنا، بتانے سے پہلے انہیں کسی صورت مرنا نہیں چاہئے۔ سب کچھ معلوم کر کے تم انہیں ہلاک کر کے ان کی لاشیں گٹر میں پھینکوا دینا"...... کنگ نے کہا۔

"یس کنگ۔ حکم کی تعمیل ہو گی"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"پھر تم نے مجھے تفصیلی رپورٹ دینی ہے۔ بلکہ بہتر ہے کہ وہ جو کچھ بھی بتائیں وہ سب ٹیپ کر لینا۔ پھر ٹیپ مجھے بھجوا دینا"...... کنگ نے کہا۔

"ایسا ہی ہو گا کنگ"...... راڈل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"خیال رکھنا یہ انتہائی خطرناک سمجھے جا رہے ہیں"...... کنگ نے رسیور رکھتے رکھتے پھر اسے کان سے لگاتے ہوئے کہا۔

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

"یہ چاہے کچھ بھی ہوں کنگ۔ راڈل کے مقابلے پر ایک لمحے کے لئے بھی نہیں ٹھہر سکتے"...... دوسری طرف سے انتہائی نخوت آمیز لہجے میں کہا گیا۔

"ہاں، مجھے معلوم ہے۔ اسی لئے تو میں انہیں تمہارے پاس بھجوا رہا ہوں"...... کنگ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا اور پھر اطمینان بھرے انداز میں اپنے دوسرے کاموں میں مصروف ہو گیا۔

"ماسٹر، اب آپ نے کیا سوچا ہے"...... جوانا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ وہ دونوں ابھی کلیولینڈ کالونی سے واپس اپنی رہائش گاہ پر پہنچے تھے۔

"مجھے اللہ تعالیٰ کی رحمت پر مکمل یقین ہے۔ وہ کوئی نہ کوئی راستہ بہرحال نکالے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور جوانا نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"میرا خیال ہے ماسٹر کہ میں انڈر ورلڈ کا راؤنڈ لگاؤں۔ وہاں سے میں اس کنگ سلوان کا کھوج لازماً نکال لوں گا"...... جوانا نے کہا۔

"تجویز تو تمہاری اچھی ہے لیکن ہمارے پاس وقت نہیں ہے۔ زیادہ سے زیادہ چند روز ہیں۔ اگر یہ چند روز بھی گزر گئے تو یقیناً شوکائی کو ہلاک کر دیا جائے گا۔ کیونکہ شوگرانی سائنسدان نے تو فارمولا مکمل کر کے حکومت شوگران کے حوالے کر دینا ہے۔ اس لئے ہم نے

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

ہر صورت میں ان چند روز گزرنے سے پہلے پہلے شوکائی کو زندہ سلامت برآمد کرنا ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ماسٹر۔ جیسے آپ کہیں"...... جوانا نے جواب دیا۔

"پریشان ہونے یا مایوس ہونے سے معاملات نہیں سدھرا کرتے۔ پریشانی اور یاسیت انسان کو مزید بھٹکا دیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا اور خود اپنی کوششیں ہی کامیابی کا اصل نسخہ ہے"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بے اختیار چونک پڑا کیونکہ اسے باہر سے سٹک سٹک کی تیز آوازیں سنائی دی تھیں۔ وہ ان آوازوں کو سن کر کرسی سے اٹھنے ہی لگا تھا کہ اسے یوں محسوس ہوا جیسے پلک جھپکنے سے بھی کم عرصے میں کسی نے اس کے ذہن پر سیاہ کمبل ڈال دیا ہو۔ اس کے کانوں میں آخری آواز جوانا کی پڑی تھی جس نے انتہائی حیرت بھرے انداز میں ماسٹر کہا تھا۔ پھر جس طرح اچانک ہی اس کا ذہن تاریک ہوا تھا ویسے ہی اس کے ذہن میں روشنی نمودار ہوئی اور چند لمحوں بعد اس کی آنکھیں کھل چکی تھیں۔ آنکھیں کھلتے ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہ اپنی رہائش گاہ کی بجائے ایک اور بڑے کمرے میں فولادی کرسی پر بیٹھا ہوا ہے اور اس کے جسم کے گرد فولادی راڈز موجود ہیں۔ اس نے گردن گھمائی تو اسے کچھ فاصلے پر دوسری کرسی پر جوانا بیٹھا ہوا نظر آیا۔ اس کی گردن ڈھلکی ہوئی تھی اور اس کے قریب ایک دیوہیکل آدمی کھڑا تھا جو جوانا کے بازو میں انجکشن لگا رہا تھا۔ عمران سمجھ گیا تھا

۔ انہیں اغوا کر لیا گیا ہے اور سنک سنک کی جو آوازیں اس نے سنی
تھیں وہ انتہائی زود اثر بے ہوش کر دینے والی گیس کے کیپسول پھٹنے
کی آوازیں تھیں اور اس بے ہوشی کے دوران انہیں یہاں لایا گیا اور
اب انجکشن لگا کر انہیں ہوش میں لایا جا رہا ہے۔ یہ آدمی جو جوانا کے
قریب عمران کی طرف پشت کئے کھڑا تھا واقعی دیوہیکل تھا۔ وہ جوانا
سے بھی زیادہ قوی ہیکل نظر آ رہا تھا اور اس کا جسم بھی ٹھوس اور
ورزشی تھا۔ وہ سر سے گنجا تھا اور اس نے جینز کی پینٹ اور جینز کی ہی
ہاف آستینوں والی شرٹ پہنی ہوئی تھی جس میں سے اس کے بازوؤں
کی مچھلیاں مسلسل پھڑکتی ہوئی نظر آ رہی تھیں۔ چند لمحوں بعد اس
آدمی نے انجکشن کی سوئی جوانا کے بازو سے نکالی اور سرنج کو ایک
طرف پھینک کر وہ مڑا تو اس کا چہرہ پہلی بار عمران کے سامنے آیا۔ اس
کا چہرہ بھی اس کے جسم کی مناسبت سے چوڑا تھا اور اس پر سختی اور
درشتگی کا تاثر بھی نمایاں تھا۔ اسے دیکھ کر فوراً محسوس ہوتا تھا کہ یہ
شخص جسمانی طور پر گوشت پوست کی بجائے پتھر کا بنا ہوا ہے۔

"بہت خوب۔ بڑے عرصے بعد تم جیسا آدمی دیکھنے کو ملا ہے ورنہ
آج کل تو لوگ چڑیوں کی طرح نرم و نازک ہیں"...... عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا تو وہ آدمی بے اختیار چونک پڑا۔

"تم، تم یہ بات کر رہے ہو۔ حیرت ہے۔ تم تو خود چھوٹی چیونٹی
سے بھی کمزور ہو"...... اس آدمی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تمہارے مقابل تو واقعی میں چیونٹی ہی دکھائی دیتا ہوں لیکن

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

چیونٹی کو کمزور سمجھنا حماقت کے سوا اور کچھ نہیں۔ تم نے وہ مثال
نہیں سنی ہوئی کہ چیونٹی بھی ہاتھی کو ہلاک کر سکتی ہے"...... عمران
نے کہا تو وہ آدمی بے اختیار بھاری آواز میں ہنس پڑا۔

"ایسی مثالیں تم جیسے کمزور آدمیوں نے بنائی ہوئی ہیں"۔ اس
آدمی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ جوانا کی طرف مڑ گیا جو اب ہوش
میں آ رہا تھا۔

"تمہارا یہ ساتھی بھی خاصا قیم شحیم ہے لیکن میرے مقابلے میں یہ
ابھی بچہ ہے"...... اس آدمی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اس کا نام جوانا ہے اور تمہارا نام"...... عمران نے کہا۔

"میرا نام راڈل ہے۔ راڈل۔ ایک دنیا میرے نام سے کانپتی
ہے"۔ اس آدمی نے جواب دیا۔

"تم کنگ سلوان کے ہی آدمی ہو یا"...... عمران نے کہا۔

"ہاں، میں کنگ سلوان کا ماتحت ہوں لیکن تمہارا کیا نام ہے"۔
راڈل نے کہا۔

"میرا نام مائیکل ہے۔ لارڈ مائیکل اور یہ میرا باڈی گارڈ ہے جوانا۔
ہمیں یہاں کون لے آیا ہے"...... عمران نے بڑے نرم سے لہجے میں
کہا۔

"کنگ کے آدمی تمہیں بے ہوشی کے عالم میں یہاں چھوڑ گئے ہیں
اور میں نے تمہاری ہڈیاں توڑ کر تم سے سب کچھ اگلوانا ہے"۔ راڈل
نے سخت لہجے میں کہا۔ ویسے بھی اس کی آواز بھاری اور لہجہ بے حد سخت

تھا لیکن اب اس کے لہجے میں سختی کا عنصر پہلے سے زیادہ ہو گیا تھا۔

"تم ماسٹر جیکسن کے بیٹے تو نہیں ہو"...... اچانک جوانا نے کہا۔
دو کافی دیر سے اسے غور سے دیکھ رہا تھا اور اس کی بات سن کر راڈل بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر پہلی بار حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"ہاں۔ مگر تم میرے باپ کو کیسے جانتے ہو"...... راڈل نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ بھی تمہاری طرح بڑھ چڑھ کر دعوے کرنے کا عادی تھا لیکن اونٹ اس وقت تک سب سے اونچا ہوتا ہے جب تک پہاڑ کے نیچے نہ آئے اور تمہارا باپ ماسٹر جیکسن ایک پہاڑ کے نیچے آ گیا تھا۔ تم تو اس وقت میکسیکو میں تھے"...... جوانا نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"ہاں، تمہارا نام کیا ہے"...... راڈل نے غور سے جوانا کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"میرا نام جوانا ہے اور میرا تعلق ماسٹر کلرز سے رہا ہے"...... جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جوانا۔ ماسٹر کلرز۔ اوہ، تو تم ہو وہ جوانا۔ جس نے میرے باپ کو ہلاک کیا تھا۔ اوہ، اوہ گاڈ۔ میں نے کتنا تلاش کیا تھا تمہیں۔ تاکہ تمہاری ہڈیاں توڑ کر اپنے باپ کی موت کا انتقام لے سکوں۔ لیکن تم کہیں نہ ملے اور ماسٹر کلرز تنظیم بھی ختم ہو گئی۔ اوہ گاڈ۔ آج تم سامنے آ ہی گئے"...... راڈل نے کہا۔

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

"ارے یہ کیا تم نے پرانی دشمنیاں نکال لی ہیں۔ چھوڑو پرانی باتیں۔ موجودہ دور کی باتیں کرو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے دو دوستوں کے درمیان ہو جانے والی تلخ بات کو رفع دفع کرا رہا ہو۔

"پرانی دشمنی۔ ہاں، آج واقعی پرانی دشمنی چکانے کا موقع آ گیا ہے۔ میں تو نجانے کب سے تڑپ رہا ہوں کہ کہیں سے تمہارا پتہ چلے اور میں تمہاری ہڈیاں توڑ کر اپنے باپ کا انتقام لے سکوں۔ آج میری دعا قبول ہو گئی ہے"...... راڈل نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہارے باپ کو میں نے معاوضے کے عوض ہلاک نہیں کیا تھا۔ جیسے میں نے تمہیں بتایا ہے کہ تمہارا باپ بھی تمہاری طرح بڑھ چڑھ کر باتیں کرنے والا تھا۔ اس نے مجھے چیلنج کر دیا اور میں نے بھی اس کا چیلنج قبول کر لیا۔ یہ چیلنج فائٹ تھی"...... جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"جو کچھ بھی تھا بہرحال اب تمہیں ہر صورت میں میرے ہاتھوں مرنا پڑے گا"...... راڈل نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

"چلو یہ فائٹ بھی دیکھ لیں گے۔ پہلے یہ بتاؤ کہ تمہارا یہ کنگ سلوان کہاں ہوتا ہے"...... عمران نے بڑے بے نیازانہ لہجے میں کہا۔

"خاموش رہو تم، ورنہ پہلے تمہارے سینے میں گولی اتار دوں گا۔ اب اگر آواز بھی نکالی تو"...... راڈل نے یکلخت عمران کو بری طرح جھڑکتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے اتنا غصہ۔ جوانا سے لڑنا ہے تو ہوش میں رہ کر لڑو۔ ورنہ اپنے باپ کی طرح تم بھی گردن تڑوا بیٹھو گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہاری یہ جرات کہ تم ماسٹر کو جھوکو۔ اب تک میں تمہیں بچہ سمجھ کر نظر انداز کر رہا تھا لیکن تم نے ماسٹر سے توہین آمیز لہجے میں بات کر کے اپنی موت مقدر کر لی ہے"...... جوانا نے بھی غصیلے لہجے میں کہا۔

"ہونہہ، یہ چڑیا کا بچہ اگر تمہارا ماسٹر ہے تو تف ہے تم پر"۔ راڈل نے فرش پر تھوکتے ہوئے کہا تو جوانا کے چہرے کے عضلات بری طرح پھڑپھڑانے لگے اور آنکھیں سرخ ہو گئی تھیں۔

"اپنے آپ کو کنٹرول میں رکھو جوانا۔ ٹھنڈے دماغ سے لڑنے والا مولا بھی شہباز پر بھاری پڑتا ہے"...... عمران نے جوانا کی طرف مڑتے ہوئے سخت لہجے میں کہا تو جوانا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"واہ، تم واقعی اس کے ماسٹر ہو"...... راڈل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اور تم بھی سن لو راڈل۔ لڑائی بھڑائی بعد میں ہوتی رہے گی۔ پہلے چند کام کی باتیں ہو جائیں۔ یہ بتاؤ کہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ شوگران سے لایا جانے والا مغوی کہاں ہے"...... عمران نے راڈل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مجھے یہاں کے علاوہ اور کچھ نہیں معلوم۔ اور تم بہت باتیں

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

کرتے ہو۔ اس لئے تم تو چھٹی کرو۔ باقی باتیں میں جوانا کی ہڈیاں توڑ کر معلوم کر لوں گا"...... راڈل نے جیب سے مشین پسٹل نکالتے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ وہ مشین پسٹل کا رخ عمران کی طرف کرتا۔ کٹاک کٹ کٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی راڈز غائب ہوئے اور دوسرے لمحے راڈل چیختا ہوا اچھل کر پشت کے بل فرش پر جا گرا۔ عمران جو کسی حد تک راڈل کی نفسیات کو سمجھنے لگ گیا تھا۔ کافی دیر سے ٹانگ موڑ کر کرسی کے عقبی پائے میں موجود راڈز کو آپریٹ کرنے والے بٹن پر پیر رکھے ہوئے تھا۔ اسے معلوم تھا کہ راڈل اپنے باپ کے انتقام میں اندھا ہو کر کسی بھی لمحے اس کو راستے کی رکاوٹ سمجھ کر اس پر فائر کھول سکتا ہے۔ اس لئے وہ ایسی پوزیشن کے لئے پہلے سے تیار تھا۔ جبکہ اسے معلوم تھا کہ جوانا ایسا نہ کر سکے گا کیونکہ وہ جس کرسی پر بیٹھا ہوا تھا اس کے ساتھ دوسری کرسی جڑی ہوئی تھی اور وہ ٹانگ نہ موڑ سکتا تھا اور ویسے فولادی راڈز کو ہاتھوں سے توڑنا ناممکن تھا۔ اس لئے جو کچھ کرنا تھا عمران کو ہی کرنا تھا۔ پھر راڈز غائب ہونے پر راڈل چونکا ہی تھا کہ عمران نے چیتے کے سے انداز میں زقند بھری اور اس کے دونوں پیر پوری قوت سے راڈل کے چٹان کی طرح پھیلے ہوئے سینے پر پڑے اور اس اچانک اور زوردار حملے نے راڈل جیسے دیو قامت اور پتھریلے آدمی کے پیر زمین سے اکھاڑ دیئے اور وہ چیختا ہوا ایک دھماکے سے پشت کے بل فرش پر جا گرا۔ مشین پسٹل بھی اس کے ہاتھوں سے نکل گیا تھا جبکہ عمران نے اسے ضرب لگا

اس قدر پھرتی تھی کہ
ر ہوا میں قلابازی کھائی۔ اس کے انداز میں
جب تک راڈل جو بھاری جسم کا مالک ہونے کے باوجود انتہائی پھرتیلا
تھا اس لئے نیچے گرتے ہی اس نے بجلی کی سی تیزی سے قلابازی کھا کر
اٹھنے کی کوشش کی لیکن اس کی یہ پھرتی خود اس کے حق میں مضر
ثابت ہوئی کیونکہ عمران جیسے آدمی کے مقابل اس انداز میں اٹھنے کی
کوشش راڈل کو انتہائی مہنگی پڑی۔ جیسے ہی قلابازی کھا کر اٹھنے کے
لئے اس کی دونوں ٹانگیں اس کے سر کے عقب میں گئیں عمران یکلخت
اچھل کر اس کی کمان کی طرح مڑی ہوئی پشت پر گرا اور اس کی کمر سے
کٹاک کی زوردار آواز کے ساتھ ہی راڈل کے منہ سے ایک کربناک
چیخ نکلی اور عمران تو اچھل کر ایک طرف جا کھڑا ہوا جبکہ راڈل پہلو کے
بل زمین پر گرا اور اس کے دونوں بازو اس طرح ادھر ادھر لہرانے لگے
جیسے کوئی اندھا ہوا میں لاٹھیاں چلا رہا ہو جبکہ اس کا نچلا دھڑ حرکت
کرنے سے معذور ہو چکا تھا۔ عمران نے اسے اسی حالت میں چھوڑ کر
آگے بڑھ کر کرسیوں کے عقب میں جا کر اس نے جوانا کی کرسی کے
عقبی پائے میں موجود بٹن کو پریس کر دیا اور اس کے ساتھ ہی کٹاک
کٹاک کی آوازوں کے ساتھ ہی جوانا کے جسم کے گرد موجود راڈز
غائب ہو گئے اور جوانا اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"ماسٹر، آپ نے اسے بہت جلد بے کار کر دیا ہے۔ میں اس کی
ہڈیاں توڑنا چاہتا تھا۔ اس نے آپ کی توہین کی ہے"...... جوانا نے
کہا۔

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

"یہ سب فضول باتیں ہیں۔ اصل بات ہمارا مشن ہے۔ اسے اٹھا
کر کرسی پر ڈالو اور پھر کمرے سے باہر چیکنگ کرو۔ جو بھی نظر آئے اسے
ہلاک کر دو تاکہ اس سے اطمینان سے پوچھ گچھ ہو سکے"...... عمران
نے کہا تو جوانا سر ہلاتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ راڈل اب تکلیف کی شدت
سے بے ہوش ہو چکا تھا۔ جوانا نے جھک کر اس کا ایک بازو پکڑا اور
پھر اسے فرش پر گھسیٹتا ہوا اس کرسی کے قریب لے آیا جس پر پہلے
عمران بیٹھا ہوا تھا اور پھر اس نے جھک کر اسے دونوں ہاتھوں سے پکڑ
کر ایک جھٹکے سے اٹھا کر کرسی پر ڈال دیا۔ عمران نے عقب میں جا کر
راڈز والا بٹن آپریٹ کر دیا اور راڈل کے جسم کو راڈز نے جکڑ لیا۔

"ماسٹر، یہ تو حرکت بھی نہیں کر سکتا۔ پھر راڈز کی کیا ضرورت
تھی"...... جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ جسمانی طور پر واقعی خاصا طاقتور ہے۔ اس لئے کسی بھی لمحے
کچھ بھی ہو سکتا ہے۔ تم باہر جا کر چیکنگ کرو"...... عمران نے جواب
دیا تو جوانا مڑا اور اس نے ایک طرف پڑے ہوئے راڈل کے مشین
پسٹل کو اٹھایا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے ایک
طرف پڑی ہوئی عام سی کرسی اٹھا کر راڈل کے سامنے رکھی اور پھر آگے
بڑھ کر اس نے دونوں ہاتھوں سے راڈل کا ناک اور منہ بند کر دیا۔
تھوڑی دیر بعد جب اس کے اوپر والے جسم میں حرکت کے آثار نمودار
ہونے شروع ہو گئے تو عمران نے ہاتھ ہٹائے اور پیچھے ہٹ کر کرسی پر
بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد راڈل نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں

اور اس کے ساتھ ہی لاشعوری طور پر اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن اس کا نچلا جسم بالکل بے حس و حرکت رہا تو راڈل کے چہرے پر تکلیف کے ساتھ ساتھ حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"تم، تم نے یہ کیا کیا ہے۔ تم نے راڈل کو بے کار کر دیا ہے۔ یہ، یہ کیسے ہو گیا"...... راڈل کے منہ سے رک رک کر الفاظ نکل رہے تھے۔ اسے شاید یقین نہ آ رہا تھا کہ اسے واقعی عمران نے ہی بے کار کیا ہے۔ وہ عمران جو اس کی نظر میں تنکے جیسی حیثیت بھی نہ رکھتا تھا۔

"تمہارا دماغ بے حد گرم ہے۔ اس لئے مجھے مجبوراً تمہیں بے کار کرنا پڑا۔ اب بھی اگر تم میرے سوالوں کے درست جواب دے دو تو میں تمہیں ٹھیک کر سکتا ہوں ورنہ تم باقی ساری زندگی اسی طرح بے حس و حرکت پڑے رہو گے اور دنیا کا کوئی ڈاکٹر تمہیں دوبارہ ٹھیک نہ کر سکے گا اور یہ بات تم بھی اچھی طرح سے جانتے ہو کہ تمہیں اس حالت میں دیکھ کر کنگ سلوان تمہارا کیا حشر کرے گا"۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تم، تم۔ پلیز مجھے ٹھیک کر دو۔ پلیز۔ میں تمہاری منت کرتا ہوں۔ تم واقعی حیرت انگیز آدمی ہو۔ جوانا جیسے آدمی نے اگر تمہیں ماسٹر بنایا ہے تو تم واقعی ایسے ہی آدمی ہو۔ مجھ سے غلطی ہو گئی ہے۔ پلیز مجھے ٹھیک کر دو"...... راڈل نے انتہائی منت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کی ساری اکڑ فوں ہوا ہو چکی تھی۔

"میں نے تم سے وعدہ کیا ہے تو میں وعدہ پورا بھی کروں گا۔ لیکن

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

پہلے تم میرے سوالوں کے درست جواب دے دو"...... عمران نے کہا۔

"تم پوچھو۔ جو میں جانتا ہوں سچ بتا دوں گا۔ مجھے ٹھیک کر دو یا پھر مجھے گولی مار دو۔ میں اس حالت میں زندہ نہیں رہنا چاہتا۔ تم نے تو مجھے کینچوے سے بھی بدتر کر دیا ہے"...... راڈل نے کہا۔

"سنو، ہم نے شوکائی مغوی کو بازیاب کرانا ہے۔ تم بتاؤ کہ وہ کہاں ہے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تم یقین کرو میں اس حالت میں جھوٹ نہیں بولوں گا۔ مجھے قطعی معلوم نہیں ہے کیونکہ میں صرف یہاں تک محدود ہوں"۔ راڈل نے جواب دیا۔

"تم درست کہہ رہے ہو لیکن اس بات سے تم انکار نہیں کر سکتے کہ تمہیں کنگ سلوان کے بارے میں معلوم نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"تم اس کے بارے میں کیا پوچھنا چاہتے ہو"...... راڈل نے کہا۔

"وہ کہاں بیٹھتا ہے، کہاں رہتا ہے۔ اس بارے میں تفصیل"...... عمران نے کہا۔

"ہاں، یہ میں جانتا ہوں۔ لوپاک کے شمال مشرق میں ایک علاقہ ہے جسے برائٹ لائٹ ایریا کہا جاتا ہے۔ اس ایریا میں ایک مارشل آرٹ سکول ہے جس کا نام لوپاک مارشل آرٹ سنٹر ہے۔ یہاں لوگوں کو مارشل آرٹ کی باقاعدہ ٹریننگ دی جاتی ہے۔ اس

سکول کے نیچے ایک علیحدہ خفیہ پورشن ہے جس میں کنگ سلوان کا آفس بھی ہے اور رہائش بھی۔ اس کا راستہ خفیہ ہے لیکن ہے وہ بھی مارشل آرٹ سنٹر کے اندر سے۔ میں وہاں کنگ سلوان کے باڈی گارڈ کے طور پر چار سال رہا ہوں۔ پھر مجھے یہاں کا انچارج بنا دیا گیا۔ یہاں ان لوگوں کو لایا جاتا ہے جن پر تشدد کر کے معلومات حاصل کرنا ضروری ہو اور یہ کام میں سرانجام دیتا ہوں“...... راڈل نے جواب دیا۔

”لیکن اس کا فون نمبر تو کلیولینڈ کالونی کی ایک کوٹھی میں نصب ہے“...... عمران نے کہا۔

”ہاں، یہ ڈاجنگ سسٹم ہے اور تم بھی اس ڈاجنگ سسٹم کی وجہ سے پکڑے گئے ہو۔ کنگ سلوان کے آفس میں مشینری کا انچارج تھامس ہے۔ اس کوٹھی میں صرف ایک چوکیدار رہتا ہے لیکن وہاں خفیہ کیمرے اور ڈیوائسز نصب ہیں۔ وہاں جو فون موجود ہے وہ بظاہر عام سا فون ہے لیکن اس کی مین لائن کے اندر ایک جدید ترین لائن ایسی ہے جس سے کنگ سلوان کے آفس میں بھی لائن جاتی ہے۔ تین گھنٹیاں بجنے تک اس لائن پر کال شفٹ نہیں ہوتی لیکن تین گھنٹیوں کے بعد اس فون کی لائن آٹومیٹک انداز میں آف ہو جاتی ہے اور کنگ سلوان کے آفس میں جانے والی لائن اوپن ہو جاتی ہے۔ تھامس نے تمہیں جس کے ذریعے یہاں بھجوایا تھا اس سے میں نے پوچھا تھا۔ اس نے بتایا کہ تم دونوں اس کوٹھی میں گئے۔ وہاں کے

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

خفیہ کیمروں نے تمہاری تصویریں بنائیں۔ یہ تصویریں لوپاک میں کنگ سلوان کے تمام آدمیوں کو پہنچا دی گئیں اور پھر انہوں نے تمہیں ایک کوٹھی میں ٹریس کر لیا اور وہاں سے تمہیں گیس سے بے ہوش کر کے یہاں لایا گیا ہے“...... راڈل نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”اس مارشل آرٹ سنٹر کے حفاظتی انتظامات کیا ہیں“...... عمران نے پوچھا۔

”بظاہر تو کوئی نہیں ہیں کیونکہ اس سنٹر میں ہر آدمی آ جا سکتا ہے۔ یہ اوپن ہے لیکن جب کوئی آدمی نیچے آفس میں جانے کی کوشش کرتا ہے یا کسی سے اس بارے میں پوچھتا ہے تو وہاں موجود مخصوص افراد الرٹ ہو جاتے ہیں اور اسے ہلاک کر دیا جاتا ہے۔ ویسے یہ بتا دوں کہ راستہ مارشل آرٹ سنٹر کے مینجنگ ڈائریکٹر کے آفس سے جاتا ہے اور اسے یا تو براہ راست اندر سے کھولا جاتا ہے یا پھر مینجنگ ڈائریکٹر براؤن کھولتا ہے“...... راڈل نے جواب دیا۔

”کنگ سلوان کا حلیہ اور قد و قامت کیا ہے“...... عمران نے پوچھا تو راڈل نے تفصیل بتا دی۔ یہ وہی حلیہ تھا جو عمران کو پہلے بتایا گیا تھا۔

”اس کے آفس کا لامحالہ کوئی خفیہ راستہ بھی ہو گا“...... عمران نے کہا۔

”ہاں ہے لیکن اسے سوائے انتہائی ایمرجنسی کے استعمال نہیں

کیا جاتا۔ وہ بلا کنڈ رہتا ہے"...... راڈل نے جواب دیا۔

"کونسا راستہ ہے۔ تفصیل بتاؤ"...... عمران نے کہا۔

"اس مارشل آرٹ سنٹر کی عقبی گلی میں ایک دروازہ ہے جو بند ہے۔ اس دروازے کے پیچھے کنکریٹ کی دیوار ہے۔ جب اس راستے کو کھولا جاتا ہے تو یہ کنکریٹ کی دیوار ہٹ جاتی ہے اور دروازہ کھل جاتا ہے ورنہ نہیں اور اس کے کھولنے کا سسٹم براہ راست کنگ سلوان کے پاس ہے"...... راڈل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے، تم نے سب کچھ بتا کر تعاون کیا ہے۔ اس لئے میں اپنا وعدہ پورا کرتا ہوں"...... عمران نے کہا اور مڑ کر جوانا کی طرف دیکھا جو اس دوران خاموشی سے اندر آکر عمران کی کرسی کے پیچھے کھڑا ہو گیا تھا۔

"کیا رہا جوانا"...... عمران نے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ماسٹر، سوائے اس راڈل کے یہاں اور کوئی آدمی موجود نہیں ہے۔ البتہ یہاں ایک بڑا اسلحہ سٹور ہے جہاں ہر قسم کا اسلحہ موجود ہے"...... جوانا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں یہاں اکیلا رہتا ہوں"...... راڈل نے کہا۔

"اب اگر ہم تمہیں ٹھیک کر دیں تو تم ہمارے بارے میں کنگ سلوان کو کیا رپورٹ دو گے"...... عمران نے کہا۔

"میں تمہاری یہاں آمد سے ہی صاف مکر جاؤں گا"...... راڈل نے جواب دیا۔

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

"لیکن وہ لوگ جو ہمیں یہاں چھوڑ گئے ہیں ان کا کیا ہو گا"۔ عمران نے کہا۔

"کنگ سلوان میری بات مانے گا ان کی نہیں۔ انہیں یقیناً موت کی سزا دے دی جائے گی اور بس"...... راڈل نے جواب دیا۔

"جوانا۔ اس کے راڈز کھولو اور اسے اٹھا کر نیچے فرش پر منہ کے بل لٹا دو"...... عمران نے کہا تو جوانا نے آگے بڑھ کر اس کے حکم کی تعمیل کر دی۔

"اس کی دونوں ٹانگیں سیدھی کر کے اس کے سر کی طرف لے جاؤ اور جہاں میں کہوں وہاں روک دینا"...... عمران نے کہا تو جوانا نے ویسے ہی کیا۔ راڈل کے منہ سے کراہیں نکل رہی تھیں۔

"بس یہاں رک جاؤ"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی آگے بڑھ کر اس نے اس کی کمان کی طرح مڑی ہوئی کمر پر ایک جگہ بایاں ہاتھ رکھا۔ کافی دیر تک وہ اس ہاتھ کو اوپر نیچے کر کے ایڈجسٹ کرتا رہا۔

"قابو میں رکھنا اسے"...... عمران نے جوانا سے کہا اور جوانا کے اثبات میں سر ہلانے پر عمران نے کمر پر رکھے ہوئے اپنے بائیں ہاتھ پر دائیں ہاتھ کا مکا پوری قوت سے مارا تو کٹاک کی زوردار آواز کے ساتھ ہی کمرہ راڈل کے حلق سے نکلنے والی کربناک چیخ سے گونج اٹھا۔ اس کا پورا جسم کانپنے لگ گیا تھا۔

"بس چھوڑ دو"...... عمران نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا تو جوانا نے

راڈل کی ٹانگیں چھوڑ دیں۔ اس کی دونوں ٹانگیں ایک دھماکے سے نیچے گریں اور اس طرح سمٹنے اور کھلنے لگیں جیسے راڈل پر جان کنی کی حالت طاری ہو گئی ہو۔ لیکن چند لمحوں بعد راڈل یکلخت پلٹ کر سیدھا ہوا اور پھر اس طرح اچھل کر کھڑا ہو گیا جیسے اسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔ وہ کبھی حیرت سے اپنے جسم کو دیکھتا اور کبھی عمران کو۔

"میں نے اپنا وعدہ پورا کر دیا ہے راڈل۔ اب ہم جا رہے ہیں"۔۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم، تم حیرت انگیز انسان ہو۔ ناقابل یقین صلاحیتوں کے مالک۔ میں نے تمہاری خاطر جوانا کو بھی معاف کر دیا۔ تم جا سکتے ہو"۔۔۔۔۔۔ راڈل نے کہا۔

"تمہارے دل میں اگر کوئی انتقامی جذبہ ہو تو اب بھی وقت ہے۔ اپنے آپ کو رسک میں ڈال لو۔ ماسٹر تو رحمدل آدمی ہے جنہوں نے تمہیں دوبارہ ٹھیک کر دیا ہے۔ لیکن میں ابھی اتنا رحمدل نہیں بن سکا"۔۔۔۔۔۔ جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آؤ جوانا۔ اب یہاں وقت ضائع کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے"۔ عمران نے کہا اور دروازے کی طرف مڑ گیا۔ جوانا بھی سر ہلاتا ہوا اس کے پیچھے بڑھا جبکہ راڈل اپنی جگہ پر ہی کھڑا رہ گیا۔ ابھی عمران اور جوانا دروازے کے قریب پہنچے ہی تھے کہ یکلخت کمرہ راڈل کے ہذیانی قہقہے سے گونج اٹھا۔

"بس رک جاؤ۔ تمہاری لاشیں ہی یہاں سے جا سکتی ہیں"۔ راڈل

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

نے قہقہہ لگا کر چیختے ہوئے لہجے میں کہا تو عمران اور جوانا دونوں تیزی سے مڑے ہی تھے کہ راڈل کے ہاتھ میں موجود خنجر بجلی کے کوندے کی طرح اڑتا ہوا سیدھا جوانا کے سینے کی طرف بڑھا لیکن اس سے پہلے کہ خنجر جوانا کے سینے میں پیوست ہوتا۔ جوانا کا ایک ہاتھ بجلی سے بھی زیادہ تیزی سے حرکت میں آیا اور پلک جھپکنے میں خنجر اس کے ہاتھ کی چپکی کھا کر اڑتا ہوا چھناکے سے سائیڈ دیوار سے جا ٹکرایا۔ اس کے ساتھ ہی جوانا کا دوسرا ہاتھ سیدھا ہوا اور گولیاں تواتر سے راڈل کے چٹان جیسے سینے میں اترتی چلی گئیں اور راڈل جو اپنے خنجر کو اس طرح پلٹ کر دیوار کی طرف جاتا دیکھ رہا تھا گولیاں کھا کر چند قدم لڑکھڑاتے ہوئے انداز میں پیچھے ہٹا۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ یہ سب کچھ صرف پلک جھپکنے میں مکمل ہو گیا تھا۔ چند لمحے لڑکھڑانے کے بعد راڈل ایک دھماکے سے نیچے گرا اور اس بار چند لمحے جان کنی کی کیفیت سے گزرنے کے بعد وہ ساکت ہو گیا۔ اس کی آنکھیں بے نور ہو چکی تھیں۔

"آؤ جوانا۔ اب ہم نے یہاں سے ضروری اسلحہ بھی لینا ہے"۔ عمران نے کہا اور ایک بار پھر مڑ کر دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔ پھر وہ ضروری اسلحہ لے کر واپس برآمدے میں پہنچے ہی تھے کہ سائیڈ روم میں موجود فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران تیزی سے اس سائیڈ روم کی طرف بڑھ گیا اور اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"راڈل بول رہا ہوں"۔۔۔۔۔۔ عمران نے راڈل کے لہجے اور آواز میں

کہا۔

"کنگ سے بات کرو راڈل"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ہیلو"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری اور غراتی ہوئی سی آواز سنائی دی۔

"راڈل بول رہا ہوں کنگ"...... عمران نے راڈل کی آواز اور لہجے میں کہا۔

"ان دونوں آدمیوں سے کیا معلوم ہوا ہے راڈل"...... دوسری طرف سے اسی پہلے جیسے لہجے میں کہا گیا۔

"کون سے دو آدمی کنگ۔ میرے پاس تو ابھی تک کوئی نہیں پہنچا"...... عمران نے جواب دیا۔

"کیا، کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تھامس کے افراد دو بے ہوش افراد کو تمہارے پاس پہنچا نہیں گئے"...... دوسری طرف سے کنگ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"نہیں کنگ۔ میں تو ان کا انتظار کر رہا ہوں"...... عمران نے جواب دیا تو دوسری طرف سے بغیر کچھ کہے لائن کاٹ دی گئی تو عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا اور پھر کمرے سے نکل کر وہ پورچ کی طرف بڑھتا چلا گیا جہاں ایک سفید رنگ کی کار موجود تھی جس کے قریب جوانا کھڑا تھا۔

"میں نے انہیں بتا دیا ہے کہ ابھی مطلوبہ لوگ نہیں پہنچے۔ اس

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

طرح وہ فوری طور پر ادھر کا رخ نہیں کریں گے اور اس دوران ہم ان کے سروں پر پہنچ جائیں گے"...... عمران نے کار کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر، اب اس مارشل آرٹ سنٹر جانا ہے"...... جوانا نے پوچھا۔

"ہاں، اب جب تک کنگ سلوان سے دو دو ہاتھ نہیں ہو جاتے، اس وقت تک معاملات آگے نہیں بڑھ سکتے"...... عمران نے جواب دیا اور جوانا سر ہلاتا ہوا پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔

کنگ سلوان کے چہرے پر شدید غیض و غضب کے تاثرات نمایاں تھے۔ اس نے راڈل کو فون کیا تھا تاکہ اس سے معلوم کر سکے کہ ان دو آدمیوں نے جنہیں اس تک پہنچایا گیا تھا کیا تفصیلات بتائی ہیں لیکن راڈل نے الٹا جواب دیا تھا کہ وہ دونوں ابھی تک پہنچائے ہی نہیں گئے۔ یہ بات سنتے ہی کنگ سلوان کا ذہن گھوم گیا تھا۔ اس نے تھامس سے بات کی تو تھامس نے بتایا کہ اسے تو یہی رپورٹ مل چکی ہے کہ دونوں آدمیوں کو راڈل کے پوائنٹ پر پہنچایا جا چکا ہے اور اسے کافی وقت بھی گزر چکا ہے۔ کنگ نے اسے فوری تحقیقات کرانے کا حکم دیا تھا اور اب کنگ سلوان، تھامس کی رپورٹ سننے کے لئے بے چین تھا اور ساتھ ساتھ اسے اس بات پر غصہ آ رہا تھا کہ یا تو راڈل نے اس سے جھوٹ بولا ہے یا پھر تھامس کے آدمیوں نے غلط بیانی کی ہے اور یہ دونوں ہی باتیں اس کے لئے ناقابل برداشت تھیں۔ اس لئے

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

اس کا غصہ لمحہ بہ لمحہ تیز سے تیز تر ہوتا جا رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ایک جھٹکے سے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کنگ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تھامس بول رہا ہوں کنگ"...... دوسری طرف سے تھامس کی آواز سنائی دی۔

"کیا رپورٹ ہے۔ جلدی بتاؤ"...... کنگ نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آپ اجازت دیں تو آپ کے آفس حاضر ہو جاؤں تاکہ معاملات کنفرم ہو سکیں"...... تھامس نے انتہائی منت بھرے لہجے میں کہا۔

"آ جاؤ۔ ابھی فوراً"...... کنگ نے اسی طرح غصیلے لہجے میں کہا اور رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازے پر مؤدبانہ انداز میں دستک دی گئی تو کنگ نے میز کے کنارے پر موجود مختلف رنگ کے بٹنوں میں سے ایک بٹن پریس کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی دروازہ خود بخود کھل گیا اور ایک درمیانے قد اور جسم کا آدمی جس کے ہاتھ میں ایک بیگ تھا اندر داخل ہوا۔

"یہ کیا ہے تھامس"...... کنگ نے بیگ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس میں پروجیکٹرز اور فلم ہے کنگ اور یہی آپ کو دکھانے کے لئے میں یہاں حاضر ہوا ہوں"...... تھامس نے کہا اور بیگ کو نیچے رکھ کر اس نے کھولا اور اس میں سے ایک جدید ساخت کا بیٹری سے

چلنے والا پروجیکٹر نکال کر اس نے اسے میز پر اس انداز میں رکھا کہ اس کی سکرین کا رخ کنگ کی طرف تھا۔

"کونسی فلم دکھانا چاہتے ہو"...... کنگ نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرے آدمیوں نے جب ان دو بے ہوش افراد کو راڈل کے حوالے کیا تو اصول کے مطابق اس کی فلم تیار کر لی گئی۔ آج سے چار سال قبل ایسا ہی ایک مسئلہ سامنے آیا تھا جس کے بعد میں نے سٹینڈنگ آرڈرز جاری کئے ہوئے ہیں کہ ہر اہم موقع کی فلم بنائی جائے"...... تھامس نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا، دکھاؤ فلم"...... کنگ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور تھامس نے پروجیکٹر کا بٹن پریس کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی ایک جھماکے سے سکرین روشن ہو گئی اور منظر ابھر آیا۔ کنگ خاموش بیٹھا فلم دیکھ رہا تھا۔ اس کے ہونٹ بھینچے ہوئے تھے۔ جب فلم ختم ہو گئی تو تھامس نے بٹن دبا کر پروجیکٹر آف کر دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ راڈل غلط بیانی کر رہا ہے۔ ویری بیڈ۔ راڈل تو انتہائی اعتماد والا آدمی ہے"...... کنگ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ یہ راڈل یقیناً ان لوگوں سے مل گیا ہے۔ اس نے انہیں فرار کرا دیا ہے اور اب ان کی وصولی سے ہی یکسر انکاری ہے"...... تھامس نے کہا۔

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

"کیا راڈل کو اس فلم کے بارے میں علم ہے"...... کنگ نے پوچھا۔

"یس کنگ۔ اس کے سامنے فلم بندی ہوئی ہے"...... تھامس نے جواب دیا۔

"تو پھر یقیناً وہ پاگل ہو گیا ہے۔ اسے فوراً پکڑ کر یہاں لے آؤ۔ ابھی اسی وقت"...... کنگ نے دھاڑتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یس کنگ۔ حکم کی تعمیل ہو گی"...... تھامس نے کہا اور پھر پروجیکٹر کو اٹھا کر اس نے نیچے رکھے ہوئے بیگ میں ڈالا اور بیگ اٹھا کر واپس مڑ گیا۔

"یہ کیسے ممکن ہے کہ راڈل ہمارے دشمنوں سے مل جائے۔ ویری بیڈ۔ اس قدر با اعتماد آدمی بھی اگر بدل سکتا ہے تو پھر کس پر اعتماد کیا جائے"...... کنگ نے غصیلے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کنگ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کنگ نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"تھامس بول رہا ہوں کنگ۔ تھری ایکس سے"...... دوسری طرف سے تھامس کی متوحش سی آواز سنائی دی تو کنگ چونک پڑا۔

"کیا ہوا ہے۔ تم خود وہاں کیوں گئے ہو"...... کنگ نے چونک کر کہا۔

"یہاں کوئی کال اٹنڈ نہیں کر رہا تھا۔ اس لئے میں خود ساتھیوں

سمیت یہاں آ گیا۔ یہاں راڈل کی لاش بلیک روم میں پڑی ہوئی ہے۔ اس کے سینے پر گولیاں ماری گئی ہیں۔ جبکہ وہ دونوں آدمی جو وہاں بے ہوشی کے عالم میں پہنچائے گئے تھے غائب ہیں اور راڈل کی کار بھی موجود نہیں ہے".......... تھامس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن پہلے مجھے راڈل نے خود فون پر بتایا ہے کہ آدمی اس نے وصول نہیں کیے۔ پھر وہ کیسے ہلاک ہوا اور کس نے اسے ہلاک کیا".......... کنگ سلوان نے کہا۔

"کنگ۔ اس کی لاش کی حالت بتا رہی ہے کہ اسے ہلاک ہوئے ایک گھنٹے سے زائد ہو گیا ہے۔ اب یہ تو وہ دونوں آدمی دوبارہ پکڑے جائیں گے تو اصل حقیقت سامنے آئے گی".......... تھامس نے کہا۔

"ہاں، تم درست کہہ رہے ہو۔ ان کی تصویریں تو تمہارے پاس ہیں۔ انہیں پورے لوپاک میں پھیلا دو اور اس بار انہیں پکڑ کر تم نے خود انہیں تھری ایکس لے جانا ہے اور تم نے خود ان سے تمام معلومات حاصل کرنی ہیں۔ اب راڈل کی ہلاکت کے بعد تھری ایکس تمہارے چارج میں رہے گا۔ تم اپنے اعتماد کا کوئی آدمی وہاں تعینات کر دو".......... کنگ سلوان نے کہا۔

"یس کنگ۔ حکم کی تعمیل ہو گی".......... تھامس نے جواب دیا تو کنگ نے رسیور رکھ دیا۔

"یہ سب آخر کیا ہو رہا ہے۔ پہلے راتھ جزیرے کا ہیڈ کوارٹر تباہ ہوا۔ پھر یہ لوگ اس کلیولینڈ کالونی والی کوٹھی میں پہنچ گئے۔ اب

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

انہوں نے راڈل جیسے ناقابل شکست آدمی کو ہلاک کر دیا ہے۔ یہ تو انتہائی خطرناک لوگ ہیں۔ ان کو جلد از جلد ہلاک ہونا چاہئے"۔ کنگ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ پھر گھنٹی بجنے پر اس نے رسیور اٹھایا اور فون سننے میں مصروف ہو گیا۔ فون سننے کے بعد وہ اپنے روٹین کے کاموں میں کافی دیر تک مصروف رہا۔ پھر اچانک سرخ رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔ کیونکہ اس فون کا تعلق اس کے مخصوص شعبے بلڈ ہاؤنڈز سے تھا۔ یہ ایسا شعبہ تھا جو براہ راست اس کے ماتحت تھا اور کنگ انہیں خاص خاص موقعوں پر ہی حرکت میں لاتا تھا۔

"یس".......... کنگ نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

"ڈان بول رہا ہوں کنگ".......... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ ڈان بلڈ ہاؤنڈز کا چیف تھا۔

"یس۔ کیوں کال کی ہے".......... کنگ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"آپ کو اطلاع دینی تھی کہ پی ایس پی کو تباہ کر دیا گیا ہے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو کنگ بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ پی ایس پی کو تباہ، کیا مطلب۔ یہ کیسے ممکن ہو گیا۔ کیا کہہ رہے ہو".......... کنگ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں کنگ۔ میں اتفاق سے وہاں سے گزرا تو میں نے وہاں پولیس کی گاڑیاں، ایمبولینس اور فائر بریگیڈ کی گاڑیاں

دیکھیں تو میں رک گیا۔ پی ایس پی مکمل طور پر تباہ ہو چکا ہے۔ اب وہاں سے ملبہ اٹھایا جا رہا ہے۔ اب تک رائیڈ اور اس کے چار ساتھیوں کی لاشیں مل چکی ہیں" ۔۔۔۔۔ ڈان نے جواب دیا۔

"کیسے تباہ ہوا ہے پی ایس پی" ۔۔۔۔۔ کنگ نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"پولیس کے مطابق اس کے اندر اسلحہ کا کوئی سٹور تھا جو پھٹ گیا ہے۔ انتہائی خوفناک دھماکوں سے پوری کوٹھی زمین بوس ہو گئی ہے۔ ساتھ والی چار پانچ کوٹھیوں کو بھی نقصان پہنچا ہے" ۔۔۔۔۔ ڈان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا کسی شوگرانی کی لاش بھی ملی ہے" ۔۔۔۔۔ کنگ نے پوچھا۔

"نہیں کنگ۔ ویسے شوگرانی وہاں کیسے آ گیا باس" ۔۔۔۔۔ ڈان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایک شوگرانی سائنسدان کے بیٹے کو اغوا کر کے وہاں رکھا گیا تھا۔ جو کچھ ہوا بہت برا ہوا ہے۔ اب حکومت ایکریمیا کی ناراضگی ہمیں جھیلنی پڑے گی۔ سویری بیڈ۔ تم وہیں رکو اور معلوم کرو کہ وہ شوگرانی زندہ ہے یا ہلاک ہو گیا ہے۔ اگر وہ زندہ ہے تو اسے فوراً اپنی تحویل میں لے لینا۔ اگر وہ ہلاک ہو گیا ہے تو اس کی لاش پولیس کے پاس سے جانے دینا۔ اپنی تحویل میں لے لینا اور مجھے فوراً اطلاع دینا۔ سمجھ گئے ہو" ۔۔۔۔۔ کنگ نے کہا۔

"یس باس" ۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور کنگ نے رسیور

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

اس طرح کریڈل پر پٹخ دیا جیسے پی ایس پی کی تباہی میں سارا قصور کریڈل کا ہو۔

"سانگر پر گردش آ گئی ہے۔ ہر کام الٹا ہوتا جا رہا ہے۔ یہ سب کیا ہو رہا ہے" ۔۔۔۔۔ کنگ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد دوبارہ سرخ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ۔۔۔۔۔ کنگ نے کہا۔

"ڈان بول رہا ہوں کنگ" ۔۔۔۔۔ ڈان کی آواز سنائی دی۔

"کیا رپورٹ ہے شوگرانی کے بارے میں" ۔۔۔۔۔ کنگ نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"کنگ۔ وہاں سے کسی شوگرانی کی لاش نہیں ملی۔ تہہ خانوں تک کا ملبہ اٹھا لیا گیا ہے۔ رائیڈ کے ساتھ ساتھ آٹھ افراد کی لاشیں ملی ہیں اور کنگ۔ انتہائی حیرت انگیز بات یہ ہے کہ رائیڈ اور اس کے تمام ساتھیوں کو گولیاں مار کر ہلاک کیا گیا ہے" ۔۔۔۔۔ ڈان نے کہا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ ابھی تو تم بتا رہے تھے کہ اسلحے کا سٹور پھٹا ہے۔ اب کہہ رہے ہو کہ رائیڈ اور اس کے ساتھیوں کو گولیاں ماری گئی ہیں" ۔۔۔۔۔ کنگ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس کنگ۔ میں درست کہہ رہا ہوں۔ اس کا مطلب ہے کہ پہلے کسی نے رائیڈ اور اس کے ساتھیوں کو گولیاں مار کر ہلاک کیا اور پھر اسلحے کے سٹور میں وائرلیس چارجڈ بم رکھ کر اسے فائر کر دیا۔ اس

طرح پی ایس پی مکمل طور پر تباہ ہو گیا"...... ڈان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ، اوہ ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ ساری کارروائی اس شوگرانی کو رہا کرانے کے لئے کی گئی ہے۔ اس کی لاش کا نہ ملنا بتا رہا ہے کہ وہ دونوں پاکیشیائی ایجنٹ اسے وہاں سے چھڑا کر لے گئے ہیں۔ ویری بیڈ۔ تم فوراً لوپاک کی ناکہ بندی کرا دو۔ تھامس کے پاس ان دونوں کی تصویریں ہیں۔ میں اسے کہہ دیتا ہوں کہ وہ تصویریں تمہیں بھجوا دے۔ تم انہیں ٹریس کرو۔ شوگرانی بھی یقیناً ان کے ساتھ ہو گا۔ پھر ان دونوں کو اس شوگرانی سمیت گولیوں سے اڑا دو"...... کنگ نے چیختے ہوئے کہا۔

"یہ کون لوگ ہیں کنگ"...... ڈان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو کنگ نے اسے پوری تفصیل بتا دی۔

"ٹھیک ہے کنگ۔ میں ابھی تمام بلڈ ہاؤنڈز کو ان کی ہلاکت پر لگا دیتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کنگ نے رسیور رکھا اور پھر دوسرے فون کا رسیور اٹھا کر اس نے نمبر پریس کر دیئے۔

"یس کنگ"...... دوسری طرف سے تھامس کی آواز سنائی دی۔

"فوراً میرے آفس آؤ اور وہ تصویریں بھی لے آؤ۔ جو کلیولینڈ کالونی کی کوٹھی میں داخل ہونے والوں کی بنائی گئی تھیں"...... کنگ نے کہا۔

"یس کنگ"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور کنگ نے رسیور

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

رکھ دیا۔ اب وہ بلڈ ہاؤنڈز کے ساتھ ساتھ تھامس کو بھی تفصیل سے احکامات دینا چاہتا تھا کیونکہ اب یہ لوگ اس کے خیال کے مطابق سانگر اور اس کے لئے انتہائی خطرناک ثابت ہو رہے تھے اور اب ان کا خاتمہ ضروری نہیں بلکہ ان کی اپنی بقاء کے لئے لازمی ہو گیا تھا۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد دروازے پر مودبانہ انداز میں دستک سنائی دی تو کنگ نے میز کے کنارے پر موجود بٹن پریس کیا تو دروازہ خود بخود کھل گیا لیکن دوسرے لمحے جو آدمی اندر آیا اسے دیکھ کر کنگ اس طرح اچھلا کہ کرسی سمیت نیچے گرتے گرتے بچا۔

عمران اور جوانا دونوں کار میں سوار تیزی سے مین مارکیٹ کی طرف بڑھے جا رہے تھے۔ گو اسلحہ انہوں نے راڈل کے پوائنٹ سے حاصل کر لیا تھا لیکن عمران اب مزید کسی کارروائی سے پہلے اپنا اور جوانا کا میک اپ کے ساتھ ساتھ لباس بھی تبدیل کر لینا چاہتا تھا کیونکہ راڈل نے اسے بتایا تھا کہ کنگ کے کسی آدمی تھامس کے پاس ان کی تصویریں تھیں اور ان تصویروں کی وجہ سے انہیں ٹریس کر لیا گیا تھا اور راڈل کی لاش کی اطلاع ملتے ہی دوبارہ بھی ایسا ہو سکتا تھا۔ اس لئے راڈل کے پوائنٹ سے اس کی کار میں سوار ہو کر وہ سیدھے مین مارکیٹ کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ مین مارکیٹ سے پہلے ایک جنرل پارکنگ میں خالی جگہ دیکھ کر عمران نے کار موڑ دی اور چند لمحوں بعد کار وہاں روک کر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے پیدل ہی مین مارکیٹ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ چونکہ جب تک راڈل کی

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

لاش ٹریس نہ ہوتی۔ انہیں کوئی خطرہ نہ تھا اور عمران نے جس طر
فون پر کنگ کو کہہ دیا تھا کہ اسے کوئی بے ہوش افراد نہیں ملے۔ اس
سے اسے یقین تھا کہ راڈل کی لاش فوری نہ مل سکے گی۔ اس لئے وہ
اطمینان بھرے انداز میں مارکیٹ کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ پھر ایک
سپر سٹور سے اس نے میک اپ کا سامان خریدا اور ایک ڈریس میکر
کی شاپ سے اس نے اپنے اور جوانا کے ناپ کے نئے سوٹ خریدے
اور پھر انہوں نے ایک ہوٹل میں جا کر ایک روز کے لئے لارڈ مائیکل
کے نام سے کمرہ بک کرایا اور وہ دونوں اس کمرے میں پہنچ گئے۔ جوانا
کو عمران نے لارڈ مائیکل کا سیکرٹری ظاہر کیا۔ کافی منگوا کر پینے کے بعد
ان دونوں نے باری باری واش روم میں جا کر لباس تبدیل کیا۔ اس
کے بعد عمران نے جوانا کا میک اپ اس انداز میں کیا کہ اس کا چہرہ
پہلے سے خاصا بدل گیا۔ پھر عمران نے اپنا میک اپ کیا اور پوری
طرح مطمئن ہونے کے بعد وہ دونوں کمرے سے نکل کر ہوٹل سے
باہر آ گئے۔ اترے ہوئے لباسوں کا شاپر جوانا کے ہاتھ میں تھا۔ ہوٹل
کی سائیڈ گلی کے آخر میں کوڑے کے بڑے ڈرم پڑے ہوئے تھے۔
عمران کے کہنے پر جوانا نے اتارے ہوئے لباس کا شاپر وہاں جا کر
پھینک دیا۔

"آؤ اب چل کر اس کنگ کے دربار میں حاضری دیں"۔۔۔۔ عمران
نے کہا تو جوانا بے اختیار مسکرا دیا اور پھر مین مارکیٹ سے نکل کر وہ
ب پارکنگ میں پہنچے تو عمران کار کے ہینڈل میں اڑسا ہوا کاغذ دیکھ

کر بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر کاغذ نکالا۔ اس پر لکھا ہوا تھا۔ راڈل واپس جانے سے پہلے مجھے فون ضرور کرنا۔ میں تمہارے فون کا منتظر رہوں گا۔ اس کے نیچے فون نمبر اور نام براکس لکھا ہوا تھا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ہمیں لباسوں کی طرح اس کار سے بھی چھٹکارہ حاصل کرنا پڑے گا"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"کیا لکھا ہوا ہے اس کاغذ پر ماسٹر"...... جوانا نے پوچھا تو عمران نے اسے تفصیل بتا دی۔

"یہ براکس کون ہو سکتا ہے"...... جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"راڈل کا کوئی قریبی دوست لگتا ہے۔ تم پارکنگ کے باہر رکو۔ ہو سکتا ہے کہ یہ ہمارے لئے کوئی جال ہو۔ میں فون کر کے براکس سے بات کرتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"کیا ضرورت ہے ماسٹر ان بکھیڑوں میں پڑنے کی۔ ہوگا کوئی اس کا دوست۔ ہمیں وہ کیا دے سکتا ہے"...... جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"بات کر لینے میں کیا حرج ہے۔ میں نے راڈل کی آواز اور لہجے میں بات کرنی ہے۔ بعض اوقات انہونی بھی ہو جاتی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ گیا۔ تھوڑی دور جا کر اسے ایک پبلک فون بوتھ نظر آ گیا تو وہ اندر داخل ہوا۔ اس نے جیب سے سکے

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

نکال کر فون پیس میں ڈالے اور گرین لائٹ آنے پر اس نے رسیور اٹھایا اور کاغذ پر درج نمبر دیکھ کر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"براکس بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد رابطہ ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ مقامی تھا۔

"راڈل بول رہا ہوں۔ تم نے کار کے ہینڈل میں پرچہ لگایا تھا۔ کیا بات ہے"...... عمران نے راڈل کی آواز اور لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"راڈل تم میرے دوست ہو اور میں بے حد مشکل میں ہوں۔ پلیز میری مدد کرو۔ رائیڈ نے مجھے پی ایس پی سے نکال دیا ہے اور تمہیں تو معلوم ہے کہ جسے رائیڈ نکال دے اسے کسی بھی لمحے گولی ماری جا سکتی ہے"...... براکس نے رو دینے والے لہجے میں کہا تو عمران کے چہرے پر ہلکی سی بے زاری کے تاثرات ابھر آئے۔

"کیا ہوا تھا۔ کیوں اس نے ایسا کیا ہے"...... عمران نے جان چھڑانے کے سے انداز میں کہا۔

"وہ مجھ سے غلطی ہو گئی۔ میں نے شوگرانی کی بیڑی کھول دی تھی صرف تھوڑی دیر کے لئے۔ کیونکہ اس کے پیروں میں زخم ہو گئے تھے۔ اس نے میری منت کی کہ میں اس کی بیڑی کھول دوں تاکہ وہ پیروں کو اچھی طرح مسل سکے۔ مجھے اس پر رحم آ گیا اور میں نے اس کی بات مان لی۔ گو دس منٹ بعد میں نے بیڑی دوبارہ اسے پہنا دی لیکن کسی

نے دیکھ لیا اور رائیڈ کو بتا دیا۔ بس رائیڈ بگڑ گیا۔ اس نے فوراً مجھے پی ایس پی سے نکل جانے کا حکم دے دیا۔ میں نے پارکنگ میں تمہاری کار دیکھی تو میں نے پرچہ اس کے ہینڈل میں لگا دیا۔ میں وہاں زیادہ دیر ٹھہر نہ سکتا تھا کیونکہ کسی بھی لمحے مجھے گولی ماری جا سکتی ہے۔ پلیز تم کچھ کرو پلیز۔ تمہاری بات کنگ بہت مانتا ہے۔ تم مجھے رائیڈ سے معافی دلوا دو"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران کی آنکھوں میں چمک سی ابھر آئی۔ شوگرانی اور کنگ کے حوالے سے وہ بے اختیار چونک پڑا تھا اور اس کے چہرے پر ابھر آنے والی بیزاری یہ دونوں الفاظ سنتے ہی یکسر غائب ہو گئی۔

"تم اس وقت کہاں ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"پارکنگ کے سامنے ہوٹل پارک وے کے کمرہ نمبر دو سو بارہ میں۔ پلیز کچھ کرو۔ کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ چاہے میں پاتال میں کیوں نہ چھپ جاؤں۔ چوبیس گھنٹوں کے اندر مجھے بہرحال گولی مار دی جائے گی۔ پلیز کچھ کرو"...... براکس نے روتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں تمہارے پاس خود آ رہا ہوں۔ تم بے فکر رہو۔ میں تمہارے لئے سب کچھ کروں گا۔ میرے آنے تک کمرے میں ہی رہنا"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ بے حد شکریہ۔ تم نے مجھے دوبارہ زندگی کی امید دلا دی ہے"...... براکس نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

"تم بے فکر رہو۔ سب اوکے ہو جائے گا"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ فون بوتھ سے نکلا اور تیز تیز قدم اٹھاتا پارکنگ کی طرف آیا جس کے قریب جوانا کھڑا ہوا تھا۔

"جب اللہ تعالیٰ کی مدد آ جائے تو وہ کچھ ہو جاتا ہے جس کا آدمی تصور بھی نہیں کر سکتا"...... عمران نے قریب آ کر کہا تو جوانا بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا ہوا ہے ماسٹر۔ کوئی خاص بات"...... جوانا نے کہا۔

"ہاں، شوگرانی مغوی کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ وہ کسی رائیڈ کی تحویل میں ہے اور کسی پی ایس پی میں ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیسے معلوم ہوا ماسٹر"...... جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے براکس سے فون پر ہونے والی بات چیت کے بارے میں بتا دیا۔

"اوہ، ویری گڈ ماسٹر۔ واقعی اب بند راستے کھلنے لگ گئے ہیں"...... جوانا نے بھی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آؤ اب ہم نے اس براکس سے پوری تفصیل معلوم کرنی ہے اور پھر براہ راست وہاں ریڈ کرنا ہے"...... عمران نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھتا چلا گیا۔ جوانا بھی اس کے پیچھے تھا اور پھر سڑک پار کر کے وہ چار منزلہ ہوٹل پارک وے کے کمپاؤنڈ گیٹ میں داخل ہو گئے۔ دوسری منزل پر کمرہ نمبر دو سو بارہ کا دروازہ بند تھا۔ عمران نے

کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔

"کون ہے"..... ڈور فون سے براکس کی آواز سنائی دی۔

"راڈل"..... عمران نے راڈل کی آواز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا"..... براکس کی مسرت بھری آواز سنائی دی اور چند لمحوں بعد جیسے ہی دروازہ کھلا۔ عمران دروازے میں موجود لمبے قد اور بھاری جسم کے آدمی کو دھکیلتا ہوا اندر لے گیا۔ اس کے پیچھے جوانا بھی اندر داخل ہوا اور اس نے دروازہ بند کر کے اسے لاک کر دیا۔

"تم۔ تم کون ہو۔ کیا مطلب"..... اس آدمی نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمیں راڈل نے بھیجا ہے۔ تم نے اس کی کار کے ہینڈل میں پرچہ لگایا تھا اور پھر اس نے تمہیں فون کیا تھا اور فون پر بتایا تھا کہ وہ خود یہاں تمہارے پاس آ رہا ہے۔ لیکن اچانک اسے کنگ کی طرف سے ایمرجنسی کال آ گئی اور اسے وہاں جانا پڑا اور اس نے ہمیں تمہارے پاس بھیجا ہے۔ میرا نام مائیکل ہے اور یہ میرا ساتھی ہے لائل"..... عمران نے نرم لہجے میں اسے سارے حوالے دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ لیکن تم کہاں ہوتے ہو۔ میں نے تو تمہیں پہلے کبھی نہیں دیکھا"..... براکس نے کہا۔

"اب تو دیکھ لیا ہے۔ بس یہی تمہارے لئے کافی ہے۔ تم ہمیں

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

تفصیل سے پی ایس پی کے بارے میں بتاؤ۔ کہاں ہے یہ پی ایس پی"..... عمران نے کہا تو کرسی پر بیٹھا ہوا براکس یکلخت ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"تم۔ تم غلط لوگ ہو۔ نکل جاؤ یہاں سے ورنہ میں ہوٹل سیکورٹی بلا لوں گا۔ نکل جاؤ ابھی اسی وقت"..... براکس نے چیختے ہوئے کہا۔

"ارے ارے اس میں اتنا شور مچانے کی کیا ضرورت ہے۔ تمہیں اگر مدد کی ضرورت نہیں ہے تو ہم واپس چلے جاتے ہیں"..... عمران نے اٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا اور عمران کے اس فقرے اور اس کی مسکراہٹ نے براکس کے تنے ہوئے جسم کو قدرے ڈھیلا کر دیا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا عمران کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور براکس چیختا ہوا اچھل کر سائیڈ پر جا گرا۔ کنپٹی پر پڑنے والی مڑی ہوئی انگلی کی مخصوص ضرب نے اسے نیچے گر کر کراہنے کے قابل بھی نہ چھوڑا تھا۔

"اس سے تفصیل سے بات کرنا ہو گی۔ کوئی رسی دیکھو یا پردے اتار کر اس کی رسی بنا لو"..... عمران نے کہا۔

"کمرے میں کسی بھی وقت کوئی آ سکتا ہے ماسٹر۔ اس لئے کیوں نہ اسے اٹھا کر کسی اور جگہ لے چلیں"..... جوانا نے کہا۔

"کہاں۔ اور ہوٹل سے کیسے نکالیں گے اسے"..... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ واقعی یہ بات تو ہے"..... جوانا نے الجھے ہوئے لہجے میں

کہا۔

"یہ اچھی بات ہے کہ یہ کمرہ ساؤنڈ پروف ہے۔ تم ایسا کرو دروازے کے باہر "نو ڈسٹربنس" کا سلوگن روشن کر دو۔ پھر کوئی اندر نہیں آئے گا"...... عمران نے کہا اور جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا کیونکہ جدید ہوٹلوں میں لگژری رومز میں ٹھہرنے والوں کو خصوصاً یہ سہولت دی جاتی تھی کہ اگر وہ دروازے پر "نو ڈسٹربنس" کا سلوگن روشن کر دیں تو جب تک یہ سلوگن روشن رہے گا کوئی آدمی حتیٰ کہ ویٹر بھی دروازے پر دستک نہ دے گا اور اس اصول کی سختی سے پیروی بھی کی جاتی تھی تاکہ ان کے ہوٹل کے مسافر اطمینان سے کمرے میں آرام کر سکیں یا کوئی اہم بزنس ٹاک کر سکیں۔ پھر ایک الماری کے نچلے خانے سے رسی کا بنڈل دستیاب ہو گیا اور جوانا نے "نو ڈسٹربنس" کا سلوگن روشن کر دیا۔ عمران نے فرش پر پڑے ہوئے براکس کو اٹھا کر کرسی پر ڈالا اور پھر جوانا کی مدد سے اس نے اسے رسی کی مدد سے کرسی پر باندھ دیا۔

"تمہارے پاس خنجر ہوگا وہ مجھے دو۔ عام حالات میں شاید یہ زبان نہ کھولے"...... عمران نے کہا تو جوانا نے جیب سے خنجر نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"اسے ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے کہا تو جوانا نے ایک ہاتھ سے اس کا ناک اور منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب براکس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو جوانا نے ہاتھ ہٹا لیا اور

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

پیچھے ہٹ کر عمران کی کرسی کے عقب میں کھڑا ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد جیسے ہی براکس نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں عمران کا خنجر والا بازو تیزی سے حرکت میں آیا اور کمرہ براکس کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ ابھی اس چیخ کی بازگشت ختم نہ ہوئی تھی کہ عمران کا بازو ایک بار پھر حرکت میں آیا اور اس بار براکس کی ناک کا دوسرا نتھنا بھی آدھے سے زیادہ کٹ گیا۔ عمران نے خنجر کو براکس کے لباس سے ہی صاف کیا اور پھر واپس جوانا کی طرف بڑھا دیا۔ براکس تکلیف کی شدت سے دائیں بائیں سر مار رہا تھا کہ عمران نے ایک ہاتھ سے اس کا سر پکڑا اور دوسرے ہاتھ کی مڑی ہوئی انگلی کا ہک اس کی پیشانی پر ابھر آنے والی رگ پر مار دیا۔ ضرب لگتے ہی براکس کی حالت انتہائی خستہ ہو گئی۔ اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے پھڑپھڑانے لگا۔ آنکھیں ابل کر باہر آ گئیں۔

"بولو کہاں ہے پی ایس پی۔ بولو"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پیشانی پر ایک اور ضرب لگا دی اور براکس نے اس طرح بولنا شروع کر دیا جیسے ٹیپ ریکارڈ آن ہو جاتا ہے۔ وہ اب لاشعوری طور پر سب کچھ بتا رہا تھا۔ عمران مسلسل اس سے سوال کرتا رہا اور براکس جواب دیتا رہا۔ براکس چونکہ خود پی ایس پی میں طویل عرصے سے کام کر رہا تھا اور اسے شوگرانی کی دیکھ بھال اور نگرانی پر لگایا گیا تھا اس لئے عمران نے اس سے ہر وہ بات معلوم کر لی جو وہ معلوم کرنا چاہتا تھا۔ براکس نے جو کچھ پی ایس پی کے

بارے میں بتایا تھا اس کے مطابق یہ شہر کے مغرب میں ایک مضافاتی کالونی جسے والٹ کالونی کہا جاتا تھا اور ایک بڑی حویلی کو کہا جاتا تھا۔ اس حویلی کی حفاظت کے لئے انتہائی جدید ترین سائنسی آلات اس انداز میں نصب تھے کہ کوئی آدمی پی ایس پی کے انچارج رائیڈ کی خصوصی اجازت کے بغیر نہ اندر جا سکتا تھا اور نہ ہی باہر آ سکتا تھا۔ ہر اندر آنے اور باہر جانے والے کو ایک خصوصی چپ دی جاتی تھی جس کی موجودگی میں آلات اس پر اٹیک نہ کرتے تھے ورنہ بغیر اس چپ کے کوئی آدمی اندر آنے یا باہر جانے کی کوشش کرتا تو ہلاکت خیز ریز پلک جھپکنے میں اسے راکھ کا ڈھیر بنا دیتی تھیں۔ پی ایس پی اصل میں سانگر کا عملی ہیڈ کوارٹر تھا۔ سانگر مافیا کی تمام عملی کارروائیاں پی ایس پی کے ذریعے ہی کی جاتی تھیں اور پی ایس پی کو اس قدر خفیہ رکھا گیا تھا کہ سانگر سے تعلق رکھنے والے صرف چند لوگوں کو ہی اس کے بارے میں معلوم تھا۔ رائیڈ وہاں آٹھ افراد کے ساتھ رہتا تھا اور یہ آٹھوں افراد بھی پوری طرح تربیت یافتہ تھے۔ براکس نے بتایا کہ پی ایس پی میں اگر رائیڈ کی مرضی کے خلاف کوئی کام کیا جاتا تو رائیڈ کی عجیب عادت تھی کہ وہ قصوروار کو فوری سزا دینے کی بجائے اسے خصوصی چپ دے کر پی ایس پی سے باہر جانے کا حکم دے دیتا تھا اور ساتھ ہی سانگر مافیا کے تمام افراد تک اس کی ہدایات پہنچ جاتی کہ چوبیس گھنٹوں کے اندر اندر قصوروار کو وہ جہاں جہاں بھی ہو ٹریس کر کے ہلاک کر دیا جائے۔ براکس کے بقول رائیڈ

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

اسے چوہے بلی کا کھیل کہتا تھا۔ اس کا کہنا تھا کہ قصوروار کو فوری سزا دے کر ختم کر دینا اصل میں اس کے ساتھ رحم کرنا ہے۔ قصوروار کو جب چوبیس گھنٹے ہر طرف سے موت کا دھڑکا لگا رہتا تھا تو اسے صحیح معنوں میں سزا ملتی تھی اور سانگر مافیا پی ایس پی کو ٹاپ سیکرٹ اور انتہائی محفوظ خیال کرتے ہوئے انتہائی اہم ترین افراد جن کی حفاظت کی جانی مطلوب ہو اسے پی ایس پی میں ہی رکھا جاتا تھا۔ شوگرانی مغوی شوکائی کو بھی پی ایس پی میں رکھا گیا تھا۔ تہہ خانے میں اسے بیڑیاں پہنا کر رکھا گیا تھا اور وہاں ایک آدمی مستقل طور پر اس کے سر پر سوار رہتا تھا۔ براکس کی ڈیوٹی بھی شوکائی پر لگائی گئی تھی لیکن اس نے اس کی بات مان کر رائیڈ کی اجازت کے بغیر اس کی بیڑیاں تھوڑی دیر کے لئے کھول دی تھیں اور اس پاداش میں اسے قصوروار قرار دے کر پی ایس پی سے باہر بھجوا دیا گیا تھا۔ براکس نے بتایا تھا کہ جسے قصوروار قرار دے کر باہر بھجوایا جاتا ہے اسے ایسی چپ دی جاتی ہے جو صرف باہر جانے کے کام آتی ہے۔ اس کے ذریعے پی ایس پی میں واپس اندر نہیں آیا جا سکتا تھا۔ عمران کے کہنے پر جوانا نے براکس کی جیب سے وہ چپ بھی برآمد کر لی۔ عمران نے اسے بغور دیکھا اور وہ سمجھ گیا کہ براکس جو کچھ کہہ رہا ہے وہ درست ہے۔ پی ایس پی کو انتہائی جدید ترین آلات کی مدد سے محفوظ کر دیا گیا ہے۔ چونکہ عمران جانتا تھا کہ اب براکس واپس ہوش میں نہ آسکے گا اس لئے اس نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور اس کی نال براکس کے سینے پر دل کی

جگہ پر رکھ کر ٹریگر دبا دیا۔ براکس براہ راست دل میں گولی اتر جانے کی وجہ سے چند لمحوں میں ہی ہلاک ہو گیا۔

"آؤ اب ہمیں واپس جانا ہے لیکن یہ "نو ڈسٹربنس" کا سلوگن روشن ہی رہنے دو۔ اس طرح اس کی لاش فوری سامنے نہ آسکے گی اور ہمیں وقت مل جائے گا"...... عمران نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ہوٹل سے باہر آکر اس پارکنگ کی طرف بڑھتے چلے گئے جہاں ان کی کار موجود تھی۔

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

رائیڈ لمبے قد اور بھاری جسم کا مالک تھا۔ اس کا چہرہ بھیڑیے نما تھا اور اسے دیکھ کر فوری طور پر یہی احساس ہوتا تھا کہ کوئی بھیڑیا انسانی جسم میں منتقل ہو گیا ہے۔ اس کی آنکھوں میں سرخی اور چہرے پر سختی کا عنصر تقریباً ہر وقت موجود رہتا تھا۔ سانگر مافیا میں شامل ہونے سے پہلے وہ پیشہ ور قاتل تھا اور انسانوں کو انتہائی بے رحمی سے ہلاک کرنے میں پورے لوپاک میں مشہور تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ انتہائی جدید ترین آلات کے استعمال کا بھی بے حد شائق تھا۔ اس لئے وہ بھاری رقومات کے عوض ایکریمیا سے انتہائی جدید آلات منگوا کر انہیں پی ایس پی میں نصب کر دیتا تھا۔ اس طرح اس نے پی ایس پی کو ناقابل یقین حد تک ناقابل تسخیر بنا دیا تھا اور پی ایس پی میں کسی بھی طرح کوئی غیر متعلقہ آدمی اس کی اجازت کے بغیر داخل ہی نہ ہو سکتا تھا۔ اگر کوئی کوشش کرتا تو ہلاکت خیز ریز پلک جھپکنے میں اسے

راکھ کا ڈھیر بنا دیتی تھیں۔ رائیڈ اپنے ساتھیوں کو یہاں ہر طرح کی آسائش مہیا کرتا تھا لیکن اس کی لغت میں معافی کا کوئی لفظ نہ تھا۔ اگر اس کا کوئی ساتھی اس کی مرضی کے خلاف یا اس کی اجازت کے بغیر کوئی انتہائی معمولی سا اقدام بھی کرتا تو وہ اسے فوری طور پر موت کی سزا دے دیتا لیکن موت کی سزا دینے کا بھی اس کا اپنا طریقہ کار تھا۔ وہ اس آدمی کو پی ایس پی سے باہر بھجوا دیتا اور پھر پورے لوپاک میں موجود اپنے آدمیوں کو حکم دے دیتا کہ وہ قصوروار کو ٹریس کر کے ہلاک کر دیں۔ اس طرح ایک لحاظ سے وہ پیشہ ور قاتلوں والی اپنی مخصوص بے رحم حس کی تکمیل بھی کر لیتا تھا۔ اس وقت بھی وہ اپنے آفس میں بیٹھا ہوا تھا۔ میز پر دو مختلف رنگوں کے فون سیٹس کے ساتھ ساتھ ایک مشین موجود تھی جس کی بڑی سی سکرین اس وقت تاریک تھی۔ اس کے ایک آدمی براکس نے اس کی اجازت کے بغیر شوگرانی مشروب کی بوتلیں کچھ دیر کے لئے کھول دی تھیں۔ اس لئے اس نے اسے موت کی سزا دے کر پی ایس پی سے باہر بھجوا دیا تھا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پورے لوپاک میں موجود اپنے آدمیوں کو اس حکم کے بارے میں اطلاع کر دی تھی لیکن کسی کو یہ اجازت نہ تھی کہ وہ اس قصوروار کو ہلاک کر کے اسے فون پر اطلاع دیتا۔ بلکہ یہ ان کا فرض تھا کہ جیسے ہی قصوروار کو ٹریس کیا جاتا۔ وہ اسے اطلاع کرتے اور پھر اپنے ساتھ ایک خصوصی آلہ لے کر قصوروار کے پاس جاتے اور آلے کی مدد سے ساری کارروائی کی تصاویر وہ میز پر رکھی ہوئی مشین

کی سکرین پر براہ راست دیکھ سکتا تھا۔ اس طرح وہ کنفرم ہو جاتا کہ اس کے حکم کی اس کی مرضی کے مطابق تعمیل کر دی گئی ہے۔ براکس کے بارے وہ اطلاع دے چکا تھا اور اب آفس میں بیٹھا وہ اس کے ٹریس ہونے کے بارے میں بھی کسی اطلاع کا منتظر تھا تاکہ وہ اس کی موت کا منظر سکرین پر اپنی آنکھوں سے دیکھ سکے۔ لیکن ابھی تک اسے براکس کے ٹریس ہونے کی اطلاع نہ ملی تھی۔ گو وہ اتنی دیر ہو جانے پر دل ہی دل میں پیچ و تاب بھی کھا رہا تھا لیکن اس کے ساتھ ساتھ اسے مکمل یقین تھا کہ براکس بہرحال چوبیس گھنٹے گزرنے سے پہلے ٹریس ہو کر ہلاک ہو جائے گا۔ پھر تقریباً تین گھنٹے مزید گزر گئے لیکن کوئی فون نہ آیا تو رائیڈ کا چہرہ غصے سے جل اٹھا۔ اس نے فون کے رسیور کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"یس۔ رائیڈ بول رہا ہوں"...... رائیڈ نے رسیور اٹھا کر پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"پراگ بول رہا ہوں باس۔ براکس کو ٹریس کر لیا گیا ہے۔ وہ اس وقت پارک وے ہوٹل کے کمرہ نمبر دو سو بارہ میں چھپا ہوا ہے اور کمرے کے باہر "نوڈسٹربنس" کا سلوگن روشن ہے"...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"کیسے ٹریس ہوا"...... رائیڈ نے اس بار نرم لہجے میں کیونکہ یہ بات سن کر کہ براکس ٹریس ہو گیا ہے اس کا غصہ ختم ہو گیا تھا۔

"باس، تمام ہوٹل چھان مارے گئے لیکن پارک وے ہوٹل کا

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

کسی کو خیال ہی نہ آیا کیونکہ وہ بے حد مہنگا اور لگژری ہوٹل ہے لیکن پھر مجھے خیال آیا کہ براکس پہلے اس ہوٹل کے مینجر کا سکیورٹی گارڈ رہا ہے۔ اس لئے اسے وہاں سب جانتے ہیں اور وہ اسے انتہائی رعایتی قیمت پر کمرہ مہیا کر سکتے ہیں۔ چنانچہ وہاں جا کر معلوم ہوا کہ وہ واقعی اس ہوٹل کے کمرہ نمبر دو سو بارہ میں موجود ہے لیکن اس نے ڈھائی تین گھنٹوں سے چونکہ "نو ڈسٹربنس" کا سلوگن روشن کیا ہوا ہے اس لئے اس کے کمرے میں کوئی نہیں گیا۔ ویسے وہ ہے اندر"...... پراگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ سپیشل کیمرہ اپنے کالر میں لگا کر اسے آن کر دو اور کمرے میں جا کر اسے ہلاک کر دو"...... رائیڈ نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔ وہ اس طرح براکس کے قتل کا حکم دے رہا تھا جیسے کسی انسان کی بجائے کسی ضرر رساں کیڑے کو ہلاک کرنے کا کہہ رہا ہو۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رائیڈ نے رسیور رکھ دیا اور پھر ہاتھ بڑھا کر سامنے رکھی ہوئی مشین کا بٹن پریس کر دیا۔ چند لمحوں بعد مشین کی سکرین ایک جھماکے سے روشن ہوئی اور اس کے ساتھ ہی سکرین پر ایک ہوٹل کے بڑے ہال کا منظر ابھر آیا۔ اس کی لفٹ کے باہر ایک درمیانے قد لیکن بھاری جسم کا آدمی موجود تھا۔ اس نے سوٹ پہنا ہوا تھا۔ یہ پراگ تھا۔ اس کے کالر میں موجود سپیشل کیمرہ ارد گرد کا تمام منظر سکرین پر نشر کر رہا

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ ہلکی ہلکی آوازیں بھی سنائی دے رہی تھیں۔ چند لمحوں بعد لفٹ نیچے آئی۔ اس کا دروازہ کھلا اور چار آدمی اور ایک عورت لفٹ میں سوار ہو گئیں اور پھر لفٹ اوپر چڑھنے لگی۔ دوسری منزل پر پراگ لفٹ سے باہر آ گیا اور پھر راہداری میں چلتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ پھر وہ ایک بند دروازے کے سامنے رک گیا۔ دروازے پر ابھرے ہوئے دو سو بارہ کے نمبرز صاف نظر آ رہے تھے اور دروازے کے اوپر "نو ڈسٹربنس" کا سلوگن بھی جلتا ہوا صاف دکھائی دے رہا تھا۔ پراگ نے کال بیل کا بٹن پریس کیا لیکن جب کچھ دیر تک کوئی جواب نہ آیا تو پراگ نے ہینڈل کو گھمایا تو دوسرے لمحے دروازہ کھلتا چلا گیا۔ وہ اندر سے لاک نہ تھا اور اس کے ساتھ ہی رائیڈ سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔ اس کی آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی تھی کیونکہ اب اس نے براکس کی موت کا منظر دیکھنا تھا لیکن پراگ جیسے ہی اندر داخل ہوا اور سکرین پر کمرے کا اندرونی منظر نظر آیا تو رائیڈ بے اختیار اچھل پڑا اور یہی حالت پراگ کی ہوئی کیونکہ سامنے ہی براکس ایک کرسی پر موجود تھا۔ اس کی گردن لٹکی ہوئی تھی اور جسم ڈھیلا پڑا ہوا تھا۔ اس کے سینے پر موجود خون کا پھیلا ہوا دھبہ دکھائی دے رہا تھا۔

"یہ تو مر چکا ہے باس"...... پراگ کی آواز سنائی دی اور پھر وہ تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے ایک ہاتھ سے براکس کا سر پکڑ کر اوپر کیا تو براکس کی بے نور آنکھیں سامنے آ گئیں۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کے دونوں نتھنے بھی آدھے سے زیادہ کٹے ہوئے تھے اور اس کا جسم کرسی

کے ساتھ رسی سے بندھا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

"یہ کیا ہو گیا۔ یہ کس نے کیا ہے"...... رانیڈ نے غصے سے چیختے ہوئے کہا لیکن ظاہر ہے اس کی آواز تو پراگ تک نہ پہنچ سکتی تھی۔ صرف پراگ کی آواز اس سپیشل کیمرے کی وجہ سے اس تک پہنچ سکتی تھی۔ اسی لمحے پراگ نے مڑ کر سائیڈ پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا۔ فون پیس کے نیچے موجود بٹن پریس کر کے اس نے فون کو ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ چند لمحوں بعد گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی تو رانیڈ نے رسیور اٹھا لیا۔

"پراگ بول رہا ہوں باس۔ ہراکس کو کسی نے پہلے ہی ہلاک کر دیا ہے"...... پراگ کی آواز سنائی دی۔

"ہاں، میں دیکھ رہا ہوں لیکن یہ سب کس نے کیا ہے۔ ہمارے آدمیوں نے تو نہیں کیا۔ پھر اس کے نتھنے بھی کٹے ہوئے ہیں اور اس کا جسم بھی کرسی کے ساتھ رسی سے بندھا ہوا ہے۔ یہ سب کس نے کیا ہے"...... رانیڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا کہا جا سکتا ہے باس۔ اس کے کسی پرانے دشمن نے دشمنی نکالی ہو۔ اسے کرسی سے باندھ کر اس پر تشدد کیا ہوا اور پھر اسے ہلاک کر دیا"...... پراگ نے کہا۔

"ہاں، ایسا ہی ہو گا۔ بہرحال یہ ہلاک ہو گیا ہے۔ ہم نے کیا ہے یا کسی اور نے۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اوکے، تم واپس آ جاؤ"...... رانیڈ نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے مشین کا بٹن آف کر

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

دیا۔ اس کے چہرے پر سکون کے تاثرات نمایاں تھے۔ اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں موجود شراب کی چھوٹی بوتل نکال کر اس نے اس کا ڈھکن ہٹایا اور پھر بوتل کو منہ سے لگا کر غٹاغٹ شراب پینے میں مصروف ہو گیا۔ جب بوتل خالی ہو گئی تو اس نے اسے ایک طرف پڑی ہوئی بڑی سی باسکٹ میں اچھال کر ٹشو سے منہ صاف کیا ہی تھا کہ اس کے کانوں میں دور سے فائرنگ اور انسانی چیخوں کی آوازیں پڑیں تو وہ بے اختیار اچھل پڑا۔

"یہ، یہ آوازیں کہاں سے آ رہی ہیں۔ کیا مطلب"...... اس نے چونک کر بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے دوڑنے کی آوازیں سنائی دیں۔ کوئی بھاری قدموں سے دوڑتا ہوا اس کے آفس کے دروازے کی طرف آ رہا تھا۔ ابھی وہ حیرت سے بت بنا بیٹھا ہی تھا کہ یکلخت دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور اس کے ساتھ ہی رانیڈ بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا لیکن دوسرے لمحے اسے یوں محسوس ہوا جیسے کوئی اس پر جھپٹا ہو اور پھر اس کی گردن کسی آہنی شکنجے میں جکڑ دی گئی ہو اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن پر یکلخت تاریکی پھیلتی چلی گئی۔

پی ایس پی ایک وسیع حویلی تھی جس کی دیواریں کسی قلعے کی فصیل کی طرح اونچی تھیں اور ان دیواروں کے اوپر باقاعدہ آہنی جالی لگی ہوئی تھی جس میں الیکٹرک کرنٹ کے ساتھ ساتھ جگہ جگہ عجیب ساخت کے باکسز لگے ہوئے تھے۔ اس کا جہازی سائز کا پھاٹک بند تھا اور پھاٹک کے اوپر بھی آہنی جالی اور باکسز موجود تھے۔ یہ عام انداز کا پھاٹک نہ تھا جو باہر یا اندر کھلتا ہے بلکہ یہ ریوالونگ پھاٹک تھا جو ایک طرف دیوار کے اندر غائب ہو جاتا تھا۔ عمران اور جوانا دونوں حویلی کے عقب میں کچھ فاصلے پر موجود تھے۔

"ماسٹر۔ عقبی طرف سے تو جانے کا کوئی راستہ نہیں ہے"۔ جوانا نے کہا۔

"فرنٹ سائیڈ پر بھی کوئی راستہ نہیں ہے۔ تم نے براکس سے اس کی حفاظتی تفصیل نہیں سنی تھی"...... عمران نے مسکراتے

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

ہوئے کہا۔

"سنی تو تھی۔ اس لحاظ سے تو اس کے اندر داخل ہی نہیں ہوا جا سکتا۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ اس دیوار کو بموں سے اڑا دیا جائے اور پھر اندر داخل ہوا جائے"...... جوانا نے کہا۔

"بم کے خوفناک دھماکوں سے پولیس فوراً یہاں پہنچ جائے گی۔ یہاں کی پولیس انتہائی مستعد ہے۔ پاکیشیا کی پولیس کی طرح نہیں ہے کہ جب تک معاملات ختم نہیں ہو جاتے پولیس ادھر کا رخ ہی نہیں کرتی"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر آپ نے کیا سوچا ہے۔ اندر کیسے پہنچا جائے گا"...... جوانا نے کہا۔

"ہاں، یہ بات واقعی سوچنے کی ہے آؤ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور آگے بڑھنے لگا۔ جوانا اس کے پیچھے تھا اور اس کے چہرے پر الجھن کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ عمران اس طرح اطمینان سے حویلی کی عقبی دیوار کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا جیسے وہ اڑتا ہوا دیوار کی دوسری طرف پہنچ جائے گا۔ اس کی سمجھ میں عمران کا رویہ نہ آ رہا تھا۔ اس لئے اس کا ذہن الجھ گیا تھا لیکن ظاہر ہے وہ عمران سے سوالات تو نہیں کر سکتا تھا۔ اس لئے وہ خاموشی سے اس کے پیچھے چلتا ہوا آگے بڑھتا چلا جا رہا تھا۔ عمران دیوار سے کچھ فاصلے پر رک گیا۔

"یہ گٹر کا ڈھکن ہٹاؤ"...... عمران نے سامنے موجود گٹر کے بڑے سے ڈھکن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور جوانا بے اختیار اچھل

پڑا۔

"اوہ، اوہ تو آپ گٹر کے ذریعے اندر جائیں گے۔ آپ واقعی بہت گہرائی میں سوچتے ہیں"...... جوانا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اتنا لمبا سانس نہ لو۔ بند گٹر کے اندر زہریلی گیس کافی مقدار میں ہوتی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو جوانا بے اختیار ہنس پڑا۔ پھر اس نے آگے بڑھ کر دونوں ہاتھوں کی مدد سے ایک زوردار جھٹکے سے گٹر کا بڑا سا اور وزنی ڈھکن اٹھا کر ایک طرف رکھ دیا۔ اس طرف خالی میدان تھا اور کوئی سڑک نہ تھی اس لئے اس طرف کوئی آدمی بھی دکھائی نہ دے رہا تھا۔

"آؤ، اب حقیقی گہرائی میں جا کر دیکھیں۔ اگر تو ان لوگوں نے یہاں بھی کوئی ہلاکت خیز چیزیں نصب کر رکھی ہیں تو پھر گٹر ہی ہماری قبر بنے گا"...... عمران نے کہا اور آگے بڑھ کر وہ نیچے جاتی ہوئی لوہے کی سیڑھی سے گٹر میں اترتا چلا گیا۔ گٹر کافی چوڑا تھا اور گندہ پانی اس کے درمیان میں بہہ رہا تھا۔ سائیڈیں خشک تھیں۔ عمران نے جیب سے ایک پنسل ٹارچ نکالی اور اس کا بٹن آن کر دیا تو تاریک گٹر میں تیز روشنی پھیل گئی۔ عمران نے ایمرجنسی کے لئے یہ ٹارچ میک اپ کے سامان کے ساتھ ہی ایک سٹور سے خرید کر جیب میں رکھ لی تھی جو اس وقت واقعی کام آ رہی تھی کیونکہ گٹر میں خاصی تاریکی تھی جو اب ٹارچ کی وجہ سے تیز روشنی میں تبدیل ہو گئی تھی۔ عمران نے ٹارچ کی

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

روشنی کی مدد سے گٹر کو ہر طرف سے اچھی طرح چیک کیا کہ کہیں اس کے اندر تو کوئی ڈیوائس نصب نہیں ہے لیکن جب ایسا کوئی آلہ اسے گٹر میں نظر نہ آیا تو وہ مطمئن ہو کر آگے بڑھنے لگا۔ گٹر کا دہانہ کھلے ہوئے چونکہ اب کافی دیر ہو گئی تھی اس لئے گٹر کی فضا نارمل ہو گئی تھی البتہ تیز بو وہاں موجود تھی جسے بہرحال انہوں نے برداشت کرنا تھا۔ تھوڑا فاصلہ طے کرنے کے بعد دوسرا دہانہ انہیں نظر آیا جس کے ساتھ لوہے کی سیڑھی موجود تھی۔ عمران کو اندازہ ہو گیا تھا کہ یہ دہانہ حویلی کے اندر عقبی طرف ہو گا۔ اس نے جوانا کو اشارہ کیا کہ وہ اوپر جا کر ڈھکن ہٹا دے اور جوانا سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور سیڑھیاں چڑھ کر اوپر پہنچ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ دونوں ہاتھوں پر ڈھکن اٹھا کر اسے آہستہ سے ایک طرف رکھ چکا تھا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے ایک سیڑھی اور چڑھ کر سر باہر نکالا اور پھر سر اندر کر کے اس نے عمران کو اشارہ کیا کہ باہر کوئی موجود نہیں ہے اور اس کے ساتھ ہی وہ مزید سیڑھیاں چڑھ کر گٹر سے باہر چلا گیا تو عمران بھی سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر پہنچا اور چند لمحوں بعد ہی وہ بھی گٹر سے باہر نکل آیا تھا۔ یہ حویلی کا عقبی باغ تھا جو تقریباً اجڑا ہوا تھا۔ اس کی شاید سرے سے دیکھ بھال ہی نہ کی جاتی تھی۔

"ہم نے پہلے اس راڈیئر کو پکڑنا ہے اور اسے بھی صرف بے ہوش کرنا ہے تاکہ اگر اس نے شوکائی کو یہاں سے کہیں اور شفٹ کر دیا ہو تو اس سے بعد میں معلوم کیا جا سکے۔ یہ کام میں کروں گا البتہ تم نے

باہر برآمدے میں موجود افراد کو گولیوں سے اڑانا ہے اور اس کے ساتھ ہی اندر موجود افراد کا بھی جو مشین روم میں ہوں گے ان کا خاتمہ کرنا ہے اور پھر نیچے تہہ خانوں میں جا کر وہاں موجود افراد کا خاتمہ کرنا ہے۔ یہ کل آٹھ افراد ہیں جن کا تم نے خاتمہ کرنا ہے۔ یہ لوگ کہاں کہاں موجود ہو سکتے ہیں اور کس کس راستے سے وہاں پہنچا جا سکتا ہے یہ سب کچھ تم نے براکس سے سن لیا تھا یا نہیں"...... عمران نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

"یس ماسٹر آپ بے فکر رہیں لیکن فائرنگ تو کرنا پڑے گی"۔ جوانا نے بھی آہستہ سے کہا۔

"ہاں۔ لیکن کوشش کرنا کہ فائرنگ کم سے کم ہو"...... عمران نے کہا اور جوانا نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ دونوں ایک دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے سائیڈ گلی سے ہو کر فرنٹ سائیڈ پر پہنچ گئے۔ وہاں واقعی برآمدے میں چار مسلح افراد کھڑے ایک دوسرے سے بڑے ایزی موڈ میں باتیں کر رہے تھے۔ ظاہر ہے انہیں معلوم تھا کہ اندر کوئی آ ہی نہیں سکتا۔ اس لئے وہ سب ڈھیلے ڈھالے انداز میں کھڑے تھے۔ یہ اور بات تھی کہ انہیں وہاں کھڑے ہو کر ڈیوٹی دینا تھی۔ اس لئے وہ صرف ڈیوٹی ہی دے رہے تھے۔ جوانا نے جیب سے مشین پسٹل نکال لیا اور عمران کے اشارہ کرتے ہی وہ تیزی سے آگے بڑھا اور دوسرے لمحے ریٹ ریٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی انسانی چیخیں گونجیں اور وہ چاروں ہی چیختے ہوئے نیچے گرے اور پھر برآمدے کی

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

سیڑھیوں سے لڑھکتے ہوئے نیچے صحن میں جا گرے جبکہ جوانا انہیں پھلانگتا ہوا بجلی کی سی تیزی سے برآمدے کے کونے میں موجود دروازے کی طرف بڑھ گیا جہاں سے مشین روم کو راستہ جاتا تھا جبکہ عمران برآمدے میں چڑھ کر درمیانی راہداری میں دوڑتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ براکس سے اس نے پی ایس پی کا پورا نقشہ معلوم کر لیا تھا۔ اس لئے اسے معلوم تھا کہ رائیڈ کا آفس کہاں ہے۔ راہداری مڑتے ہی ایک بند دروازہ آ گیا اور یہی رائیڈ کا آفس تھا۔ عمران نے دروازے پر لات ماری تو دروازہ ایک دھماکے سے کھلتا چلا گیا اور سامنے ہی میز کے پیچھے ایک آدمی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی دروازے کی طرف سائیڈ تھی۔

عمران کسی بھوکے عقاب کی طرح اس پر جھپٹا اور دوسرے لمحے اس کا ہاتھ اس کی گردن پر پڑ چکا تھا۔ اس کے ساتھ ہی وہ آدمی ہوا میں قلابازی کھاتا ہوا ایک دھماکے سے نیچے فرش پر جا گرا۔ یہ سب کچھ اس قدر تیزی سے وقوع پذیر ہوا کہ اس آدمی کو جو یقیناً رائیڈ تھا چیخنے کا بھی موقع نہ مل سکا تھا۔ عمران اس کے فرش پر گرتے ہی تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے جھک کر ایک ہاتھ اس کے سر اور دوسرا ہاتھ اس کے کاندھوں پر رکھ کر سر کو مخصوص انداز میں جھٹکا دیا تو اس کا مسخ ہوتا ہوا چہرہ تیزی سے نارمل ہونا شروع ہو گیا۔ عمران تیزی سے سیدھا ہوا اور پھر واپس مڑ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔ اب وہ جلد از جلد شوکائی تک پہنچنا چاہتا تھا جو اس کا اصل مشن تھا اور تھوڑی دیر بعد وہ

جیسے ہی تہہ خانے کے قریب پہنچا اسے جوانا کی آواز سنائی دی۔

"آجائیں ماسٹر۔ سب کچھ اوکے ہے"...... جوانا کہہ رہا تھا اور عمران دوڑتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ تہہ خانے میں دو آدمیوں کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں جبکہ ایک شوگرانی نوجوان کرسی پر بیٹھا کانپ رہا تھا۔ اس کے چہرے پر شدید خوف کے تاثرات نمایاں تھے۔ اس کے دونوں پیروں میں بیڑیاں تھیں۔

"تم اوپر دیکھو اور خیال رکھو۔ میں اسے لے کر آتا ہوں اور ہاں۔ رائیڈ اپنے آفس میں بے ہوش پڑا ہے۔ اسے اٹھا کر بڑے ہال میں پہنچا دو"...... عمران نے کہا تو جوانا سر ہلاتا ہوا مڑا اور تیزی سے تہہ خانے سے باہر چلا گیا۔

"تمہارا نام شوکائی ہے"...... عمران نے نوجوان کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ہاں۔ م، مگر تم کون ہو"...... نوجوان نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"گھبراؤ نہیں۔ ہم تمہیں رہا کرانے کے لئے آئے ہیں۔ ہمارا تعلق پاکیشیا سے ہے اور شوگران نہ صرف ہمارا دوست ملک ہے بلکہ تمہارے والد ڈاکٹر چیانگ سے پاکیشیا کے ایک بڑے سائنسدان سرداور کے بڑے گہرے دوستانہ تعلقات ہیں اور سرداور نے تمہیں بازیاب کرانے کے لئے ہمیں حکم دیا ہے۔ میرا نام علی عمران ہے اور میرے ساتھی کا نام جوانا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

"کیا تم سچ کہہ رہے ہو"...... شوکائی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اور اب میں تمہاری بیڑیاں توڑنے کے لئے مشین پسٹل نکال رہا ہوں۔ تم گھبراؤ نہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس کی چابیاں اس لمبے قد والے آدمی کی جیب میں ہوتی ہیں"...... شوکائی نے فرش پر پڑے ہوئے ایک ہلاک شدہ آدمی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور جھک کر اس آدمی کی تلاشی لی اور چند لمحوں بعد وہ چابی حاصل کر چکا تھا۔ پھر چابی کی مدد سے اس نے شوکائی کی بیڑیاں کھول دیں۔

"شش شکریہ۔ تم تو میرے لئے رحمت کا فرشتہ بن کر آئے ہو۔ ورنہ یہ لوگ تو مجھے مارنے والے تھے"...... شوکائی نے اٹھتے ہوئے بڑے تشکرانہ لہجے میں کہا۔

"جب تک اللہ تعالیٰ کا حکم نہ ہو کسی کی موت نہیں آسکتی۔ آؤ میرے ساتھ"...... عمران نے کہا اور دروازے کی طرف مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ تہہ خانے سے نکل کر اوپر ہال میں پہنچ چکے تھے۔ جہاں فرش پر بے ہوش رائیڈ پڑا ہوا تھا۔ جوانا اس کے ساتھ کھڑا تھا۔

"جوانا۔ یہاں اسلحے کا ایک بڑا سٹور ہے۔ اس میں جا کر بم کو چارج کرو اور ای چارجر لے آؤ"...... عمران نے کہا تو جوانا سر ہلاتا ہوا ایک دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"یہ۔ یہ روزانہ آکر مجھے موت کی دھمکیاں دیتا تھا"...... شوکائی فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے رائیڈ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے نفرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ یہ یہاں کا انچارج رائیڈ ہے"...... عمران نے جواب دیا۔ پھر تھوڑی دیر بعد جوانا واپس آگیا۔ اس کے ہاتھ میں ایک ڈی چارجر تھا جو اس نے عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"اسے اپنے پاس رکھو۔ ہم نے اس گٹر کے ذریعے ہی واپس جانا ہے"...... عمران نے کہا اور جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں شوکائی سمیت بیرونی گٹر سے باہر آگئے اور عمران کے کہنے پر جوانا نے گٹر کا ڈھکن واپس رکھ دیا۔

"جوانا۔ اب تم نے شوکائی کو ساتھ لے کر واپس جانا ہے"۔ عمران نے کار کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"اور آپ ماسٹر"...... جوانا نے چونک کر کہا۔

"میں اس کنگ سلوان کی خیریت پوچھ کر ہی آؤں گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر۔ انہیں کسی ہوٹل میں ٹھہرا دیتے ہیں۔ واپسی پر ساتھ لیتے جائیں گے"...... جوانا نے رک رک کر کہا۔ وہ شاید عمران کے ساتھ رہنا چاہتا تھا۔

"میں نے اسلحہ خانے میں بم اس لئے نصب کرایا ہے کہ میں اس پورے اڈے کو تباہ کر دوں۔ اس طرح ملبہ ہٹانے اور لاشیں نکالنے

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

میں کچھ وقت لگ جائے گا اور اس دوران شوکائی کو بحفاظت یہاں سے نکال لیا جائے گا۔ ورنہ کنگ سلوان تک شوکائی کے غائب ہو جانے کی خبر پہنچ گئی تو وہ پورے لوپاک پر قیامت برپا کر دے گا"۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے ماسٹر۔ جیسے آپ کی مرضی"...... جوانا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہاں سے واشنگٹن کے لئے چارٹرڈ فلائٹ مل جاتی ہے۔ تم شوکائی کو لے کر جب تک واشنگٹن پہنچو گے میں یہاں سے فون کر کے سرداور کو ساری صورتحال بتا دوں گا۔ واشنگٹن میں پاکیشیا سفارتخانے کے افراد تمہیں پک کر لیں گے اور پھر باقی کام ان کا ہوگا۔ لیکن تم نے بہر حال شوکائی کی بحفاظت واپسی تک ہر لمحہ چوکنا رہنا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ ٹھیک ہے ماسٹر۔ میں سمجھ گیا ہوں کہ آپ مجھے کیوں ساتھ بھیج رہے ہیں۔ آپ بے فکر رہیں میں اپنا کام بخوبی سمجھتا ہوں"۔ جوانا نے کہا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

بلڈ حاؤنڈز کے چیف ڈان نے مارشل آرٹ سنٹر کی پارکنگ میں کار روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھتا چلا گیا۔ وہ بے شمار بار یہاں آچکا تھا کیونکہ یہاں کا ٹیچنگ ڈائریکٹر رابرٹ براؤن اس کا گہرا دوست تھا اور ان دونوں نے ایک ہی استاد سے مارشل آرٹ سیکھا تھا۔ لیکن اب وہ صرف رابرٹ براؤن سے ملنے کے لئے نہیں آیا تھا بلکہ وہ رابرٹ براؤن کے ذریعے کنگ سلوان سے رابطہ کرنا چاہتا تھا کیونکہ اس نے جب کنگ سلوان کو پی ایس پی کی تباہی کی خبر دی تھی تو کنگ نے اسے ہدایت کی تھی کہ پی ایس پی میں موجود شوگرانی نوجوان کی لاش دیکھ کر اسے اطلاع دے اور جب ملبہ ہٹنے کے باوجود شوگرانی نوجوان کی لاش دستیاب نہ ہوئی تھی تو اس نے کنگ کو رپورٹ دی تھی اور کنگ نے اسے حکم دیا تھا کہ وہ بلڈ حاؤنڈز کے ذریعے نہ صرف اس شوگرانی نوجوان کو تلاش کرے بلکہ ان دو افراد کو

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

بھی ٹریس کیا جائے جن میں ایک مقامی ہے اور ایک حبشی۔ ان دونوں کی تصویریں بھی ان تک پہنچ گئیں اور پھر جب اس نے تمام کھوج لگا لیا تو اسے معلوم ہوا کہ شوگرانی نوجوان اور حبشی دونوں چارٹرڈ فلائٹ کی ذریعے واشنگٹن گئے ہیں اور جب ڈان کو اس کا علم ہوا تو اتنا وقت گزر چکا تھا کہ چارٹرڈ فلائٹ کو واشنگٹن پہنچے ہوئے بھی ایک گھنٹہ گزر چکا تھا جبکہ دوسرا مقامی آدمی غائب ہو گیا تھا۔ اس کا کہیں سے کوئی اتا پتہ نہ مل رہا تھا۔ ڈان نے جب یہ اطلاع دینے کے لئے کنگ سلوان کو فون کیا تو دوسری طرف گھنٹی بجتی رہی لیکن کسی نے رسیور نہ اٹھایا۔ اس کے بعد اس نے کنگ سلوان کے ہیڈ کوارٹر انچارج تھامس کو فون کیا لیکن وہاں بھی فون اٹنڈ نہ کیا گیا تو ڈان بے حد پریشان ہو گیا اور اسی پریشانی کو دور کرنے کے لئے اس نے مارشل آرٹ سنٹر پہنچ کر رابرٹ براؤن کے ذریعے کنگ سلوان سے رابطہ کرنے کا سوچا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ کنگ سلوان کا ہیڈ کوارٹر، مارشل آرٹ سنٹر کے نیچے موجود ہے اور وہاں کا راستہ بھی رابرٹ براؤن کے آفس سے ہی جاتا ہے اور رابرٹ براؤن سے کنگ سلوان کا مسلسل رابطہ بھی رہتا ہے۔ تھوڑی دیر بعد وہ رابرٹ براؤن کے آفس میں داخل ہو رہا تھا۔ رابرٹ براؤن کو شاید اس کی آمد کی اطلاع مل گئی تھی اس لئے اس نے اس کا استقبال دروازے پر آ کر کیا تھا۔

"بلڈ حاؤنڈز کے چیف کو اگر بلڈ ملنا بند ہو گیا ہو تو میں انتظام کر

"دوں"...... رابرٹ براؤن نے ڈان سے ہاتھ ملاتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"ہاں۔ سنا ہے کہ تمہارے اندر ضرورت سے زیادہ بلڈ بھر گیا ہے۔" ڈان نے جواب دیا اور وہ دونوں دوست بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔

"کیا پیئو گے"...... رابرٹ براؤن نے پوچھا۔

"جو مرضی آئے پلوا دو۔ مجھے معلوم ہے کہ پینے پلانے کے معاملے میں تمہارا ذوق بہت اچھا ہے"...... ڈان نے جواب دیا تو رابرٹ براؤن مسکرا دیا اور پھر اس نے الماری کھولی اور اس میں سے ایک بوتل نکالی اور پھر دو گلاس نکال کر اس نے میز پر رکھے اور پھر بوتل کا ڈھکن ہٹا کر اس نے دونوں گلاس آدھے سے زیادہ بھر دیئے۔

"یہ ڈیڑھ سو سالہ پرانی شراب ہے۔ پی کر دیکھو لطف آ جائے گا"...... رابرٹ براؤن نے کہا۔

"اچھا۔ ویری گڈ"...... ڈان نے کہا اور گلاس اٹھا کر ایک چسکی لی تو اس کے چہرے پر تحسین کے تاثرات ابھر آئے۔

"ارے، واقعی یہ تو لاجواب ہے"...... ڈان نے کہا تو رابرٹ براؤن کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"کیسے ادھر آنا ہوا اور وہ بھی اس وقت۔ پہلے تو تم شام کو ہی آتے تھے"...... رابرٹ براؤن نے شراب پیتے ہوئے کہا۔

"کنگ سلوان سے رابطہ نہیں ہو رہا تھا۔ میں نے بے حد کوشش

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

ن لیکن ـ اٹنڈ ہی نہیں کیا گیا۔ پھر میں نے تھامس کو کال کیا لیکن ـ سے بھی فون اٹنڈ نہیں کیا گیا جبکہ میں نے انتہائی ضروری رپورٹ کنگ کو دینی ہے۔ اس لئے میں تمہارے پاس آیا ہوں کہ تم کنگ سے میرا رابطہ کرا دو"...... ڈان نے کہا۔

"یہ کیسے ممکن ہے کہ کال اٹنڈ نہ کی جا رہی ہو"...... رابرٹ براؤن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت ہے"...... ڈان نے قدرے ناراض سے لہجے میں کہا۔

"میں حیرت کا اظہار کر رہا ہوں۔ تمہیں جھوٹا نہیں کہہ رہا۔" رابرٹ براؤن نے اس کے لہجے سے ناراضگی کو محسوس کرتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز پر پڑے ہوئے نیلے رنگ کے فون کا رسیور اٹھایا۔ فون سیٹ کے نیچے لگے ہوئے ایک بٹن کو پریس کر کے اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن خود ہی پریس کر دیا اور اس کے ساتھ ہی دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دینے لگی۔ جب کافی دیر تک گھنٹی بجتی رہی اور کسی نے رسیور نہ اٹھایا تو رابرٹ براؤن کے چہرے پر بے یقینی کے تاثرات ابھر آئے۔ اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن ایک بار پھر پریس کر دیا۔ لیکن اس بار بھی نتیجہ وہی نکلا جو پہلی بار نکلا تھا۔ مسلسل گھنٹی بجتی رہی لیکن کسی نے رسیور نہ اٹھایا۔

"تم درست کہہ رہے ہو۔ معاملات میں کوئی خاص گڑبڑ ہے"۔
رابرٹ براؤن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔
"کیا گڑبڑ ہو سکتی ہے"...... ڈان نے کہا۔
"ہمیں ہیڈ کوارٹر جانا ہوگا"...... رابرٹ براؤن نے کہا اور اس
کے ساتھ ہی اس نے میز کی دراز کھولی اور ایک چھوٹا سا ریموٹ
کنٹرول نما آلہ نکالا اور دراز بند کر کے اس نے اس ریموٹ کنٹرول نما
آلے کا رخ اندرونی دیوار میں موجود ایک الماری کی طرف کر کے
ایک بٹن پریس کر دیا تو الماری سرر کی آواز کے ساتھ ہی دیوار میں
غائب ہو گئی اور اب وہاں ایک آدمی کے گزرنے کا راستہ موجود تھا۔
"آؤ میرے ساتھ"...... رابرٹ براؤن نے اٹھتے ہوئے کہا تو ڈان
بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ رابرٹ براؤن نے پہلے اپنے آفس کا دروازہ اندر سے
لاک کیا اور پھر الماری کے کھسکنے سے پیدا ہونے والے خلا میں دوسری
طرف موجود سیڑھیاں اترتا چلا گیا۔ ڈان اس کے پیچھے تھا۔ اس کے
تھی کیونکہ وہ پہلی بار کنگ سلوان
جسم میں ایک سرسراہٹ ہو رہی
کے ہیڈ کوارٹر میں داخل ہو رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک چھوٹے سے
کمرے میں پہنچے اور پھر اس کمرے سے وہ دوسری طرف جیسے ہی ایک
ہال نما کمرے میں گئے۔ وہ دونوں حیرت سے بت بنے کھڑے رہ گئے
کیونکہ وہاں چھ افراد فرش پر پڑے ہوئے تھے اور ان کے جسم گولیوں
سے چھلنی تھے۔ ان میں ایک لاش تھامسن کی بھی تھی۔
"اوہ، اوہ۔ یہ سب کیا ہے"...... چند لمحوں بعد رابرٹ براؤن نے

چیخ کر کہا تو ڈان کو بھی جیسے ہوش آ گیا۔
"ہمیں کنگ کا معلوم کرنا ہوگا۔ یہاں تو میرے خیال میں قتل
عام کیا گیا ہے"...... ڈان نے کہا تو رابرٹ براؤن تیزی سے مڑا اور پھ
ایک راہداری میں بھاگتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ ڈان بھی اس کے پیچھے
تھا۔ پھر وہ ایک بڑے آفس نما کمرے میں پہنچے تو ایک بار پھر حیرت ک
شدت سے بت بن کر رہ گئے کیونکہ آفس کے قالین پر کنگ سلوان کی
لاش پڑی تھی۔ اس کا سینہ بھی گولیوں سے چھلنی کر دیا گیا تھا۔
"اوہ، اوہ۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ یہاں کوئی اندر آ ہی نہیں سکتا۔ پھ
یہ کیسے ہوا"...... رابرٹ براؤن نے جیسے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔
"کوئی دوسرا یا کوئی خفیہ راستہ تو نہیں ہے"...... ڈان نے کہا
اور اس کے ساتھ ہی اچانک ایک خیال اس کے ذہن میں آیا تو وہ بے
اختیار اچھل پڑا۔ اسے خیال آیا تھا کہ کنگ سلوان کی موت کے بعد
سانگر مافیا کا چیف وہ خود بن چکا ہے۔
"رابرٹ براؤن سنو۔ اب کنگ سلوان کی موت کے بعد میں ڈان
چیف آف بلڈ ہاؤنڈز سانگر مافیا کا چیف بن چکا ہوں اور سنو تم میرے
دوست ہو۔ اس لئے میں تمہیں تھامسن کی جگہ اپنا نمبر ٹو بنا سکتا
ہوں۔ بولو تیار ہو یا......" ڈان نے دانستہ یا کہہ کر فقرہ مکمل نہیں
کیا تھا۔
"اوہ، واقعی ڈان۔ تم اب چیف ہو۔ میں تسلیم کرتا ہوں اور
تمہاری مہربانی کہ تم مجھے یہ عہدہ دے رہے ہو۔ میں حلفاً کہتا ہوں کہ

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

ہمیشہ تمہاری تابعداری کروں گا"...... رابرٹ براؤن نے فوراً جواب دیتے ہوئے کہا تو ڈان کے چہرے پر یکلخت مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"تو ایسا کرو کہ فوراً تھامس کے سامان کو چیک کرو۔ اس میں یقیناً کوئی فائل ہوگی جس میں سانگر مافیا کے تمام چھوٹے بڑے اڈوں اور سیکشنوں کی تفصیل موجود ہوگی۔ ان سب کو فون پر اطلاع دے دو کہ کنگ سلوان اور تھامس ہلاک ہو چکے ہیں اور اب کنگ سلوان کی جگہ سانگر کا ڈان چیف بن چکا ہے اور تم تھامس کی جگہ سانگر کے نمبر ٹو ہو"...... ڈان نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ ایسا ہی ہوگا لیکن پہلے یہ تو چیک کر لیں کہ یہ سب کچھ کیا کس نے ہے اور وہ کہاں سے آیا ہے۔ وہ کون تھا۔ ورنہ وہ ان کی طرح اچانک ہمارے سروں پر بھی تو پہنچ سکتا ہے"...... رابرٹ براؤن نے کہا اور ڈان نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد انہوں نے وہ راستہ تلاش کر لیا جہاں سے کوئی اندر آیا تھا اور وہاں موجود سب افراد کو ہلاک کر کے واپس اسی راستے سے چلا گیا تھا اور یہ راستہ گٹر کا تھا کیونکہ گٹر کا ڈھکن ایک طرف ہٹا ہوا پڑا تھا اور خفیہ راستہ جو اندر سے کنکریٹ کی دیوار سے بلاک تھا ویسے ہی بند تھا۔

"یہ یقیناً وہی پاکیشیائی ایجنٹ ہی ہوگا۔ وہ ایک آدمی جو اس شوگرانی نوجوان اور حبشی کے ساتھ واپس نہیں گیا بلکہ یہیں کہیں غائب ہو گیا تھا۔ وہی لوگ جنہوں نے پی ایس پی کو تباہ کر دیا اور اس شوگرانی کو لے اڑے"...... ڈان نے کہا تو رابرٹ براؤن حیرت بھری

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

نظروں سے اسے دیکھنے لگا کیونکہ اسے تو اس بارے میں کچھ معلوم ہی نہیں تھا اور پھر جب ڈان نے اسے تفصیل بتائی تو اس کی آنکھیں پھیلتی چلی گئیں۔

"پھر تو یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں"...... رابرٹ براؤن نے کہا۔

"یہ ایجنٹ لوگ واقعی خطرناک ہوتے ہیں۔ اصل میں چیف نے اس چکر میں پڑ کر بڑی غلطی کی تھی۔ ہمارا کام منشیات کی سمگلنگ ہے حکومتی مسائل میں پڑنا نہیں ہے اور چیف طاقت کے زعم میں ایکریمین حکومت کے کہنے پر اس چکر میں پڑ گیا جس کا نتیجہ یہ نکلا ہے۔ ہم اس چکر میں نہیں پڑیں گے"...... ڈان نے کہا تو رابرٹ براؤن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"یہ کام چیف کو کس نے دیا تھا"...... واپس چیف کے آفس کی طرف آتے ہوئے رابرٹ براؤن نے کہا۔

"بلیک شیڈو کے چیف جان ڈگز نے۔ وہ سپر چیف گریٹ مین کا دوست ہے"...... ڈان نے جواب دیا۔

"تمہیں یہ سب کچھ کیسے معلوم ہوا ہے"...... رابرٹ براؤن نے پوچھا تو ڈان بے اختیار ہنس پڑا۔

"تھامس میرا دوست تھا۔ اس نے مجھے یہ ساری تفصیل بتائی تھی"...... ڈان نے کہا اور رابرٹ براؤن نے اثبات میں سر ہلا دیا کیونکہ وہ بھی ان کی دوستی سے واقف تھا اور پھر وہ دونوں ابھی آفس

تک پہنچے ہی تھے کہ فون کی گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی اور ڈان نے تیزی سے آگے بڑھ کر رسیور اٹھا لیا اور ساتھ ہی لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"یس"...... ڈان نے بڑے بارعب لہجے میں کہا۔

"کنگ سلوان سے بات کراؤ۔ میں بلیک شیڈو کا چیف جان وکٹر بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے تیز لہجے میں کہا گیا تو ڈان نے معنی خیز نظروں سے رابرٹ براؤن کی طرف دیکھا۔ جیسے کہہ رہا ہو کہ میں نے درست بتایا تھا نان اور رابرٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

بلیک شیڈو کا چیف جان وکٹر اپنے آفس میں بیٹھا اپنے کام میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو جان وکٹر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... جان وکٹر نے کہا۔

"شوگران سے رالف کی کال ہے چیف"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ آواز سنائی دی تو جان وکٹر چونک پڑا۔

"شوگران سے۔ اوہ، کراؤ بات"...... جان وکٹر نے چونک کر کہا۔

"ہیلو چیف۔ میں رالف بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک اور مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

"تم۔ کیوں کال کی ہے۔ کوئی خاص بات"...... جان وکٹر نے کہا۔

"چیف۔ شوکائی واپس شوگران پہنچ چکا ہے"...... دوسری طرف
ے کہا گیا تو جان وکٹر کو یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے اس کے
انوں میں پگھلا ہوا سیسہ انڈیل دیا ہو۔
"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے"...... جان وکٹر نے
علق کے بل چیختے ہوئے کہا۔
"میں نے خود اپنی آنکھوں سے اسے دیکھا ہے چیف"...... دوسری
طرف سے کہا گیا۔
"کیسے۔ تمہارا اس سے ایسا کیا تعلق ہے کہ تم اسے وہاں پہنچتے ہی
براہ راست دیکھو"...... جان وکٹر نے باقاعدہ جرح کرنے والے انداز
میں بات کرتے ہوئے کہا۔
"چیف، میں اپنے ایک ذاتی کام سے ایئرپورٹ پر موجود تھا کہ میں
نے وہاں سائنسدان ڈاکٹر چیانگ کو دیکھا اور میں اسے ایئرپورٹ پر
دیکھ کر یہی سمجھا کہ وہ ملک سے فرار ہو رہا ہے لیکن جو فلائٹ جانے
والی تھی۔ میں نے اس کی لسٹ چیک کی تو اس میں ان کا نام نہیں
تھا۔ اس لئے میں سمجھ گیا کہ وہ کسی کے استقبال کے لئے وہاں موجود
ہے۔ پھر پاکیشیا سے آنے والی فلائٹ جب ایئرپورٹ پر پہنچی تو اس
میں سے شوکائی باہر آیا۔ اس کے ساتھ دو پاکیشیائی بھی موجود تھے۔
شوکائی اپنے باپ سے بڑے گرمجوشانہ انداز میں ملا۔ میں ان کے
قریب آگیا۔ ان کے درمیان جو سرسری سی گفتگو ہوئی اس سے صرف
دو نام سامنے آئے ہیں ایک علی عمران اور دوسرا سرداور کا۔ پھر وہ سب

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

کاروں میں بیٹھ کر چلے گئے اور میں آپ کو رپورٹ دے رہا
ہوں"...... رالف نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
"اوہ، کہیں یہ ڈاج نہ ہو۔ کسی کو شوکائی کے میک اپ میں وہاں
پہنچایا گیا ہو"...... جان وکٹر نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔
"نہیں چیف۔ جس گرمجوشانہ انداز میں دونوں باپ بیٹا ملے ہیں
ایسی گرمجوشی کوئی نقلی آدمی نہیں دکھا سکتا۔ وہ اصل شوکائی
تھا"...... رالف اپنی بات پر بضد تھا۔
"ٹھیک ہے۔ میں چیک کرتا ہوں"...... جان وکٹر نے کہا اور
اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر اس نے فون سیٹ کے
نیچے موجود بٹن کو پریس کر کے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نمبر
پریس کرنے شروع کر دیئے۔ وہ کنگ سلوان سے بات کرنا چاہتا تھا
کیونکہ اب سانگر کا چیف کنگ سلوان تھا۔ دوسری طرف کافی دیر تک
گھنٹی بجتی رہی پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔
"یس"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔
"کنگ سلوان سے بات کراؤ۔ میں بلیک شیڈو کا چیف جان وکٹر
بول رہا ہوں"...... جان وکٹر نے تیز لہجے میں کہا۔
"کنگ سلوان کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور میں ڈان جو پہلے سانگر
کے بلڈ ہاؤنڈز سیکشن کا چیف تھا اب سانگر کا چیف ہوں"۔ دوسری
طرف سے کہا گیا تو جان وکٹر ایک بار پھر اچھل پڑا۔
"کیا، کیا کہہ رہے ہو۔ کنگ سلوان کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔

کیسے۔ کیوں، کب اور کس نے ہلاک کیا ہے"...... جان وکٹر نے ایک بڑی سرکاری ایجنسی چیف ہونے کے باوجود بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ دراصل کنگ سلوان کی ہلاکت کا سن کر وہ واقعی بوکھلا گیا تھا۔

"کنگ سلوان کو ان کے آفس میں کسی نے پراسرار انداز میں داخل ہو کر ہلاک کیا ہے اور یہاں ہیڈ کوارٹر میں موجود تمام افراد کو بھی ہلاک کر دیا گیا ہے۔ ابھی اس بات کا علم ہوا ہے۔ اب اس بارے میں انکوائری کی جائے گی"...... ڈان نے جواب دیا۔

"کنگ سلوان کے پاس ایک شوگرانی مغوی موجود تھا۔ اس کا کیا ہوا"...... جان وکٹر نے دھڑکتے ہوئے دل کے ساتھ پوچھا۔

"وہ بھی پراسرار طور پر غائب ہو چکا ہے۔ اسے سانگر کے انتہائی خفیہ سنٹر پی ایس پی میں رکھا گیا تھا لیکن پھر اچانک پی ایس پی سنٹر بموں سے تباہ ہو گیا۔ وہاں سے جو لاشیں ملی ہیں ان میں کسی شوگرانی کی لاش نہیں ہے۔ ہم نے لوپاک میں چیکنگ کی تو ہمیں صرف اتنی اطلاع مل سکی کہ ایک شوگرانی نوجوان ایک حبشی کے ساتھ چارٹرڈ فلائٹ کے ذریعے واشنگٹن گیا ہے اور جب ہمیں پتہ چلا تو انہیں وہاں پہنچے کافی وقت گزر چکا تھا۔ اس لئے اب ہم انہیں وہاں ٹریس بھی نہ کر سکتے تھے۔ اس کے بعد کنگ سلوان کی ہلاکت سامنے آئی۔ اس کے علاوہ ان کا ایک سنٹر بھی تباہ ہو گیا ہے۔ وہاں سے ان کے خاص آدمی راڈل کی لاش ملی ہے۔ اس سے پہلے راتھ آئی لینڈ پر سپر چیف گریٹ

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

مین کو ہلاک کر دیا گیا تھا اور راتھ آئی لینڈ پر موجود سانگر کا مین ہیڈ کوارٹر مکمل طور پر تباہ ہو چکا ہے اور تمام بڑے بڑے سربراہ مارے جا چکے ہیں۔ اس طرح صرف ایک مغوی کے چکر میں پھنسنے کی وجہ سے سانگر مافیا ایک لحاظ سے مکمل طور پر تباہ ہو چکی ہے۔ جو اطلاعات اب تک مجھے ملی ہیں ان کے مطابق یہ ساری کارروائی پاکیشیا کے آدمیوں کی ہے۔ چار آدمیوں نے راتھ آئی لینڈ تباہ کیا۔ پھر دو واپس چلے گئے اور دو یہاں لوپاک میں رہ گئے۔ پھر راڈل ہلاک ہوا۔ اس کا تھری ایکس سپیشل سنٹر تباہ کر دیا گیا۔ اس کے بعد پی ایس پی سنٹر جو ہر لحاظ سے ناقابل تسخیر تھا وہ تباہ کر دیا گیا اور ان دو آدمیوں میں سے ایک آدمی اس شوگرانی نوجوان کے ساتھ واپس چلا گیا اور ایک یہاں رہ گیا۔ اس ایک نے ہی یقیناً کنگ سلوان اور اس کے ہیڈ کوارٹر کو تباہ کر دیا"...... دوسری طرف سے بڑے جوشیلے انداز میں کہا گیا۔

"اوہ، اوہ ویری بیڈ۔ میں نے حکومت ایکریمیا کے اعلیٰ حکام کی منت کر کے گریٹ مین کو یہ معمولی سا مشن دلایا تھا تاکہ آئندہ بھی سانگر مافیا کو حکومت کے بڑے بڑے مشن ملتے رہیں۔ حکومت ایکریمیا سانگر مافیا کی منشیات سمگلنگ کو نظر انداز کئے رکھتی لیکن مجھے معلوم نہ تھا کہ سانگر مافیا کا نیٹ ورک اتنا کمزور ہے کہ دو چار آدمی سارے نیٹ ورک کو تباہ و برباد کر کے مغوی کو واپس لے جائیں گے"...... جان وکٹر نے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ رالف کی رپورٹ درست ہے۔ اصل شوکائی واپس شوگران پہنچ چکا ہے۔ اب فوری طور پر کیا کیا جا سکتا ہے"...... جان وکنڑ نے کچھ سوچتے ہوئے کہا اور پھر وہ بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے ذہن میں ایک خیال آیا کہ فوری طور پر ڈاکٹر چیانگ کو یا اس کی نوجوان بیٹی کو اغوا کر لیا جائے اور فارمولا اس سے حاصل کر لیا جائے لیکن ظاہر ہے وہ اکیلا یہ فیصلہ نہیں کر سکتا تھا۔ اس کے لئے ڈیفنس سیکرٹری کی منظوری ضروری تھی اور جان وکنڑ یہ بھی جانتا تھا کہ ڈیفنس سیکرٹری کو بہر حال رپورٹ دینا پڑے گی اور جیسے ہی ڈیفنس سیکرٹری کو اس واضح شکست کا علم ہو گا وہ غصے سے پاگل ہو جائے گا۔ اس لئے وہ بیٹھا سوچ رہا تھا کہ کس انداز میں بات کی جائے لیکن جب کوئی بات اس کی سمجھ میں نہ آئی تو اس نے ڈیفنس سیکرٹری کو سب کچھ صاف صاف بتانے کا فیصلہ کر لیا۔ اس نے رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے دو نمبر پریس کر دیئے۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے اس کی پرسنل سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ڈیفنس سیکرٹری سر جوحن سے میری بات کراؤ"...... جان وکنڑ نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور جان وکنڑ نے رسیور رکھ دیا۔ سر جوحن کافی عرصہ گریٹ لینڈ میں ایکریمیا کے سفیر رہے ہیں۔ پھر انہیں ایکریمیا بلوا کر ڈیفنس سیکرٹری بنا دیا گیا اور وہ بے حد

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

غصہ ور مشہور تھے۔ معمولی سی بات کا بھی بتنگڑ بنا دیا کرتے تھے۔ اس لئے جان وکنڑ ان سے بات کرنے میں خوف محسوس کر رہا تھا لیکن وہ یہ بھی جانتا تھا کہ جلد یا بدیر بہر حال انہیں بتانا تو پڑے گا۔ اس لئے کیوں نہ خود ہی انہیں بتا دیا جائے۔ پھر جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ وہ بیٹھا یہی باتیں سوچ رہا تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی اور اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... جان وکنڑ نے کہا۔

"سر جوحن سے بات کریں جناب۔ ان کی سیکرٹری لائن پر ہے جناب"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ میں بلیک شیڈو کا چیف جان وکنڑ بول رہا ہوں۔ سر جوحن سے بات کرائیں"...... جان وکنڑ نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

"ہیلو"...... تھوڑی دیر بعد سر جوحن کی پرسنل سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"یس"...... جان وکنڑ نے کہا۔

"بات کریں"...... سیکرٹری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی ہلکی سی کلک کی آواز سنائی دی اور یہ آواز سن کر جان وکنڑ سمجھ گیا کہ سیکرٹری ڈیفنس سے رابطہ ہو گیا ہے۔

"سر، میں جان وکنڑ بول رہا ہوں"...... جان وکنڑ نے مؤدبانہ لہجے

میں کہا۔

"یس۔ کیوں کال کی ہے"...... دوسری طرف سے سپاٹ اور تحکمانہ لہجے میں کہا گیا۔

"سر ہمارا شوگران مشن ناکام ہو گیا ہے"...... جان وکٹر نے دل کڑا کر کے صاف لفظوں میں کہہ دیا۔

"کیا۔ کیا ناکام ہو گیا ہے۔ دوبارہ کہو"...... سر جوحن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ شاید انہیں بات ہی سمجھ نہ آئی تھی۔

"شوگران سے لایا جانے والا مغوی شوکائی رہا ہو کر واپس شوگران پہنچ گیا ہے اور سانگر مافیا کا مکمل طور پر خاتمہ کر دیا گیا ہے۔ اس طرح ہمارا یہ مشن ناکام ہو گیا ہے"...... جان وکٹر نے کہا۔

"کیا مطلب۔ یہ کیسے ہوا ہے۔ کس نے کیا ہے اور تم اب بتا رہے ہو۔ جب سب کچھ ختم ہو گیا ہے"...... اس بار سر جوحن نے غصے کی شدت سے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سر، مجھے بھی ابھی اطلاع ملی ہے۔ شوگران میں ہمارا ایک ایجنٹ کام کرتا ہے رالف۔ اس شوکائی کو وہاں سے اغوا کرنے میں سانگر کی مدد اس رالف نے کی تھی۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے رالف کی کال آئی اور اس نے بتایا کہ شوکائی واپس شوگران پہنچ گیا ہے اور اس نے اپنی آنکھوں سے اسے دیکھا ہے۔ میں نے اس کا اعتبار نہ کیا تو اس نے مجھے تفصیل بتائی کہ ایئرپورٹ پر شوکائی کا باپ سائنسدان ڈاکٹر چیانگ موجود تھا۔ پہلے وہ سمجھا کہ ڈاکٹر چیانگ شاید کہیں باہر جا رہا ہے۔ اس

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

نے باہر جانے والی فلائٹ کی لسٹ چیک کی تو ڈاکٹر چیانگ کا نام لسٹ میں نہیں تھا۔ چنانچہ وہ سمجھ گیا کہ ڈاکٹر چیانگ کسی کو لینے کے لئے آیا ہے۔ پھر پاکیشیا سے آنے والی فلائٹ سے شوکائی اترا۔ اس کے ساتھ دو آدمی تھے۔ پھر دونوں باپ بیٹا بڑی گرمجوشی سے ملے۔ ان کے درمیان ہونے والی گفتگو بھی رالف نے سنی۔ اس میں دو نام سامنے آئے۔ ایک علی عمران کا اور دوسرا سرداور کا۔ پھر وہ واپس چلے گئے تو رالف نے مجھے کال کر کے یہ تفصیل بتائی"...... جان وکٹر نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ سب ہوا کیسے"...... سر جوحن نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"سر، میں نے رالف کی اطلاع کے بعد جو معلومات حاصل کی ہیں ان کے مطابق چار افراد رائقہ آئی لینڈ پہنچے جہاں سانگر کا ہیڈ کوارٹر تھا اور جہاں اس کا سپر چیف گریٹ مین رہتا تھا اور جسے ہر لحاظ سے ناقابل تسخیر بنا دیا گیا تھا لیکن یہ جزیرہ مکمل طور پر تباہ کر دیا گیا اور گریٹ مین بھی ہلاک ہو گیا لیکن مغوی شوکائی لوپاک میں تھا اس لئے وہ بچ گیا۔ پھر لوپاک میں سانگر کا ہیڈ کنگ سلوان تھا۔ شوکائی ایک انتہائی خفیہ سنٹر پی ایس پی میں تھا۔ اس کے ساتھ ایک اور ہیڈ کوارٹر تھا جسے تھری ایکس سپیشل پوائنٹ بنایا گیا تھا۔ جہاں ایک طاقتور ترین آدمی راڈل رہتا تھا۔ چنانچہ گریٹ مین کی ہلاکت کے بعد کنگ سلوان چیف بن گیا اور اس نے راڈل کو رائقہ آئی لینڈ تباہ کرنے والوں کو ٹریس کرنے کا مشن سونپ دیا لیکن ان چاروں میں سے دو

افراد واپس چلے گئے اور دو لوپاک میں ہی رہ گئے۔ پھر راڈل ہلاک ہو گیا اور اس کا سنٹر بموں سے تباہ کر دیا گیا۔ پھر یہی حشر پی ایس پی سنٹر کا ہوا اور شوکائی کو صاف نکال لیا گیا۔ شوکائی ایک آدمی کے ساتھ چارٹرڈ فلائٹ سے واشنگٹن اور وہاں سے پاکیشیا پہنچ گیا جبکہ کنگ سلوان کا ہیڈ کوارٹر بھی تباہ کر دیا گیا اور کنگ سلوان اور اس کے تمام ساتھیوں کو ہلاک کر دیا گیا اور یہ کام ایک آدمی کا تھا اور یقیناً یہ آدمی علی عمران تھا۔ جس کا نام رالف کی رپورٹ میں موجود ہے۔ اس علی عمران کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ دنیا کا خطرناک ترین ایجنٹ ہے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے۔ اس طرح یہ مشن مکمل طور پر ناکام ہو گیا۔ اب میرا خیال ہے کہ اس ڈاکٹر چیانگ کے بیٹے کی بجائے اس کی نوجوان بیٹی کو اغوا کیا جائے کیونکہ بہر حال ہم نے وہ فارمولا تو اس سے حاصل کرنا ہے"...... جان وکٹر نے مزید پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ کام تو شوگرانی ایجنٹوں کا تھا۔ پاکیشیائیوں کا اس سے کیا تعلق"...... سرجوحن نے کہا۔

"ہو سکتا ہے جناب کہ شوگران حکومت نے اس کے لئے خصوصی طور پر پاکیشیا حکومت سے درخواست کی ہو۔ کیونکہ دونوں ممالک کے درمیان گہرے دوستانہ تعلقات ہیں"...... جان وکٹر نے جواب دیا۔

"ہونہہ، تمہاری بات درست لگتی ہے۔ تم اس عمران کو جانتے

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

ہو"...... سرجوحن نے کہا۔

"یس سر۔ میں نے اس کے بارے میں بہت کچھ سن رکھا ہے"۔ جان وکٹر نے جواب دیا۔

"کیا تمہارا اس سے براہ راست کبھی ٹکراؤ ہوا ہے"...... سرجوحن نے پوچھا۔

"نو سر۔ براہ راست کبھی ٹکراؤ نہیں ہوا"...... جان وکٹر نے کہا۔

"تمہیں پہلی بار کب پتہ چلا کہ عمران اس سارے کھیل کے پیچھے ہے"...... سرجوحن نے پوچھا۔

"ابھی ابھی سر۔ جب رالف نے اپنی رپورٹ میں علی عمران کا نام لیا ہے"...... جان وکٹر نے اس بار جان بوجھ کر پہلی باتیں چھپاتے ہوئے کہا۔ حالانکہ اسے گریٹ مین کی ہلاکت سے پہلے ہی معلوم ہو گیا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی شوکائی کی رہائی کے لئے لوپاک پہنچ چکے ہیں۔ لیکن اس وقت اسے سو فیصد یقین تھا کہ وہ کسی صورت بھی کامیاب نہ ہو سکیں گے لیکن اب یہ بات اگر وہ سرجوحن کو بتا دیتا تو سرجوحن یقیناً اسے گولی مار دینے سے بھی دریغ نہ کرتے۔ اس لئے وہ ساری بات صاف چھپا گیا تھا۔

"ہونہہ، پھر تمہارا اس میں کوئی قصور نہیں ہے ورنہ میں تمہیں انتہائی سخت ترین سزا دینے کا فیصلہ کر چکا تھا۔ بہر حال ہماری یہ بنیادی غلطی تھی کہ ہم نے ایک مجرم گروپ پر اس قدر انحصار کیا جبکہ پاکیشیائی ایجنٹوں کے سامنے بڑی بڑی تربیت یافتہ اور شہرت

یافتہ ایجنسیاں بھی نہیں ٹھہر سکتیں۔ اس لئے میں تمہیں کوئی سزا نہیں دے رہا البتہ اب ہم نے بہر حال یہ فارمولا حاصل کرنا ہے ہر صورت میں۔ کیونکہ ہم یہ برداشت نہیں کر سکتے کہ شوگران کے پاس خلا میں موجود خلائی سیاروں کو تباہ کرنے کا میزائل موجود ہو۔ اس لئے اب یہی ہو سکتا ہے کہ فوری طور پر اس ڈاکٹر چیانگ کو ہلاک کر دیا جائے اور اس کی لیبارٹری سے فارمولا حاصل کر کے اس لیبارٹری کو بھی مکمل طور پر تباہ کر دیا جائے"...... سر جوھن نے کہا۔

"ٹھیک ہے سر۔ ہم یہ کام آسانی سے کر لیں گے"...... جان وکٹر نے کہا۔

"تم نے پہلے جو کام کیا ہے وہی کافی ہے۔ یہ کام تمہارے بس کا نہیں ہے۔ یہ کام ریڈ ایجنسی کرے گی۔ اس کا نیٹ ورک شوگران میں بھی ہے۔ تم اس کیس کو کلوز کر دو"...... دوسری طرف سے انتہائی سخت لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جان وکٹر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ گو آئندہ کا مشن اسے نہیں دیا گیا تھا لیکن اس کی جان بھی بچ گئی تھی اور اس کی ایجنسی بھی بچ گئی تھی۔ اس بات پر اسے بے حد اطمینان محسوس ہو رہا تھا۔

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو حسب روایت اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"بیٹھو"...... رسمی سلام دعا کے بعد عمران نے کہا اور خود بھی اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

"میری عدم موجودگی میں کوئی خاص بات"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں عمران صاحب۔ امن ہی رہا ہے"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ میری عدم موجودگی کی وجہ سے امن رہا ہے"۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ کی عدم موجودگی میں سکوت رہتا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"مطلب ہے کہ میرے جیسی اعلیٰ گفتگو کوئی نہیں کرتا۔ اس کنٹ کا بے حد شکریہ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"عمران صاحب۔ یہ تو مجھے معلوم ہے کہ شوکائی واپس شوگران پہنچ چکا ہے لیکن یہ سب ہوا کیسے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"تمہیں کیسے پتہ چلا کہ شوکائی واپس پہنچ گیا ہے"...... عمران نے چونک کر اور قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جوانا نے مجھے کال کر کے بتایا تھا کہ وہ شوکائی کو سرداور کے حوالے کرنا چاہتا ہے۔ جس پر میں نے اسے سرداور کی رہائش گاہ کی تفصیل بتا دی اور ساتھ ہی سرداور کو بھی فون کر کے کہہ دیا"۔ بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو تمہیں کیس کی تفصیلی رپورٹ نہیں ملی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"رپورٹ کون دیتا۔ جولیا تو ساتھ نہیں گئی تھی"...... بلیک زیرو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم جوانا سے رپورٹ لے سکتے ہو اور ہاں ٹائیگر کی کیا پوزیشن ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"جوانا سے میں کیا رپورٹ لیتا۔ مجھے تو آپ کا انتظار تھا اور ٹائیگر اب بالکل ٹھیک ہے۔ کل ہی اسے ہسپتال سے رخصت ملی ہے"۔ بلیک زیرو نے جواب دیا تو عمران نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

"یہ ہمارے لئے بلائنڈ مشن ثابت ہوا ہے بلیک زیرو۔ ایک وقت ایسا آیا کہ ہمارے سامنے کوئی راستہ نہ تھا۔ ہم یقیناً مشن کے معاملے میں مکمل طور پر بلائنڈ ہو گئے۔ مجھے اماں بی کا قول یاد آیا کہ جب انسان اپنی بھرپور کوشش کے باوجود ناکام ہو جائے تو اسے اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑا کر مدد کی دعا کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ بند راستے کھول دینے پر قادر ہے اور وہی ہے جو بلائنڈ کو بینائی عطا کرتا ہے۔ چنانچہ میں نے اماں بی کے اس قول پر عمل کیا اور واقعی اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش میں آ گئی اور ہماری آنکھوں میں روشنی آ گئی اور بلائنڈ مشن روشن مشن بن گیا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا ہوا۔ پلیز تفصیل بتا دیں"...... بلیک زیرو نے منت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے اسے شروع سے آخر تک خاص خاص واقعات کی تفصیل بتا دی۔

"اوہ، واقعی یہ بلائنڈ مشن تھا۔ آپ کی بات درست ہے اگر وہ براکس اتفاق سے آپ کو راڈل سمجھ کر کار کے ہینڈل میں پرچہ نہ پھنساتا اور آپ کی اس سے ملاقات نہ ہوتی تو واقعی آپ کے آگے بڑھنے کا کوئی راستہ نہ تھا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا خصوصی کرم ہو گیا تھا۔ اب تم نے تفصیل سن لی۔ اب جلدی سے ایک بڑی مالیت کا چیک دو تا کہ میری تھکاوٹ بھی دور ہو سکے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار مسکرا

"چیک۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ سیکرٹ سروس کا اس مشن سے کیا تعلق۔ یہ تو آپ کا ذاتی مشن تھا"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اگر سیکرٹ سروس کا مشن نہیں تھا تو پھر تم نے تفصیلی رپورٹ کیوں لی ہے۔ چلو بڑی مالیت کا نہ سہی چھوٹی مالیت کا ہی چیک دے دو"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"اس کا چیک آپ سرداور سے لے سکتے ہیں مجھ سے نہیں۔ البتہ اس تفصیل کے بدلے میں آپ کو چائے کا ایک کپ پلوا سکتا ہوں"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے ہاں۔ ویری گڈ۔ سرداور سے چیک وصول کیا جا سکتا ہے۔ لیکن ایک درخواست ہے کہ تم انہیں وہ مالیت خود بتا دینا جس مالیت کا چیک تم مجھے دیتے ہو"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"تو آپ کا ارادہ ہے کہ سرداور کو جو پراویڈنٹ فنڈ ملتا ہے اس سمیت دس بارہ سالوں کی اکٹھی تنخواہیں آپ ان سے وصول کر لیں"...... بلیک زیرو نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران، بلیک زیرو کی بات کا جواب دیتا۔ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلیمان بول رہا ہوں۔ صاحب ہیں یہاں"...... دوسری طرف

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

سے سلیمان کی آواز سنائی دی۔

"کیا بات ہے سلیمان۔ کیوں کال کی ہے"...... عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔ کیونکہ اسے معلوم تھا کہ سلیمان بغیر کسی ایمرجنسی کے یہاں فون نہیں کر سکتا تھا۔

"صاحب۔ سرداور کا فون آیا ہے۔ وہ آپ سے فوری بات کرنا چاہتے ہیں۔ میں نے انہیں کہا ہے کہ میں آپ کو تلاش کرنے کی کوشش کرتا ہوں جس پر انہوں نے تاکید کی ہے کہ میں آپ کو ہر صورت میں تلاش کر کے ان سے بات کراؤں۔ اس لئے میں نے یہاں فون کیا ہے"...... سلیمان نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ میں بات کرتا ہوں ان سے"...... عمران نے کہا اور کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ اس کے چہرے پر سنجیدگی کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ اسے معلوم تھا کہ سرداور بغیر کسی خاص وجہ کے اس انداز میں بات نہیں کر سکتے۔ بلیک زیرو بھی یہ بات محسوس کر کے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی فراخ پیشانی پر بھی تشویش کی لکیریں ابھر آئی تھیں۔

"داور بول رہا ہوں"...... رابطہ ہوتے ہی سرداور کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"...... عمران نے اپنے مخصوص موڈ میں بات کرتے ہوئے کہا۔

وہ شاید سرداور پر اپنی پریشانی ظاہر نہ کرنا چاہتا تھا۔

"عمران بیٹے غضب ہو گیا۔ ابھی ابھی مجھے اطلاع ملی ہے کہ شوگران میں ڈاکٹر چیانگ کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور ان کی لیبارٹری کو مکمل طور پر تباہ کر دیا گیا ہے"...... دوسری طرف سے سرداور کی متوحش سی آواز سنائی دی۔

"اوہ، ویری بیڈ۔ اس فارمولے کا کیا ہوا"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"وہ تو محفوظ ہے۔ جس روز شوکائی کو ان تک پہنچایا گیا تھا۔ اس روز میری ان سے تفصیلی بات ہوئی تھی۔ انہوں نے بتایا تھا کہ وہ اسی روز فارمولا مکمل کر کے حکومت شوگران کے حوالے کر چکا ہے اور انہوں نے شوکائی کی زندہ سلامت بازیابی پر میرا اور تمہارا دونوں کا بے حد شکریہ ادا کیا تھا"...... سرداور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ایکریمیا نے یہ کارروائی انتقامی طور پر کی ہے۔ بہرحال فارمولا تو بچ گیا ہے۔ یہی بات اس سارے معاملے میں قابل اطمینان ہے اور اب اس فارمولے کی حفاظت حکومت شوگران کی ڈیوٹی ہے۔ بہرحال مجھے ڈاکٹر چیانگ کی موت کا بے حد افسوس ہے"۔ عمران نے کہا۔

"مجھے اس کی اس طرح اچانک موت سے بے حد شاک پہنچا ہے۔ وہ میرے گہرے دوست بھی تھے اور انتہائی قابل سائنسدان بھی۔ بہرحال اب کیا کیا جا سکتا ہے"...... سرداور نے کہا۔

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

"ایکریمین ایجنٹ اس فارمولے کے پیچھے لازماً کام کریں گے۔ آپ حکومت شوگران سے کہہ دیں کہ وہ اس فارمولے کی حفاظت کریں"...... عمران نے کہا۔

"وہ میں نے پہلے ہی کہہ دیا ہے۔ میں تمہارا ابھی مشکور ہوں عمران کہ تم نے صرف میری بات کی عزت رکھتے ہوئے اتنا بڑا مشن مکمل کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اس کی جزا دے گا۔ اللہ حافظ"...... سرداور نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"لو مانگ لو بڑی مالیت کا چیک۔ سرداور کا خیال تھا کہ ڈاکٹر چیانگ کے قتل کا بدلہ لینے میں پھر دوڑ پڑوں گا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"سرداور کا لہجہ بتا رہا تھا کہ انہیں حقیقتاً ڈاکٹر چیانگ کی موت پر بے حد شاک پہنچا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اب بولو۔ اب میں آغا سلیمان پاشا کو کیا جواب دوں گا"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اماں بی کے قول پر دوبارہ عمل کریں۔ اللہ تعالیٰ چاہے تو آپ کو خزانوں کا مالک بنا دے"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران اس کی بات سن کر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

ختم شد